دیدۂ بینائے قوم
محمد علی جناح

سالِ قائداعظم

محمد علی جناح

کے موقع پر

درخشاں جریدی کتاب (۱۳)

یکے از مطبوعات

سلسلہ تاریخ و سوانح (۲)

مکتبہ میری لائبریری لاہور

سب کچھ مہنگا ہو گیا کتابیں سستی ہو گئیں

میری لائبریری

دیدہ بینائے قوم

محمد علی جناح

مؤلف : محمد سلیم ضیاؔ
تہذیب و نظرِ ثانی : زاہد حسین انجم
طابع : بشیر احمد چودھری
ناشر : آل بشیر پرنٹرز لاہور ملتان
جدید صورت : سالِ قائدِ اعظم ۷۶ء

ترتیب

پہلا باب : حیات
دوسرا باب : فرمودات
تیسرا باب : خراجِ عقیدت

اگلی کتاب
معلومات کا انسائیکلوپیڈیا
روزمرہ سائنس
مرتب علی ناصر زیدی
قیمت ۳/۰۰

درخشاں جدید کتابوں کے سلسلہ میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

ہم آپ کے لئے آئے دن نئے نئے عنوانات پر کتابیں پیش کر رہے ہیں۔ درخشاں کتابوں کی پذیرائی سے یہ نتیجہ لیا جاتا ہے کہ ادارہ کا کام مستحسن نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔

سالِ قائدِ اعظم میں قائد کی سیرت پر مختصر مگر جامع کتاب پیشِ خدمت ہے ہم نے قائدِ اعظم کے سال میں ایک سے زیادہ کتابوں کی اشاعت کا انتظام کر رکھا ہے۔ قائدِ اعظم کے ہم نواؤں اور مخالفوں کے بارہ میں ایک کتاب "آزادی کے مجرم" کے نام سے اور قائدِ اعظم کیسا پاکستان بنانا چاہتے تھے۔ ایک کتاب اس عنوان پر زیرِ اشاعت ہے۔

قارئین! آپ بھی ہمارے ساتھ بابائے ملّت سے اس عہد میں شریک ہو جائیے

بابائے ملّت

اگرچہ آپ ہمیشہ کے لئے ہم سے دور جا چکے ہیں۔ لیکن آپ کے عزم و استقلال تدبر و فراست، بے باکی اور راست گفتاری بلند کرداری، دیانتداری اور بلند حوصلگی کا درخشندہ مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں۔ کہ آپ کے ان زریں اصولوں کو مشعلِ راہ بنائیں گے اور آپ جنت کے جھروکوں سے دیکھتے رہیں۔ کہ آپ کی قوم جسے آپ آزادی کا جام پلا گئے ہیں۔ جس قوم میں آپ نے آزادی کی نئی روح پھونکی ہے، کس طرح پاکستان کو صحیح معنوں میں پاکستان بناتی ہے۔ آپ نے جو قوم کو زندہ رہنے کا راز سمجھایا ہے ملّتِ اسلامیہ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

جب تک پاکستان زندہ ہے، آپ زندہ رہیں گے۔

قائدِ اعظم زندہ باد
پاکستان زندہ باد

محمد سلیم ضیاؔ — زاہد حسین انجم — بشیر احمد چودھری

کتابیں شائع کرنا میری زندگی ہے اچھی اور ارزاں کتاب شائع کرنا میری عبادت — اب جدید صورت کتابوں میں سے منتخب کتابوں کو بیحد خوبصورت طریقہ پر کتابی صورت دی جا رہی ہے۔ کتب خانوں (لائبریریوں) کے لئے ان کی خریداری کا انتظام کیجئے۔

آپکا ، بشیر احمد چودھری

میری لائبریری کی درخشاں جدید کتابوں کے سلسلہ میں

قائداعظم محمد علی جناح

لیڈرِ قوم

حیات — فرمودات — خراجِ عقیدت

مرتب: محمد سلیم ضیا ❋ نظرثانی اور تہذیب: زاہد حسین انجم

پہلا باب

حیات

قائداعظم کی زندگی پر ایک نظر

جناح پونجا راج کوٹ کاٹھیاواڑ کے ایک معروف خوجہ خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ کاروبار کی وجہ سے انہوں نے مستقل طور پر کراچی میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ ان کا شمار بڑے بڑے سوداگران چرم میں ہوتا تھا۔ انہی کے گھر ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا جس نے بڑے ہو کر اپنی جنم بھومی کو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کا دارالحکومت بنایا۔ آج اسی لڑکے کو ہر کوئی عزت، احترام اور خلوص و محبت کے ساتھ قائداعظم کے نام سے یاد کرتا ہے۔

ابتدائی تعلیم بمبئی کے گوکل داس تیج پرائمری سکول میں حاصل کی۔ کراچی واپس آنے پر سندھ مدرسہ ہائی سکول میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد کرسچن مشن ہائی سکول میں چلے گئے۔ اور یہیں سے سولہ سال کی عمر میں میٹرک کیا۔

ان کے والد جناح پونجا چاہتے تھے کہ محمد علی کو بھی کاروبار میں شریک کر لیا جائے لیکن ان کی خداداد ذہانت دیکھ کر جناح پونجا کے ایک انگریز دوست مسٹر فریڈرک نے مشورہ دیا کہ محمد علی کو کاروبار میں شریک کرنا بہت بڑا ظلم ہوگا۔ انہیں اعلیٰ تعلیم کے لئے ولایت بھیج دیا جائے۔ چنانچہ ان کے والد نے انہیں انگلستان بھیج دیا۔ ۱۸۹۶ء میں آپ نے اعزاز کے ساتھ بیس سال کی عمر میں بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔

لندن کی آزاد فضا میں جہاں وہ اپنی تعلیم حاصل کرتے رہے، وہاں انہوں نے انگریز قوم کی عام عادات و اطوار، اس کا قومی اور انفرادی کردار، اس کی خوبیوں اور کمزوریوں، اس کے طرزِ تکلم اور اسلوبِ فکر کا بھی گہرا مطالعہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ انگریز کی رگ رگ سے واقف ہو گئے۔ انگریز کی سیاسی، قومی، معاشرتی، تمدنی اور سماجی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہ تھا جو ان کی نظروں سے پوشیدہ ہو۔ اوائل عمر کے ان مشاہدات کا ان کے کردار کی تعمیر میں بڑا حصہ ہے۔

اسی زمانے میں دادا بھائی نوروجی نے لندن میں انڈین سوسائٹی قائم کی تھی۔ اس سوسائٹی کی بدولت تمام ہندوستانی طلباء جمع ہو کر سیاسیات پر تبادلۂ خیال کیا کرتے تھے۔ مسٹر جناح بھی اس سوسائٹی کی سرگرمیوں میں حصہ لیا کرتے۔ اور جب برطانوی پارلیمنٹ کے انتخاب میں دادا بھائی نوروجی بطور امیدوار کھڑے ہوئے تو مسٹر جناح کے دل میں حب الوطنی کا جذبہ شدت سے ابھرا اور انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ وہ دادا بھائی کی قیادت میں عملی طور پر ملک و قوم کی بہتری کے لئے جدوجہد کریں۔ دادا بھائی نوروجی بھی محمد علی جناح کی قابلیت سے بے حد متاثر تھے۔

وطن واپس آ کر انہوں نے کراچی میں وکالت شروع کی اور پھر اس خیال سے بمبئی چلے گئے کہ وہاں انہیں اپنی قابلیت کے جوہر دکھانے کا زیادہ موقع ملے گا۔ بمبئی کے قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل مسٹر میکفرسن نے ان کی ذات میں ایک جوہر قابل دیکھ لیا اور انہیں اپنے کتب خانے سے استفادہ کرنے کی اجازت دے دی۔ اس واقعے سے قانونی حلقوں میں ہلچل مچ گئی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں سارے ایڈووکیٹوں میں قائداعظم کی مہارت اور شخصی خصوصیات سے متاثر ہو کر جوڈیشل سیکرٹری نے انہیں پندرہ سو روپے ماہوار ملازمت کی پیش کش کی،

مگر انھوں نے اس پیش کش کو قبول نہ کیا۔

محمد علی جناح نے باقاعدہ پریکٹس شروع کر دی اور اپنی ان تھک محنت سے دو تین سال کے اندر ہی ایک زیرک قانون دان کی حیثیت سے نام پیدا کر لیا۔

۱۹۰۰ء میں مسٹر ہوشنگ دستور پریذیڈنسی مجسٹریٹ چھ ماہ کی رخصت پر گئے تو محمد علی جناح کو ان کی جگہ مامور کر دیا گیا۔ تین ماہ بعد مسٹر ہوشنگ دستور تو واپس آ گئے لیکن ایک اور انگریز مجسٹریٹ سینڈر سیٹر چھٹی پر چلے گئے تو ان کی جگہ دستور نے لی اور درجہ سوم کے مجسٹریٹ کی اسامی پھر خالی ہو گئی۔ چنانچہ محمد علی جناح کا تقرر تین ماہ کے لئے اور بڑھ گیا۔

۱۹۰۹ء میں آپ سپریم امپیریل کونسل میں بلا مقابلہ ممبر منتخب ہو گئے۔

۱۹۱۳ء میں گورنر جنرل نے خاص طور سے آپ کی رکنیت کی میعاد بڑھا دی تاکہ آپ مسلم اوقاف کے جواز کے مسودۂ قانون کو ایوان میں پیش کر سکیں۔ اس وقت سے آپ برابر مرکزی اسمبلی میں بلا مقابلہ ممبر منتخب ہوتے رہے۔

قائداعظم اپنی سیاسی زندگی کے آغاز میں کانگرس میں شریک رہے۔ انھوں نے اپنے والہانہ خلوص اور ذہانت کی وجہ سے کانگرس میں بڑا نام پیدا کیا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتحاد قائم کرنے کی سرگرم مساعی کی وجہ سے ۱۹۱۶ء میں آپ ہندو مسلم اتحاد کے سفیر کے نام سے مشہور ہوئے۔

اسی دوران بمبئی کے عوام نے ان کے اعزاز میں جناح ہال بھی تعمیر کیا۔ ۱۹۱۸ء میں قائداعظم پورے دس سال کے بعد کانگرس کی پالیسی سے اختلاف کی بنا پر کانگرس سے مستعفی ہو گئے۔

"سائمن گو بیک" کی تحریک کے بعد مارچ ۱۹۲۹ء میں قائداعظم نے اپنے مشہور چودہ نکات مرتب کئے۔ جو مسلمانوں کے کم سے کم مطالبات تھے۔ کانگرس نے انھیں منظور کر لیا لیکن پنڈت موتی لال نہرو نے انھیں تسلیم نہ کیا۔ انھوں نے جو رپورٹ مرتب کی وہ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف تھی۔

۱۹۳۰ء سے اپریل ۱۹۳۴ء تک قائداعظم نے پریوی کونسل میں وکالت کی اور دنیا کے بڑے بڑے وکلاء سے اپنی قابلیت کا لوہا منوایا۔

۱۹۳۵ء میں قائداعظم نے گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کے مطالبات کی وکالت کی، مگر یہ کانفرنس گاندھی جی کی مخالفت کی وجہ سے ناکام رہی۔ اسی سال اکتوبر میں آپ وطن واپس آ گئے

۱۹۳۶ء میں قائداعظم نے مسلم لیگ کی باگ ڈور سنبھال لی۔ ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۰ء تک کے درمیانی عرصے میں مسلم لیگ نے بڑی ترقی کی۔ قوم متحد اور مضبوط ہو گئی۔ اس متحد قوم نے اپنی زندگی، استحکام اور بیداری کا ثبوت پاکستان کے مطالبے کی صورت میں دیا۔ اور منٹو پارک لاہور (اقبال پارک) میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں قائداعظم نے مسلم قوم کی طرف سے ایک آزاد اور خود مختار ملک کا مطالبہ کیا۔ اس نعرے کے بعد کانگرسی رہنماؤں نے مسلم لیگ اور قائداعظم کی بڑی مخالفت کی۔ مگر قائداعظم کے عزم و استقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔

جنوری ۱۹۴۶ء میں مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات نے ثابت کر دیا کہ ہندوستانی مسلمان ہندو غلبے سے آزاد ہونے اور ایک آزاد وطن حاصل کرنے کے آرزومند ہیں۔ قائداعظم کا فیصلہ اٹل تھا۔ قوم جانتی تھی کہ پاکستان اس کے لئے موت و حیات کا مسئلہ ہے۔ اور آخر کار قائداعظم کی بے باک اور عظیم الشان شخصیت نے پاکستان حاصل کر لیا۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت معرض وجود میں آئی۔ اور قائداعظم پاکستان کے سب سے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ اور قائد ملت نوابزادہ لیاقت علی خاں پہلے وزیراعظم مقرر ہوئے۔

مرکزی دستوریہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور ہر حصہ کو آزاد حیثیت دی گئی۔

قائداعظم نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کو نئے انتخابات تک مرکزی قانون ساز اسمبلی کے فرائض بھی سونپ دیئے۔ اور قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں ملت اسلامیہ کا قافلہ تعمیر وطن میں مصروف ہو گیا۔

نوزائیدہ پاکستان کے قائد کے سامنے لاانتہا مسائل تھے، سب سے پہلا مسئلہ وسائل کی کمی تھی۔ نئی حکومت نے کراچی میں مرکزی دفاتر قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن انتظامی دفاتر کے لئے عمارتیں موجود نہیں تھیں، چنانچہ کافی دیر تک فوجی بارکوں اور خیموں میں ہی حکومت کے ضروری دفاتر کام کرتے رہے، یہاں تک کہ موزوں عمارتیں تعمیر کرائی گئیں۔

قائداعظم نے ایک مرکزی حکومت قائم کی۔ اور ایک مرکزی نظام بنانا پڑا۔ ملک دو حصوں میں بٹا ہوا تھا۔ مشرقی اور مغربی پاکستان ان دونوں کے درمیان گیارہ سو میل کا فاصلہ تھا۔ یہ پورا فاصلہ، مخالف اجنبی علاقے پر حائل تھا۔ شروع میں انتظامیہ کی باگ ڈور ان افسروں کے حوالے تھی۔ جنھوں نے اپنے نام پاکستان کی خدمت کے لئے دیئے تھے۔ یہ لوگ تعداد میں بھی مرکزی انتظامیہ کی ضرورت کے مطابق نہ تھے۔ لیکن پہلے سال قائداعظم کی حوصلہ افزا قیادت کی برکت سے، ان افسروں کے جوش عقیدت کے باعث نئی مملکت کے تمام تقاضے مختصر سی جماعت نے بڑی کامیابی کے ساتھ پورے کر دیئے۔

پھر آپ نے پاکستان کے لئے ایک مرکزی سول سروس منظم کی۔ بھرتی کے لئے انتظامات کئے گئے۔ تربیت کی سہولتیں بہم پہنچائی گئیں۔

امور خارجہ اور دولت مشترکہ کے ساتھ تعلقات کی وزارت نے نئے بین الاقوامی روابط کے مشکل میدان میں قدم رکھا۔ تو اس کے پاس کوئی تربیت یافتہ عملہ نہ تھا۔ بلکہ پرانے ریکارڈ بھی زیادہ تر بھارت ہی میں رہ گئے تھے۔ قائداعظم نے تمام ملکوں خصوصاً بھارت سے، جو ہمسایہ ملک تھا، دوستی کا اعلان کر دیا۔ اس کے اعلان کے مطابق مختلف ملکوں میں سفارت خانوں کا قیام شروع ہو گیا۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان انجمن اقوام متحدہ کا ممبر ہو گیا۔ اور اس وقت سے جمعیت اقوام کے ساتھ امن عالم کے لئے خدمات انجام دے رہا ہے۔

قائداعظم کی سربراہی کے زمانے میں پاکستان کی پہلی کابینہ کے وزیراعظم نوابزادہ لیاقت علی خاں تھے۔ اور اس میں ملک غلام محمد (وزیر خزانہ)، سر ظفر اللہ خاں (وزیر خارجہ)، خواجہ شہاب الدین (وزیر داخلہ)، چوہدری نذیر احمد خاں (وزیر صنعت)، جناب فضل الرحمن (وزیر تعلیم و تجارت)، سردار عبدالرب نشتر (وزیر مواصلات)، پیرزادہ عبدالستار (وزیر خوراک)، جوگندر ناتھ منڈل۔ ابراہیم اسماعیل چندریگر (وزیر بحالیات)، مشتاق احمد گورمانی (وزیر امور کشمیر)

اس کابینہ کے تعاون سے قائداعظم محمد علی جناح نے مہاجرین کی عارضی آبادکاری کا فریضہ انجام دیا۔ ملکی نظم و نسق کو استوار کیا۔ یکم جولائی ۱۹۴۸ء کو سٹیٹ بنک آف پاکستان قائم کیا۔ جس کے فرائض میں کرنسی نوٹ جاری کرنا، غیر ملکی زرمبادلہ پر کنٹرول اور دوسرے بنکوں کی شرح سود کو مناسب حدود کے اندر رکھنا شامل ہے۔

قائداعظم اس ریاست کی حکومت کے ہر شعبے کو اسلامی خطوط پر منظم کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے اپنے قیام کے فوراً بعد ایک شعبہ اسلامی خطوط پر بنکاری کا عملی منصوبہ وضع کرنے کے لئے قائم کیا اور ابھی ایک برس ہی گزرا تھا۔ کہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کی رات مسلمانوں پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑی۔ دوسری صبح پاکستان کا ہر فرد سکتے کے عالم میں تھا۔ اور کوئی بھی اس منحوس خبر پر یقین نہیں کرتا تھا کہ قائداعظم ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے ہیں۔

انھوں نے ۷۱، سال ۸ ماہ اور ۲۵ دن کی عمر پائی۔ نماز جنازہ مولانا شبیر احمد عثمانی

نے پڑھائی۔ آپ کا مقبرہ کراچی میں ہے جس کا سنگِ بنیاد سابق صدر پاکستان فیلڈ مارشل ایوب خان نے ۳۱ جولائی ۱۹۶۰ء کو رکھا تھا یہ پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اس میں سب سے عجوبہ شے چینی فانوس ہے جسے چینی مسلمانوں نے بطور تحفہ دیا ہے۔ اس کا وزن ۶۲ء۰ ٹن ہے۔

(یاد رہے کہ محمد علی جناح کو قائداعظم کا خطاب لاہور کے میاں فیروز الدین احمد نے دیا تھا جو میاں نورالدین کے بیٹے تھے)

قائداعظم کی تاریخِ وفات

(سید ضیاء الحسن موسوی)

معمارِ پاک قائدِ اُمت جناح بود
مقصود خشش بقیادت جناح بود

دُر از انتساب شرافت جناح بود
خورشید ملک و بدر حکومت جناح بود

شمع خرد بابِ سیاست جناح بود
گوید دلم برائے فضیلت جناح بود

دیبائے علم و فضل و بصیرت جناح بود
پیدا شدہ خلاصۂ حکمت جناح بود

مظہر استقامت و جرأت جناح بود
کوہِ ثبات و عزم و جلالت جناح بود

شاہد حیات قوم کہ زندہ است نامِ آن
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ آن

قائداعظم اور اُن کا بچپن

محمد علی جناح ۸ افراد (۲ بھائی ۳ بہنوں، والد اور والدہ) پر مشتمل کنبے کے ایک فرد تھے۔ جو کراچی کی ایک عمومی گلی میں واقع ۲ کمروں میں زندگی گزار رہا تھا۔ رات کو جب جناح اپنے ذہن کی پیاس بجھانے کے لئے گھنٹے پڑھنے میں مصروف ہوتے، اس وقت وہ اہلِ خانہ کی آنکھوں کو روشنی سے محفوظ رکھنے کی غرض سے لیمپ پر گتہ چڑھا دیتے تھے۔

چودہ سال کی عمر میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا، جس نے مستقبل کی زندگی کا سارا رُخ بدل دیا۔ انہوں نے بچوں کو گولیاں کھیلتے ہوئے دیکھا ان میں ان کے دوست نانجی جعفر بھی تھے) کہا "ارے مٹی میں گولیاں مت کھیلو۔ اس سے تمہارا لباس اور پاؤں گندے ہو جاتے ہیں، آؤ ہم کرکٹ کھیلیں۔" یہ کہہ کر جناح اپنے گھر سے بلا اور وکٹیں لے آئے، اور لڑکوں کو گرد و غبار سے دور گھاس والی جگہ پر لے گئے۔ وہاں انہوں نے کرکٹ کھیلا۔

ان کی ساری زندگی کی داستان اسی بچپن کے عظیم جملے کے گرد گھومتی ہے کہ مٹی سے نکل آؤ تاکہ تمہارے کپڑے خراب نہ ہوں، ہاتھ صاف رہیں اور تم مستقبل کے لئے تیار ہو سکو۔

آپ بچپن ہی سے اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چل رہے تھے۔ آپ محنتی، غیرت مند اور شریف تھے۔ جب کسی بات کا فیصلہ کر لیتے تو اس پر قائم رہتے۔ ان کی بچپن کی زندگی میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں۔ جن سے ان کی خوبیوں کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

ایک دفعہ آپ کی ایک رشتہ دار خاتون مہمان تھیں۔ آدھی رات کے وقت ان کی آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو محمد علی کے کمرے کی بتی جل رہی تھی۔ وہ آپ کے کمرے میں آئیں اور کہا "محمد علی! تم کیا کر رہے ہو؟"

"باجی! میں پڑھ رہا ہوں۔" قائداعظم نے فوراً جواب دیا۔ "اب سو جاؤ۔ سب لوگ گہری نیند سو رہے ہیں۔ اتنی رات گئے تک نہ پڑھا کرو، تمہاری صحت خراب ہو جائے گی۔" خاتون نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن باجی! اگر میں پڑھوں گا نہیں تو بڑا آدمی کیسے بنوں گا؟" قائداعظم نے جواب دیا۔ چنانچہ یہی ہوا۔ ایک وقت آیا کہ قائداعظم مسلمانوں کے سب سے بڑے لیڈر بن گئے۔

قائداعظم دولہا بنے

قائداعظم سولہ برس کی عمر میں بیرسٹری کی تعلیم حاصل کرنے لندن پہنچے تھے ان کی پہلی شادی ایمی بھائی سے سفرِ ولایت سے پہلے ہو گئی تھی۔ لیکن یہ شادی کامیاب نہ ہوئی، اس لئے کہ بچپن کی شادیاں جو صرف والدین کی مرضی اور پسند سے ہوتی ہیں۔ بالعموم کامیاب نہیں ہوتیں۔ یہی اس شادی کا حشر ہوا۔

دوسری شادی بمبئی کے مشہور سر ڈنشا پٹیٹ کی صاحبزادی مس رتی پٹیٹ سے ۲۰ اپریل ۱۹۱۸ء کو ہوئی۔ مس رتی نے شادی سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔

مسز جناح ۱۹۲۹ء میں بیمار پڑیں اور دنیا سے رخصت ہو گئیں اس بیوی کی اولاد سے جناح کی ایک صاحبزادی تھیں، جن کا نام دینا جناح تھا۔ پارسی خاندان میں تعلیم و تربیت ہونے سے لڑکی اسلام سے بیگانہ رہی۔ اور اس کی شادی اسی پارسی خاندان کے ایک رکن سر نیس وادیا کے صاحبزادے سے طے پائی۔ باپ نے بہتیرا سمجھایا، لیکن یہ کوشش ناکام ثابت ہوئی۔ قائداعظم کا حوصلہ دیکھئے، کہ موصوف نے فوراً لڑکی سے قطع تعلق کر لیا۔

جناح عدالت کے آس پاس

آیئے ذرا جناح صاحب کے ساتھ عدالت کی طرف چلیں انگریز جج بیٹھا ہے جناح صاحب اپنے مؤکل کی طرف سے دھیمی دھیمی آواز میں دلائل پیش کر رہے ہیں۔

جج کی آواز کمرۂ عدالت میں گونجتی ہے۔ "ذرا زور سے بولیے۔"

محمد علی جناح نے منہ اوپر اٹھایا اور یہ کہہ کر پھر دھیمی دھیمی آواز میں دلائل دینے شروع کر دیئے: "جناب میں بیرسٹر ہوں، ایکٹر نہیں۔" جج بے چارہ خاموش ہو گیا۔

اب آیئے ایک اور انگریز جج کی عدالت میں۔ یہاں جناح صاحب کے رنگ جدا ہیں۔ یوں گرج گرج کر دلائل پیش کر رہے ہیں، کہ کمرۂ عدالت گونج گونج اٹھتا ہے۔ انگریز جج کے لئے یہ بات ناقابلِ برداشت ہے۔ وہ چیخ کر بولا۔ "مسٹر جناح! یاد رکھئے آپ کسی تیسرے درجے کے مجسٹریٹ کے سامنے بحث نہیں کر رہے ہیں۔" جناح صاحب کہاں چپ رہنے والے تھے۔ فوراً بولے "جنابِ عالی! آپ کی اجازت سے میں بھی آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت آپ کے سامنے کوئی تیسرے درجے کا وکیل نہیں ہے۔"

قائداعظم وکیل کی حیثیت سے

وکالت کے پیشے میں اعلیٰ فکر، غیر معمولی ذہانت اور حاضر دماغی کے ساتھ ساتھ قناعت، صبر، استقلال اور تحمل کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اس پیشے میں ابتداً سالہا سال تک بلا معاوضہ کام کرنے کا حوصلہ کامیابی کی کلید ثابت ہوتا ہے۔ ان خوبیوں سے قائداعظم متصف تھے۔

پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی حیثیت سے ان کا تقرر عارضی تھا۔ اس منصب پر انہیں پندرہ سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ اس مختصر سی مدت میں قائداعظم نے جس خوبی سے اپنی ذمہ داریاں پوری کیں، اس سے محکمۂ قانون کے حکام بے حد متاثر ہوئے۔ اس عارضی

ملازمت کی مدت ختم ہوئی تو اس نوجوان وکیل سے اصرار کیا گیا کہ وہ بدستور اس عہدے پر کام کرے۔ مگر اس نے یہ پیش کش مسترد کر دی اور کہا "جناح پندرہ سو روپیہ ماہانہ نہیں، روپیہ کمانا چاہتا ہے۔"

پیر الٰہی بخش مرحوم نے اپنے ایک مقدمۂ قتل میں جس میں اسے پھانسی کی سزا ہو گئی تھی، اپیل کے لئے قائداعظم کو وکیل کیا، اور سات لاکھ روپیہ بطور فیس ادا کیا۔

مسٹر جناح نے معرکۃ الآرا سیاسی مقدمے بھی لڑے۔ جن میں گنگا دھر تلک کا مشہور مقدمہ بغاوت بھی شامل ہے۔

وہ چیمبر پریکٹس کے سلسلے میں عموماً گھنٹہ کے حساب سے فیس لیا کرتے تھے۔ مؤکل اندازے کے مطابق فیس ادا کرتے تھے۔ بارہا ایسا ہوا کہ مؤکل کا تخمینہ ان کی مصروفیت کے اصل وقت سے متجاوز ہوا۔ اور اس نے زائد رقم ادا کر دی تو قائداعظم نے زائد رقم واپس کر دی۔

ذہین اور فطین قائد

جب قائداعظم بمبئی پہنچے تو یہ ان کے لئے نیا شہر تھا۔ جہاں ان کا کوئی جاننے والا نہ تھا۔ ناتجربہ کار اور نوواردتھے۔ پریکٹس شروع کرنے کے لئے ضروری تھا، کہ ان کے پاس کسی مجسٹریٹ کا کریکٹر سرٹیفکیٹ ہوتا۔ اس کی بناء پر ہی انہیں وکالت کا اجازت نامہ مل سکتا تھا۔ مگر اس نئے شہر میں ان کی سفارش کرنے والا کوئی نہ تھا۔ اور لوگوں کے پاس جا کر منت سماجت کرنا ان کی خودداری اور عزتِ نفس کے خلاف تھا۔ اس مرحلے پر ان کی ذہانت اور خود اعتمادی نے انہیں سہارا دیا، اور یہ مشکل بڑی عمدگی سے آسان ہو گئی۔

چنانچہ ایک روز علی الصبح وہ ایک انگریز مجسٹریٹ کی کوٹھی پر گئے، اور اپنے نام کی چٹ اندر بھیج دی۔ جس پر "ایم اے جناح بار ایٹ لاء" کے الفاظ درج تھے۔ چند منٹ کے بعد مجسٹریٹ نے انہیں اندر بلا لیا۔ قائداعظم کے پُروقار انداز، لباس کی نفاست چہرے اور آنکھوں کی ذہانت نے پہلے ہی لمحہ انگریز مجسٹریٹ کو متاثر کر لیا۔

قائداعظم محمد علی جناح نے جاتے ہی اس سے سوال کیا، کہ آپ میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ اس نے جواب دیا، کہ آپ مجھے ایک شریف انسان معلوم ہوتے ہیں۔ یہ سُن کر قائداعظم نے ایک کاغذ اس کی طرف بڑھایا اور فرمایا کہ یہ الفاظ اس کاغذ پر لکھ دیجئے۔ مجسٹریٹ نے اس اجمال کی تفصیل معلوم کرنا چاہی، تو قائداعظم نے اُسے بتا دیا، کہ میں پریکٹس شروع کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس کے لئے کریکٹر سرٹیفکیٹ ضروری ہے۔ میں نووارد ہوں۔ اور یہاں مجھے کوئی نہیں جانتا۔ انگریز مجسٹریٹ ان کی ذہانت اور خود اعتمادی پر حیران رہ گیا۔ اور اسی وقت مجسٹریٹ نے سرٹیفکیٹ لکھ کر اُن کے حوالے کر دیا۔

سحر کار خطیب

ان کے انداز بیان میں بلا کا زور، آواز میں تاثیر اور الفاظ میں جادو کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ یہ ایسی خوبی ہے۔ جس نے انہیں زندگی کے ہر میدان میں کامرانی سے ہمکنار کیا اور آزادانہ کے سب سے بڑے حریف بھی کھل کر ان کی مخالفت نہ کر سکے!

یہ انداز بیان آخر وقت تک ان کے کام آیا، اور سچ پوچھیں تو قائداعظم [illegible] سب سے پہلے سیاسی لیڈر ہیں، جنہوں نے اپنی باتوں کو تیر و تفنگ کی جگہ استعمال کیا۔

مقرر کی حیثیت سے ان کی تین خوبیاں ایسی تھیں، جنہیں کوئی شخص نظر انداز نہ کر سکا۔ ایک تو ان کی شخصیت بڑی پُرکشش تھی، جس میں ایک خاص تمکنانہ انداز مستور تھا، پھر ان کا زورِ بیان بھی بے پناہ تھا اور آواز اگرچہ اتنی زیادہ گرجدار تو نہ تھی، لیکن جب اس کا جادو جاگ اٹھتا تو پھر سننے والے سر دھننے لگ جاتے۔ آواز کا برمحل اتار چڑھاؤ اور مقصد پر خاص زور دینے کے لئے ان کی انگشتِ شہادت کا بار بار اُٹھ جانا ایسی خداداد فطری خوبیاں تھیں جن کی بناء پر وہ آل انڈیا کانگرس کے شعلہ نوا مقرر مشہور ہوئے۔

طنز گو قائد

قائداعظم نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کانگرس کے پلیٹ فارم سے کیا۔ لیکن بعد میں کانگرس سے الگ ہو گئے اور مسلم لیگ کو از سر نو منظم کر کے مسلمانانِ ہند کی آزادی کے لئے جدوجہد شروع کی۔ جب ۱۹۴۰ء میں آپ نے پاکستان کا مطالبہ کیا تو انگریز اور کانگرسی دونوں رہنما چراغ پا ہو گئے۔ اور ان کے خلاف زبردست مخالفانہ مہم شروع کر دی طرح طرح کے اعتراضات تراشے جن میں سے ایک اعتراض یہ بھی تھا، کہ جس جماعت کو قائداعظم آج اعتراضات کا نشانہ بنا رہے ہیں اور جس کے خلاف وہ دن رات برسرِ پیکار ہیں یہ وہی جماعت ہے جس سے وہ سالہا سال تک وابستہ رہ چکے ہیں۔ چنانچہ ایک انگریز صحافی نے ان پر طنز کرتے ہوئے پوچھا کہ مسٹر جناح! کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ آپ پہلے کانگرس میں شامل تھے؟ قائداعظم نے بڑی برجستگی سے جواب دیا کہ "ہاں! ٹھیک ہے، مگر میں پہلے پرائمری سکول میں بھی پڑھا کرتا تھا"۔ قائداعظم کا یہ جواب سُن کر انگریز صحافی کی نیچے کی سانس نیچے اور اوپر کی سانس اوپر رہ گئی۔

کانگرسی رہنما جیل جانے اور لاٹھیاں کھانے پر نازاں تھے چونکہ قائداعظم کبھی جیل نہیں گئے تھے۔ اور نہ پولیس کی لاٹھیاں ہی کھائی تھیں، اس لئے بعض کانگرسی رہنما اعتراض کرتے اور آپ کو طنز کا نشانہ بناتے اور کہتے تھے، کہ جس شخص نے قوم کے لئے ایک دن بھی قید و بند کی صعوبتوں میں نہ گزارا ہو، اور نہ کوئی قربانی دی ہو، وہ اور تو سب کچھ کر سکتا ہے، مگر سیاست دان نہیں ہو سکتا، اور نہ اسے سیاسی معاملات میں حصہ لینے کا حق حاصل ہے۔

ان میں سے بعض لیڈر ایسے بھی تھے جو دوسروں کی دیکھا دیکھی اور شہرت کے شوق میں جیل تو چلے جاتے تھے، مگر چند ہی روز بعد خرابیٔ صحت کا عذر کر کے رہائی حاصل کر لیتے تھے۔

قائداعظم نے کانگرسی رہنماؤں اور کانگرسی اخبارات کے اس مضحکہ خیز اعتراض کا کوئٹہ کے ایک جلسۂ عام میں جواب دیا۔ یہ جواب طنز اور مزاح کا ایسا لطیف شاہکار تھا کہ برسوں لوگوں کی زبانوں پر رہا۔ اور گرمیٔ محافل کا سامان بنا رہا۔ موصوف نے کہا:

"مجھ پر اعتراض کیا جاتا ہے، کہ میں نے قوم کے لئے قربانی نہیں دی۔ ہاں واقعی جس قسم کی قربانی کانگرس نے دی ہے، ہم نہیں دے سکتے۔ بھیڑ بکریوں کی طرح پولیس کے آگے چلا جانا، اور لاٹھیاں کھا کر جیل میں بیٹھ جانا۔ اس کے بعد وزن کم ہو جانے کی شکایت کر کے جیل سے رہائی حاصل کر لینا اس قسم کی قربانی صرف ایک ہی جماعت دے سکتی ہے، اور وہ ہے ——— کانگرس"

اس طنز سے برسوں تک قہقہے بلند ہوتے رہے۔ اور پھر اس کے بعد کسی کانگرسی نے قائداعظم پر اس قسم کا کوئی اعتراض نہ کیا۔

قائداعظم خوشامد پسند نہیں تھے

قائداعظم خوشامد کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ اور لوگوں کو بھی اس سے بچنے کی ہدایت کرتے۔ آپ کے نزدیک یہ چیز ترقی کی راہ میں رکاوٹ کا سبب تھی۔ سر محمد یامین جو کہ مسلم لیگ کے سیکرٹری تھے۔ اپنے ایک مضمون "عظیم قائد" میں ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔

"لاہور میں قرارداد پاکستان پر بحث ہو رہی تھی۔ رات کے دو بج چکے تھے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ایک ممبر کھڑے ہوئے، اور خوشامدانہ طریق سے کہا کہ ہم آپ (قائداعظم) کو پورا پورا اختیار دیتے ہیں کہ آپ جیسی بھی قرارداد بنائیں گے ہم کو منظور ہو گا۔ قائداعظم نے فوراً سختی سے جواب دیا۔ جلسہ سبجیکٹ کمیٹی کا ہے، اور اس میں ہر شخص کی رائے لی جائے گی۔ اور جو صاحبان رائے رکھتے ہیں، ان سب کو اختیار ہے کہ وہ اس کا اظہار کریں۔ قرارداد سب کی رائے سے بنائی جائے گی۔ تنہا میری رائے سے نہیں۔"

قائداعظم جذباتی اور کھوکھلی مدح سرائی سے سخت نفرت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ ایک چھوٹے سے شہر میں وارد ہوئے جہاں لوگوں کے بہت بڑے ہجوم نے فرطِ عقیدت سے "مولانا جناح زندہ باد" کے نعرے لگانے شروع کر دیئے تو قائداعظم نے جلوس رکوا لیا اور بڑے غصے سے کہا: "آپ لوگ مجھے "مولانا" کہہ کر ہرگز نہ پکاریں۔ میں آپ کا سیاسی لیڈر ہوں، مذہبی پیشوا نہیں۔ آپ مجھے مسٹر جناح یا صرف محمد علی جناح کہہ کر مخاطب کریں۔ میں "مولانا" کا لقب آپ کی زبان سے دوبارہ نہیں سننا چاہتا۔ آگئی بات سمجھ میں!"

بے باک قائد

مسٹر جناح کہا کرتے تھے کہ "اگر تم اس نتیجے پر پہنچ چکے ہو، کہ ایک عمل نظریہ پیش کرنا ضروری ہے۔ تو اسے سامنے لانے سے نہ رکو۔ اور اس بات کی پرواہ نہ کرو، کہ اس سے کون ناراض ہوتا ہے اور کون راضی۔"

اس کا ثبوت ان کی زندگی کے ہر قدم پر ملتا ہے۔ جب تک کانگرس میں رہے ہندو مسلم اتحاد کے علمبردار تھے۔ لیکن جونہی انہیں احساس ہو گیا کہ کانگرس پر ہندو کی اجارہ داری ہے۔ اور اس پر بھی تنگ ذہنی کا راج ہے، تو وہ اس سے الگ ہو گئے۔

سپریم لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس لارڈ منٹو کی زیرِ صدارت جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ ظالمانہ رویہ پر بحث کر رہا تھا۔ ہر کوئی مصلحت اندیشی سے کام لے رہا تھا۔ لیکن قائداعظم اٹھے اور بے باکانہ فرمایا:

"ہر ہندوستانی اس سخت اور سفاکانہ سلوک سے بے حد متاثر ہے جو جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ روا رکھا جا رہا ہے۔ لفظ سفاکانہ کے استعمال پر لارڈ منٹو کی جبین پر شکنیں ابھر آئیں۔ وہ جناح صاحب کو یاد دلانا چاہتا تھا کہ "سفاکانہ" کا لفظ غیر محتاط ہے۔ اور سلطنت برطانیہ جیسے دوست ملک کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن قائد پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور انہوں نے پھر کہا:

"جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں سے جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے، وہ اتنا ظالمانہ ہے کہ ہر شخص اسے محسوس کر سکتا ہے۔ وائسرائے پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔"

قائداعظم اور اسلامی تعلیمات

قائداعظم سرتاپا ایک سچے اور مخلص انسان تھے۔ تمام زندگی قرآن پاک کی تعلیم اور نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ پر کاربند رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں جگہ جگہ ارشاد فرمایا ہے، کہ صبر و استقامت سے کام لو۔ محنت کرو اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ اس پر قائداعظم کا کامل یقین تھا۔ ہمارے ہادیٔ برحق نے اللہ کی ذات پر غیر متزلزل یقین رکھتے ہوئے اور اپنے آپ کو خدا کا سچا رسول کہتے ہوئے تمام خطروں، مصیبتوں، آزمائشوں اور اذیتوں کو تن تنہا برداشت کیا، اور بڑی خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کیا۔

یہ غیر فانی بشنکار، یہ اعلیٰ درجے کی استقامت اور اپنے مشن پر لازوال یقین جو پیغمبرِ اسلام کی زندگی کا طرۂ امتیاز تھا۔ جسے قائداعظم نے اپنایا۔

انہی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ وہ تن تنہا تمام مصیبتوں اور خطروں کے سامنے سینہ سپر رہے۔ اور اپنی قیادت میں مسلمانوں کو ایک واحد قوم کی حیثیت سے پاکستان کی آزاد مملکت کا مالک و مختار بنا دیا۔

قائداعظم اور شیکسپیئر

قائداعظم کو شیکسپیئر سے بڑی محبت اور دلچسپی تھی۔ اسی دلچسپی کے باعث وہ طالب علمی کے زمانے میں ڈرامیٹک کلب کے ممبر بنے، اور ڈراموں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اگر محمد علی جناح کی تحریر و تقریر کا بغور مطالعہ کیا جائے، تو اس میں ڈرامائی عناصر کافی حد تک ملیں گے۔ مثلاً یہ واقعہ ملاحظہ ہو:

مسٹر گاندھی نہیں چاہتے تھے کہ انہیں کوئی مسٹر کہے۔ اور قائداعظم اپنے تمام معاصرین کو مسٹر ہی کہتے۔ یہ بات چھیڑنے کے لئے ایک دفعہ مسٹر گاندھی نے خط میں قائداعظم سے دریافت کیا کہ میں آپ کو کس لقب سے یاد کروں۔ قائداعظم نے جواب میں لکھا:

"گلاب کا پھول، گلاب کا پھول ہی ہے۔ اسے چاہے کسی نام سے بھی پکار دیجئے اس کی عطربیزی اور نکہت آفرینی قائم ہی رہے گی۔"

یہ شیکسپیئر کے مطالعہ کا نتیجہ ہی معلوم ہوتا ہے۔

قائداعظم اور ماؤنٹ بیٹن

پاکستان کے قیام کے سلسلے میں قائداعظم اور ہندوستان کے آخری وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے تعلقات کی نوعیت خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ ان تعلقات سے پاکستان کی پوری تاریخ متاثر معلوم ہوتی ہے۔

لارڈ ماؤنٹ بیٹن حکومتِ برطانیہ کا آلۂ کار تھا اور جو کچھ کرتا تھا۔ حکومت کی ہدایت پر کرتا تھا۔ پاکستان و بھارت کا پہلا گورنر جنرل بننے کے لئے اس کی کوششیں حکومتِ برطانیہ کی خصوصی حکمتِ عملی کا نتیجہ تھیں۔ جسے ناکام بنانا قائداعظم کی حکمتِ عملی کا ایک حصہ تھا۔

دونوں کے تعلقات میں شخصیتوں کے تصادم کا کوئی دخل نہ تھا۔ قائداعظم بوجوہ سے بخوبی باخبر تھے، اس امر کا پورا خیال رکھا کہ بنیادی سیاسی مقاصد کو قربان کئے بغیر دوسرے ہم خیال بنایا جائے، اور ماؤنٹ بیٹن قائداعظم کے مزاج پر قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہا۔ چنانچہ پہلی ملاقات کے بعد اس نے اپنے عملہ کے افراد سے کہا: "میرے خدا! یہ شخص بالکل سرد تھا۔ مجھے اس کو پگھلانے میں تمام کوششیں بروئے کار لانا پڑیں۔ لیکن بے سود!"

قائداعظم اور اردو زبان

قائداعظم نے پہلی اردو تقریر انتخابات کے سلسلے میں بنگال میں کی۔

۱۹۳۶ء میں ایک دفعہ جب مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس میں جو دہلی میں ہو رہا تھا۔ سر فیروز خان نون نے اپنی تقریر انگریزی میں شروع کی تو ہر طرف سے شور و غل ہوا: "اردو، اردو"۔ اس سے مجبور ہو کر انہوں نے چند جملے اردو میں کہے۔ اس کے بعد پھر اپنی محبوب زبان انگریزی میں بولنے لگے۔ اس پر پھر "اردو، اردو" کا شور بلند ہوا۔ تب آپ نے جل بھن کر کہا، کہ مسٹر جناح بھی تو انگریزی میں تقریر کرتے ہیں۔ یہ سن کر قائداعظم اپنی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور صریح اور صاف الفاظ میں ارشاد فرمایا: "کہ سر فیروز خان نون نے میرے پیچھے پناہ لی ہے۔ لہٰذا میں اعلان کرتا ہوں کہ پاکستان کی زبان اردو ہو گی۔"

اس پر تمام حاضرین نے جوش و خروش سے تالیاں بجائیں۔

آپ کہا کرتے تھے کہ "میری اردو تانگے والے کی اردو ہے۔"

"My urdu is Tongawala's urdu."

جناح اور اُن کے چودہ نکات

مسلمانانِ ہند نے نہرو رپورٹ کو اپنے خلاف کانگرس کی سازش قرار دیا۔ قائداعظم نے مختلف مکاتیبِ فکر کو دعوت دی تاکہ اکٹھے ہو کر نہرو رپورٹ کے خلاف عملی جدوجہد کی جائے۔ مسلمان رہنماؤں نے اس رپورٹ کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ اور اسے مسلمانوں کے مفاد کے منافی قرار دیا۔

اس زمانہ میں مسٹر محمد علی جناح نے نہرو رپورٹ کا جواب لکھا۔ یہ جواب درحقیقت مسلمانوں کے مطالبات کا آئینہ دار ہے۔ چونکہ یہ جواب چودہ نکات پر مشتمل تھا۔ اس لئے اسے جناح کے چودہ نکات بھی کہا جاتا ہے۔ جو حسبِ ذیل ہیں:

۱ ہندوستان کا دستور وحدانی طرز کا نہ ہو۔ بلکہ وفاقی حیثیت کا حامل ہو۔ جس میں صوبوں کو خود مختاری حاصل ہو۔

۲ تمام صوبے مساوی طور پر خود مختار ہوں۔

۳ ملک کی تمام اقلیتوں کو ان کی آبادی کے تناسب کے مطابق نمائندگی حاصل ہونی چاہیئے۔ کسی صوبے کی اقلیت کو اکثریت یا اکثریت کو اقلیت نہ بنایا جائے۔

۴ مرکز میں مسلمانوں کو ایک تہائی نمائندگی حاصل ہونی چاہیئے۔

۵ اگر کسی اقلیت کے تین چوتھائی اراکین ایسے قانون کی مخالفت کریں جس سے اس فرقے پر زد پڑتی ہو، منظور نہ کیا جائے۔

۶ مسلمانوں کے لئے جداگانہ نیابت کا حق بدستور قائم رہنا چاہیئے۔

۷ ہر فرد کو عبادت اور مذہب میں آزادی ہونی چاہیئے۔

۸ سندھ کو بمبئی سے الگ کر کے صوبے کا درجہ دیا جائے۔

۹ بلوچستان اور صوبہ سرحد میں اصلاحات نافذ کی جائیں۔ تاکہ دوسرے صوبوں کی طرح یہاں کے عوام ترقی سے ہمکنار ہو سکیں۔

۱۰ ایسی سرحدی تبدیلی عمل میں نہ لائی جائے۔ جس سے مسلم اکثریت والے صوبے پنجاب بنگال اور سرحد متاثر ہوں۔

۱۱ مسلمانوں کی تہذیب، ان کی زبان، ان کا تمدن اور ان کے ثقافتی سرمائے کو محفوظ کیا جائے۔

۱۲ سرکاری ملازمتوں اور حکومت کے خود مختار اداروں میں مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

۱۳ مرکزی مجلس مقننہ کے وفاق میں شامل ریاستوں کی رائے لئے بغیر دستور میں تبدیلی نہ کی جائے۔

۱۴ مرکزی یا صوبائی وزارتوں میں مسلمانوں کی تعداد ۱/۳ سے کم کسی صورت نہ ہو۔

قائداعظم اور محترمہ فاطمہ جناح

مس فاطمہ جناح ۳۱ جولائی ۱۸۹۱ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ ابھی دو برس ہی کی تھیں کہ آغوشِ مادر سے محروم ہو گئیں۔ سات برس کی عمر تک وہ اپنے والد کی نگرانی میں تربیت حاصل کرتی رہیں۔ ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی، اور باندرہ کانونٹ سکول بمبئی سے میٹرک کیا۔ والد کے انتقال کے بعد قائداعظم کے پاس چلی گئیں۔ ۱۹۲۸ء میں انہوں نے کلکتہ سے دندان سازی کا ڈپلوما حاصل کیا۔ بمبئی میں ایک سال پریکٹس کرنے کے بعد انہوں نے قائداعظم کی گھریلو ذمہ داریوں کا بوجھ سنبھال لیا۔ اور آخر دم تک ان کے ساتھ رہیں۔ ۱۹۳۰ء میں وہ بھائی کے ہمراہ انگلستان گئیں جہاں قائداعظم نے گول میز کانفرنس میں شرکت کی تھی۔

مس جناح کل ہند خواتین کی تنظیم (خواتین مسلم لیگ) کی صدر رہیں۔ حصولِ آزادی کے بعد جب قائداعظم ملک کے گورنر جنرل بنے تو خاتونِ اوّل کا اعزاز انہی کو حاصل ہوا۔ ۱۹۴۸ء میں وہ قائداعظم کی وفات کے بعد عملی سیاست سے کنارہ کش ہو گئیں۔ مگر سیاسی لیڈروں کے ایما پر ۱۹۶۵ء کے صدارتی انتخابات میں حصہ لیا اور ناکام رہیں۔

قائداعظم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "فاطمہ میرے لئے اندھیرے میں روشنی کی شمع ثابت ہوئی۔" ایک دفعہ فرمایا: "پاکستان ہے کیا؟ یہی میں اور میری بہن۔"

محترمہ فاطمہ جناح نے ہر ہر پل سے قائداعظم کو آرام پہنچایا۔ اُن کو سکونِ قلب بخشا۔ اُن کی خدمت کی۔ اور ساتھ ہی خاموشی سے قائداعظم کے مشن کو سینے سے لگائے رکھا۔

وہ نہایت صاف گو تھیں۔ وہ خوشامد اور چاپلوسی کرنے والوں کو دور سے پہچان لیتی تھیں۔ اور اگر کوئی ان کی یا قائداعظم کی شخصیت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا تھا۔ تو وہ نہایت سختی سے باز پرس کرتی تھیں۔ ان کی بہت سی عادتیں قائداعظم سے ملتی جلتی تھیں۔ مثلاً اصول کے معاملے میں کسی مصالحت یا مفاہمت کی قائل نہ تھیں۔ ان کی شخصیت میں ایک خاص وقار تھا۔ ایک تمکنت تھی۔ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ وہ قائداعظم کی طرح جفاکش تھیں۔

وہ بڑی نڈر، مستقل مزاج، مردم شناس اور ذہین خاتون تھیں۔ انہیں اپنے عظیم بھائی سے بے حد محبت تھی۔ اور قائداعظم بھی ان پر جان چھڑکتے تھے۔ یہ بہت بڑی بات ہے کہ کوئی لیڈر دنیاوی مصروفیات کے باوجود بھی گھریلو باتوں پر توجہ کرے۔ مس فاطمہ جناح کو اس بات پر ناز تھا کہ وہ ایک عظیم آدمی کی بہن ہیں۔

۸ جولائی ۱۹۶۷ء کی رات وفات پائی۔ اور کراچی میں بھائی کے پہلو میں دفن ہوئیں۔

قائداعظم کی گھریلو زندگی

قائداعظم کی سیاسی زندگی سے تو ہم سب واقف ہیں۔ مگر ان کی گھریلو زندگی کے متعلق کم لوگ جانتے تھے۔ وہ اپنی گھریلو زندگی میں بڑے ہشاش بشاش انسان تھے۔ انہیں لاتعداد لطیفے یاد تھے۔ وہ ہنسانے پر آتے تو پہروں ہنساتے رہتے۔ لوگ انہیں مضبوط اور سخت دل انسان سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ انتہائی نرم دل کے مالک تھے۔

وہ اپنی والدہ مرحومہ سے بڑی محبت کرتے تھے۔ جب ان کی والدہ کا انتقال ہوا تو صدمے کے مارے چند دنوں ان کی حالت مغموم رہی۔ اور جب انہوں نے اپنے والد مرحوم کی رحلت کی خبر سنی تو بے ہوش ہو گئے۔

جب وہ گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ تو اُن کی کھانے کی میز پر کبھی بھی تین کھانے نظر نہیں آئے۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ جب میرے ہزاروں ہم وطنوں کو ایک وقت کا کھانا نہیں ملتا ہے۔ تو پھر مجھے طرح طرح کے کھانے کھانا کب زیب دیتا ہے۔

انہوں نے اپنے اوقات کا ضابطہ مرتب کر رکھا تھا۔ وہ اس سے ایک منٹ بھی اِدھر اُدھر نہ ہوتے تھے۔ مثلاً صبح سات بجے وہ ہمیشہ سو کر اُٹھتے۔ چاہے رات کو وہ ایک بجے سوئے ہوں۔ مگر آنکھ ٹھیک سات بجے کھل جاتی۔ اٹھ کر وہ چائے کا ایک کپ پیتے۔ اخبارات کا مطالعہ کرتے۔ نہاتے۔ کپڑے بدلتے اور نو بجے ناشتہ کرتے۔ اس کے بعد طے شدہ اور پروگرام کے مطابق دن کے دوسرے کام شروع ہو جاتے۔ وہ اپنے اس ضابطہ پر آخری دم تک قائم رہے۔

* یہ انٹرویو محترمہ فاطمہ جناح نے "نمائندہ امروز" کو ۹ نومبر ۱۹۴۹ء کو دیا اور ۱۲ ستمبر ۱۹۵۱ء کو شائع ہوا۔

قائداعظم اور مولانا بھاشانی

قائداعظم نہایت ٹھنڈے دل و دماغ کے انسان تھے۔ جذباتیت ان میں نام کو بھی نہ تھی۔ وہ انتہائی جذباتی ماحول اور بے حد اشتعال انگیز حالات میں بھی پرسکون رہتے۔

قائداعظم کے ایک دیرینہ رفیق مسٹر ایم اے ایچ اصفہانی کہتے ہیں :

" ۱۹۳۶ء میں قائداعظم بنگال اور آسام کا دورہ کر رہے تھے۔ سلہٹ پہنچے تو صوبائی مسلم لیگ کے صدر مولانا عبدالحمید بھاشانی ملاقات کو آئے۔ انہوں نے مسلم لیگ کی تنظیمی سرگرمیوں پر روشنی ڈالنے کے بعد صوبے کے مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ کچھ اس حد درد انگیز پیرائے میں کھینچا کہ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ مولانا روتے جاتے تھے اور ہندوؤں کی زیادتیاں بیان کرتے جاتے تھے۔ مولانا کے پرخلوص جذبات سے کئی متاثر ہوئے۔ شام کو ملاقاتیں کا سلسلہ ختم ہوا تو اصفہانی صاحب نے مولانا بھاشانی کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا کہ دوسرے صوبوں کو بھی ان جیسے مخلص اور درد مند صدر مل جائیں تو مسلم لیگ کا بیڑا پار ہو جائے۔

قائداعظم نے جواب دیا کہ اس قسم کے رہنماؤں پر زیادہ بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔

" سیاست میں اس قسم کی جذباتیت بے معنی چیز ہے۔ سیاست شطرنج کا کھیل ہے۔ اس میں کسی غلط اقدام کی تلافی آنسوؤں سے نہیں بلکہ صحیح اقدام ہی سے ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے ہمت اور سلامتی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جذبات کے دھارے بہا دینا آسان ہے مگر اسے روک دینا، اس کا رخ موڑ دینا بہت مشکل ہے۔

یہ صاحب بہت اچھے مبلغ ہو سکتے ہیں، اور سامعین کو رلانے پر قدرت رکھتے ہیں۔ اس لئے ایک اچھے رہنما نہیں بن سکتے۔ ہم ایک بحرانی دور سے گزر رہے ہیں۔ ہمیں دل کو ٹھنڈا اور آنکھوں کو خشک رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد کہا کہ ان کے نزدیک مولانا بھاشانی مسلم لیگ جیسی عظیم تنظیم کی صدارت کے اہل نہیں ہیں۔ مسلم لیگ کو ان جیسی طبیعت کے لوگوں سے جتنی جلدی نجات مل جائے اتنا ہی اچھا ہے کیونکہ جذبات کا دھارا معقولیت کو بہائے جاتا ہے۔

قائداعظم اور کراچی کی بارش

۱۵ اگست، ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی پہلی وزارت کے ارکان اپنے عہدے کا حلف اٹھانے کی تقریب میں جمع تھے۔ اس دن آسمان پر خوب گہرے بادل چھائے ہوئے تھے قائداعظم اس تقریب میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے تو ان کے اے ڈی سی فلائٹ لیفٹیننٹ ربانی نے کہا۔

" شاید بارش ہونے والی ہے۔

قائداعظم نے مسکرا کر جواب دیا :

" نہیں۔ میں کراچی کے بادلوں کو خوب جانتا ہوں۔ کراچی کے بادلوں میں پانی نہیں ہوتا۔"

قائداعظم اور جیمز میکڈانلڈ

۱۹۰۳ء میں جیمز میکڈانلڈ نامی ایک انگریز بمبئی کارپوریشن کا صدر تھا۔ وہ بڑا اہم شخص تھا اور کارپوریشن کے تمام شعبوں پر چھایا ہوا تھا۔ ایک دن ہائی کورٹ میں ایک بڑا اہم مقدمہ سنایا جا رہا تھا۔ عدالت کا کمرہ اتنا بھر گیا تھا کہ اس کے دروازے بند کرنا پڑے۔ کمرے کے اندر ایک حصہ وکلاء کے لئے مخصوص تھا لیکن جب قائداعظم اندر آئے تو اس میں ایک بھی کرسی خالی نہ تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ وکیلوں کے لئے مخصوص کرسیوں میں سے ایک کرسی پر مسٹر میکڈانلڈ براجمان ہیں تو انہوں نے اُن سے کرسی خالی کرنے کو کہا، جیمز میکڈانلڈ نے کرسی خالی کرنے سے انکار کیا تو قائداعظم نے عدالت کے منشی سے شکایت کی اور مطالبہ کیا کہ " میکڈانلڈ کو کرسی سے اُٹھا دیا جائے۔" منشی ہچکچایا تو قائداعظم نے اسے دھمکایا کہ وہ جج سے شکایت کریں گے۔ اس پر بے چارہ منشی میکڈانلڈ کے پاس گیا۔ اور ان سے کرسی خالی کرائی۔

میکڈانلڈ بھی کوئی معمولی آدمی نہ تھا۔ اسے قائداعظم کی یہ ادا بہت پسند آئی۔ اس نے ان سے نہ صرف دوستی کر لی بلکہ ان کو ایک ہزار روپیہ مشاہرہ پر کارپوریشن کا وکیل بھی مقرر کر لیا۔

قائداعظم اور ہندو طلباء

جب قائداعظم " قائداعظم " کے نام سے نہیں بلکہ مسٹر محمد علی جناح کے نام سے مشہور تھے۔ ہندو طلباء جو انتہائی کم ظرف اور جاہل تھے، قائداعظم کو بطور تمسخر " جینا " کہا کرتے تھے جب مسلمان طلباء میں سے کوئی ان کے پاس سے گزرتا، تو چھیڑنے کے لئے ایک دوسرے سے کہتا :

" جینا کیا چاہتا ہے ؟ "

دوسرا جواب دیتا : " جینا چاہتا ہے "

پھر تیسرا بولتا : " مگر ہم اُسے جینے نہیں دیں گے "

ایک دفعہ ہندو ہوسٹل کے طلباء نے قائداعظم کو اپنے ہاں تقریر کرنے کی دعوت دی۔ ان کی ذہنیت کیا تھی اور نیت میں کیا فتور تھا اس کا اندازہ آپ اُوپر کے مکالمے سے ہی لگا سکتے ہیں۔ ان ہندو طلباء نے ایک منظم سازش کے تحت یہ طے کر رکھا تھا کہ مسٹر جناح کو تقریر نہ کرنے دیں اور درمیان میں ایسے ٹیڑھے اور بیہودہ سوالات کریں جن کا جواب قائداعظم کو اس انداز میں دینا پڑے جو ہندوؤں کے خلاف جاتا ہو اور اس پر ہنگامہ کر کے جلسہ ختم کر دیا جائے۔

جلسے کی صدارت ہندوستان کے مشہور وکیل سر تیج بہادر سپرو کر رہے تھے۔ ہندو لڑکوں نے یہ بھی طے کر رکھا تھا کہ قائداعظم کی تعظیم کے لئے کوئی کھڑا نہ ہوگا۔ لیکن خوش قسمتی ملاحظہ فرمایئے کہ قائداعظم اور سر تیج بہادر سپرو دونوں ہال میں اس طرح داخل ہوئے کہ ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہوئے تھے چنانچہ ہندو طلباء کو بھی اٹھنا ہی پڑا۔ وسیع ہال ہندو اور مسلمان طلباء سے کچاکھچ بھرا ہوا تھا بہت سے دوسرے لوگوں کو بیٹھنے کے لئے جگہ بھی نہ مل سکی۔ اور وہ دیوار کے ساتھ ساتھ کھڑے تھے۔ سر تیج بہادر سپرو نے مختصر الفاظ میں تعارف کرایا اور کہا۔

" جناح صاحب، اپنا سیاسی نقطۂ نظر بیان کریں گے، آپ لوگ غور سے سنئے جس سے آپ کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔ چنانچہ قائداعظم نے تقریر شروع کی۔ ابھی چند منٹ کے بعد ایک ہندو طالب علم نے کافی ہچکچاہٹ کے بعد کھڑے ہونے کی جسارت کی اور ایک نامعقول سوال کیا جس کا جواب معمولی قابلیت کا آدمی بھی دے سکتا تھا۔ صدر نے اس کو سوال کرنے اور مقرر کے درمیان رخنہ اندازی سے روکا بھی، لیکن قائداعظم نے کہا کہ روکئے مت، سوال کرنے دیجئے۔ یہ سن کر ہندوؤں کا حوصلہ بڑھا اور پھر تو کئی لڑکوں نے " اعتراضات " کی بوچھاڑ کر دی۔ کوئی اور ہوتا، تو گھبرا جاتا، ان سوالوں پر جزبز ہوتا۔ لیکن قائداعظم نے نہایت متانت اور خندہ پیشانی سے کہا کہ پہلے مجھے اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کی اجازت دیجئے، اس کے بعد جتنے سوال آپ کی سمجھ میں آئیں کیجئے۔ میں حتی الامکان ہر ایک کا جواب دینے کی کوشش کروں گا۔ پھر یکایک قائداعظم نے اپنی تقریر کا رخ پلٹ دیا پہلے

تو وہ مسلمانوں کے نقطۂ نظر کو واضح کر رہے تھے، اب انہوں نے ان اعتراضات کا جو ہندو طلباء ان پر کر رہے تھے نہایت مدلل اور تفصیل سے جواب دینا شروع کیا۔ اس سلسلے میں چند ایسے اعتراضات بھی سننے میں آئے جو پہلے کبھی نہ کئے گئے تھے اور نہ اُن کا کبھی وہم و گمان ہو سکتا تھا چنانچہ اس طرح پیش بندی کرکے دو گھنٹے میں تقریر ختم کر دی اور مسکرا کر کہنے لگے:

"ہاں، اب مجھ سے سوال کیجئے، میں ہر ایک کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔"

یہ ایک چیلنج تھا جسے کوئی قبول کرنے کے لئے آمادہ نظر نہ آرہا تھا تقریر کے دوران جیسی پُرسکون خاموشی رہی تھی، اُسی طرح اُس وقت بھی طاری تھی، قائداعظم نے اب دوسرا حربہ اختیار کیا اور طلباء کی ہمت بندھانی شروع کی "اُٹھیے اور سوال کیجئے" وہاں تو جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا، دبکے گم صم بیٹھے تھے، گویا کسی نے سحر کر دیا ہو، قائداعظم نے پھر کہا "میں آپ کی طرف سے سوالوں کا منتظر ہوں" لیکن اب بھی کسی نے لب کشائی نہ کی۔ چنانچہ جونپور کا ایک مسلمان طالب علم جلال نامی یکایک اپنی جگہ سے اُٹھا اور للکار کر ہندو طلباء سے کہا:

"دھرتی پرشاد، کچھ تو بولو"

مگر اس کی للکار بھی صدا بصحرا ثابت ہوئی اور جلسہ نہایت خوش اسلوبی سے اختتام کو پہنچا

دوسرا باب

فرمودات

قائداعظم نے ہر اہم دن، ہر مناسب موقع اور نیک ساعت میں مسلمانوں کو خطاب فرمایا۔ مسلم لیگ کے جلسوں میں پند و نصائح کے دریا بہائے کانفرنسوں میں فرزندانِ توحید کے دلوں کو جھنجھوڑا۔ اخباری بیانات کے توسط سے تلقین فرمائی۔

آج قائداعظم ہم میں موجود نہیں۔ قوم ان پیغامات سے محروم ہے۔ جن کا آغاز ۱۹۳۷ء میں ہوا تھا۔ اور اختتام گیارہ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ہوا۔ وہ ایک عظیم انسان تھے۔ ان کی انگلیاں ہمیشہ قوم کی نبض پر رہتی تھیں۔ وہ مسلمانوں کے مسائل سے بخوبی واقف تھے۔ انہیں ان کے تقاضوں پر مکمل عبور تھا۔ وہ جب پند و نصائح کو سپردِ قلم فرماتے یا لبوں پہ لاتے تو ظاہر بین نگاہیں انہیں وقتی نصیحت تصور کرتیں، لیکن حقائق جانچنے والی نظروں کو ان میں وہ محاسن نظر آتے جو زمان و مکان کی قیود سے آزاد ہیں۔ ایسے الفاظ کی افادیت لافانی و ابدی ہے۔ ان کے پیغامات قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں، نئی پود ان سطور میں اپنی قوم کی حقیقی شکل دیکھ سکتی ہے۔

آزادی کا مفہوم

"آزادی کا مطلب بے لگام ہو جانا نہیں ہے۔ آزادی کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ دوسرے لوگوں اور مملکت کے مفادات کو نظر انداز کرکے آپ جو چاہیں، کر گزریں۔ آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوئی ہے اور پہلے سے کہیں زیادہ۔ اب یہ ضروری ہے کہ آپ ایک منظم قوم کی طرح کام کریں۔ اس وقت ہم سب کو چاہیئے کہ تعمیری جذبہ پیدا کریں۔ جنگِ آزادی کے دنوں کی جنگجوئی کی اب ضرورت نہیں رہی۔ آزادی حاصل کرنے کے لئے جنگ جُویانہ جذبات اور جوش و خروش کا مظاہرہ آسان ہے اور ملک و ملت کی تعمیر کہیں زیادہ مشکل۔"

۲۶ر مارچ ۱۹۴۸ء

ڈھاکہ یونیورسٹی

ابھی جنگ ختم نہیں ہوئی

"ہمارے دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کا موزوں ترین جواب یہ ہے کہ ہم اپنی مملکت کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کا عزم صمیم کریں۔ ایک ایسی مملکت جو ہماری آنے والی نسلوں کے لئے موزوں ہو۔ اس کے لئے کام کی ضرورت ہے اور یہ بہت سخت کام ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جنگ کے دنوں میں آپ میں سے اکثر حضرات پر شدید مشقت کا بار پڑ چکا ہے اور اب آپ کو آرام کی ضرورت ہے مگر یاد رکھیئے کہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی بلکہ اب شروع ہوئی ہے اگر ہم اس جنگ میں فتح یاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں انتہائی جد و جہد سے کام لینا پڑے گا۔ یہ وقت تعمیری کام کا ہے اور بے لوث ادائیگی فرض کا، آپ کو اپنے قول و فعل دونوں میں ایک نئی روح پھونکنی ہے۔ اپنے آپ کو یہ محسوس کرائیے کہ وہ ایک عظیم مقصد کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ایک ایسے مقصد کے لئے جو ہر قربانی کا مستحق ہے۔ ہمیں خدا نے ایک ایسی مملکت کے معمار بننے کا شاندار موقع عطا فرمایا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ کہیں ہم اس کے اہل ثابت نہیں ہوئے۔"

۱۱ر دسمبر ۱۹۴۷ء

افسران سے خطاب۔ کراچی

اتحاد میں برکت ہے

"کبھی نہ بھولئے کہ اتحاد میں برکت ہے۔ اپنی رجمنٹ پر فخر کیجئے، اپنی کور اور ڈویژن پر فخر کیجئے، اپنے پاکستان پر فخر کیجئے، نہ صرف فخر بلکہ خود کو اس پر وقف کر دیجئے۔ پاکستان آپ پر اعتبار کرتا ہے۔ پاکستان آپ پر انحصار کرتا ہے۔ پاکستان آپ کو اپنا محافظ سمجھتا ہے۔ اس کے اعتماد کو ضعف نہ پہنچائیے۔ خود کو اس کے شایانِ شان ثابت کرکے دکھائیے۔ اس فوج کی اگر کوئی عظمت اور شہرت ہے تو آپ کے آباؤ اجداد کی شجاعت اور عظمت کی وجہ سے ہے۔ آپ اُن کے قابل اور فرماں بردار بیٹے بننے کا عہد کیجئے۔"

۱۳ر اپریل ۱۹۴۸ء

بری فوج سے خطاب

اسلام کا بنیادی مطالبہ

"پاکستان اسی دن وجود میں آگیا تھا جب ہندوستان میں پہلا غیر مسلم مسلمان ہوا تھا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے۔ جب یہاں مسلمانوں کی حکومت بھی قائم نہیں ہوئی تھی۔ تقسیم ہند کی ضرورت یوں پیش آئی؟ اس کی وجہ نہ ہندوؤں کی تنگ نظری ہے نہ انگریزوں کی چال۔ یہ اسلام کا بنیادی مطالبہ ہے۔"

۸ر مارچ ۱۹۴۴ء

مسلم یونیورسٹی۔ علی گڑھ

اسلام کا مطلب

"اگر کوئی چیز اچھی ہے تو عین اسلام ہے۔ اگر کوئی چیز اچھی نہیں ہے تو یہ اسلام نہیں ہے، کیونکہ اسلام کا مطلب عین انصاف ہے۔"

۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء

میمن چیمبر آف کامرس۔ بمبئی

اسلامی سوشلزم

"جب آپ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کی بنیاد عمرانی عدل اور اسلامی سوشلزم کے اصولوں پر رکھی جائے تو بنی نوع انسان کی اخوت اور مساوات پر زبردست زور دیتے ہیں تو آپ محض میرے اور لاکھوں مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں اور اسی طرح جب آپ ہر شخص کے لئے مساوی مواقع مانگتے ہیں تب بھی آپ میرے خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ترقی کے ان مقاصد کے متعلق پاکستان میں کوئی اختلاف

رائے نہیں کیونکہ ہم نے پاکستان اس لئے طلب کیا تھا، اس کی خاطر جدوجہد کی تھی اور اسے اس لئے حاصل کیا تھا کہ ہم اپنی روایات کے مطابق اپنے معاملات کو حل کرنے میں جسمانی اور روحانی طور پر قطعاً آزاد ہوں۔ اخوت، مساوات اور رواداری، یہ ہمارے مذہب تہذیب اور تمدن کے اساسی نقطے ہیں، ہم نے پاکستان کے لئے اس واسطے جنگ کی تھی کہ اس برعظیم میں ہمیں ان انسانی حقوق سے محروم کر دیئے جانے کا خدشہ تھا۔" ۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء

جلسۂ عام سے خطاب۔ چاٹگام

اقربا نوازی

"اچھی بُری دیگر چیزوں کے ساتھ خیانت مجسمی اور اقربا نوازی وغیرہ کی لعنتیں بھی ہمارے حصے میں آئی ہیں۔ ہمیں ان برائیوں کو بے دردی سے کچل دینا چاہیئے۔ میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ خیانت مجرمی اور اقربا نوازی بالواسطہ یا بلاواسطہ مجھ پر اثر ڈلوانے کی کسی کوشش کو میں ہرگز برداشت نہیں کروں گا۔"

۱۱ اگست ۱۹۴۷ء

دستور ساز اسمبلی سے خطاب

انفرادی زاویۂ نگاہ

"ہم مسلمان اپنی تابندہ تہذیب اور تمدن کے لحاظ سے ایک قوم ہیں، زبان و ادب، فنون لطیفہ و فن تعمیر، نام و نسب، شعور اقدار و تناسب، قانون و اخلاق، رسم و رواج، تاریخ و روایات اور رجحان و مقاصد ہر ایک لحاظ سے ہمارا اپنا انفرادی زاویۂ نگاہ اور فلسفۂ حیات ہے۔ بین الاقوامی قانون کی ہر تعریف ہماری قومیت کو سلامی دینے کے لئے تیار ہے۔" یکم جولائی ۱۹۴۲ء

ایسوسی ایٹڈ پریس۔ امریکہ

اقلیتیں

"پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ دیانتداری اور انصاف کا سلوک کیا جائے گا بلکہ ان کے ساتھ فیاضی برتی جائے گی۔ قرآن پاک مسلمانوں پر یہی فرض عائد کرتا ہے۔ تاریخ سے بھی ہم نے یہی سبق حاصل کیا ہے۔"

۲۹ مارچ ۱۹۴۴ء

ایک انٹرویو

"گزشتہ تین سال برطانوی پالیسی کتنی ہی قابل ملامت کیوں نہ رہی ہو، حالت آزمائش خراب نے کی ہی ہے۔ خربوزہ چھری پر گرے یا چھری خربوزے پر، نقصان خربوزے ہی کا ہوتا ہے۔ فرض کیجیے کہ اس برطانوی پالیسی سے تنگ آ کر میں اپنے عزم و منشے کے کل یہ کہہ دوں کہ حکومت سے تعاون نہ کرو، تو یقین کیجیے کہ حکومت آج کل جس قدر مصیبت دانگریس کے ہاتھوں بھگت رہی ہے، اس سے کم از کم پچاس گنا زیادہ اُس کو ہمارے ہاتھوں بھگتنی پڑے گی۔ یہ ہندوؤں اور تکرار کی بات نہیں ہے۔ مسلمان پچاس گنا زیادہ بہادر اور دلیر ہیں۔ میں ہندوؤں پر کوئی چوٹ نہیں کرتا۔ مسلمانوں کا مزاج اور طریقۂ تربیت ہی کچھ ایسا ہے۔"

۱۴ ستمبر ۱۹۴۲ء

غیر ملکی نامہ نگاروں سے انٹرویو

ایک بیان

"میں کئی بار کہہ چکا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ جناب گاندھی دیانتداری سے تسلیم کر لیں کہ کانگریس ہندو جماعت ہے اور وہ صرف ہندوؤں کے نمائندہ ہیں۔ جناب گاندھی کیوں یہ بات فخریہ نہیں کہتے کہ "میں ہندو ہوں اور کانگریس کو ہندوؤں کی حمایت حاصل ہے"۔ مجھے یہ کہنے میں کہ میں مسلمان ہوں، شرم محسوس نہیں ہوتی۔"

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء

اجلاس مسلم لیگ۔ لاہور

ایک حقیقت

"میری کوئی اولاد نہیں، پاکستان میں بسنے والا ہر شخص میری اولاد ہے۔ میں نے جو کچھ کیا ہے، اپنے لئے نہیں، پاکستان کے مسلمانوں کے لئے کیا ہے۔"

مئی ۱۹۴۴ء

طلباء سے انٹرویو کے دوران

ایک فیصلہ

"تمہاری تعداد سب سے زیادہ ہے اس لئے تم ترقی یافتہ اور تمہاری اقتصادیات مستحکم ہے، اور تم بھاگ کر سروں کی گنتی ہی آخری فیصلہ ہے۔ لیکن میں تمہیں بتائے دیتا ہوں، تم دونوں کو کہ تم تنہا یا تم دونوں متحد ہو کر بھی، ہماری روح کو فنا کرنے میں کبھی کامیاب نہ ہو سکو گے۔ تم اس تہذیب کو کبھی مٹا نہ سکو گے، اس اسلامی تہذیب کو جو ہمیں ورثے میں ملی ہے۔ ہمارا نور ایمان زندہ ہے، ہمیشہ زندہ رہا ہے اور زندہ رہے گا۔ بے شک تم ہمیں مغلوب کرو، ہم پر ظلم و ستم کرو، ہمارے ساتھ بدترین سلوک روا رکھو، لیکن ہم ایک نتیجے پر پہنچ چکے ہیں اور ہم نے یہ سنگین فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر مرنا ہی ہے تو لڑتے لڑتے مر جائیں گے۔"

۲۲ مارچ ۱۹۳۹ء

مرکزی اسمبلی

ایک مشورہ

"میں پاکستان کے ہر مسلمان مرد اور عورت سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے موجودہ غم و اندوہ کے سیلاب میں نہ بہہ جائیں۔ انہوں نے اپنی قومی سلطنت قائم کرنے کے لئے بہت دکھ اٹھائے ہیں، اور قربانیاں دی ہیں۔ اب یہ انہی کا کام ہے کہ اس کی تعمیر کریں، تاکہ یہ مملکت دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست کہلانے کے اہل ثابت ہو سکے۔ اور اقوام عالم میں اپنے لئے ایک معزز مقام پیدا کر سکیں۔ صرف اسی صورت میں ہم اس قتل و غارت گری کا جو ہمارے آدمیوں کے ساتھ دوسری طرف کی گئی ہے، بہترین بدلہ لے سکتے ہیں۔ فوری صدمات سے مغلوب ہو کر جسمانی انتقام اور بدلے کے لامحدود ویرانہ میں بھٹک کر نہیں۔"

۲۴ اگست ۱۹۴۷ء

ایک اخباری بیان

ایک نصیحت

"شہنشاہ اکبر نے غیر مسلموں کے ساتھ جو خیر سگالی اور رواداری کا برتاؤ کیا، وہ کوئی نئی بات نہ تھی، اس کی ابتداء آج سے تیرہ سو سال پہلے ہمارے نبی اکرم ﷺ نے کر دی تھی۔ انہوں نے زبانی ہی سے نہیں بلکہ عمل سے بھی یہود و نصاریٰ پر فتح و نصرت حاصل کرنے کے بعد نہایت اچھا سلوک کیا۔ ان کے ساتھ رواداری برتی، اور ان کے عقائد کا احترام کیا۔ مسلمان جہاں کہیں بھی رہے حکمران رہے۔ ان کی تاریخ دیکھی جائے تو وہ ایسے ہی انسانیت نواز اور عظیم المرتبت اصولوں کی مثالوں سے بھری پڑی ہوگی جن کی ہمیں تقلید کرنی چاہیئے۔"

۱۳ اگست ۱۹۴۷ء

ماؤنٹ بیٹن کی تقریر کے جواب میں

ایک وعدہ

"میں جس صوبے میں اقلیت میں ہوں، وہاں اپنی قسمت پر شاکر ہو کر اپنا فرض ادا کروں گا۔ لیکن میں ان مسلمانوں کو جو اکثریتی صوبوں میں ہیں، دوامی اقلیت اور ہندوؤں کے اقتدار سے آزاد کراؤں گا۔"

۱۳ جنوری ۱۹۴۱ء

نوجوانان ممبئی کا اجتماع

بلندیٔ کردار "ہم کردار کسے کہتے ہیں؟ کردار کا مطلب یہ ہے کہ عزت نفس، خودداری، ارادے کی پختگی اور دیانت داری۔ ان تمام خصوصیات کا مجموعہ اعلیٰ کردار ہے۔ بلندیٔ کردار سے قوم کے اجتماعی مفاد کے لئے افراد کا اپنے آپ کو قربان کر دینے کے لئے ہر وقت تیار رہنا بلندیٔ کردار ہے۔" ۔ اپریل ۱۹۴۶ء

مسلم کونسل دہلی

بچوں کی تربیت کریں "آپ کو [illegible] نئی نسل کی [illegible] ہے وہ کبھی سے آپ کی آئندہ نسل۔ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کیجئے کہ وہ پاکستان کے قابل شہری اور محنتی [illegible] سکیں۔ آپ نے پاکستان کے لئے بہت سی قربانیاں دی ہیں [illegible] پاکستان کے بننے میں [illegible] ساری دنیا ایک مسلمہ حقیقت تسلیم کر چکی ہے۔ بس ایک قدم اور آگے بڑھانا ہے وہ وقت دور نہیں جب ساری دنیا کی قومیں پاکستان کی تعریف و توصیف کریں گی۔ انشاء اللہ" ۔ فروری ۱۹۴۹ء

مسلم لیگ کے شعبہ خواتین سے خطاب کراچی

پارلیمانی نظام "میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ جمہوری پارلیمانی نظام حکومت جیسا کہ اس وقت انگلستان اور دوسرے مغربی ممالک میں ہے ہندوستان کے لئے قطعاً غیر موزوں ہے کانگرسی اخبارات میں آزادی کے دشمن کی طرح مجھے مصلوب و مطعون کیا گیا ہے لیکن ہندوستان کی حقیقت عام سمجھدار اشخاص کے دل و دماغ پر بتدریج منکشف ہوتی جا رہی ہے۔

ہندوستان میں پارلیمانی [illegible] حکمت عملی کی بنیاد دو مفروضوں پر رکھی گئی ہے۔ پہلا یہ کہ ہندوستان ایک قوم ہے، اور دوسرا دستور ہند کی اساس مغربی طرز کے جمہوری نظام پر ہو لیکن مسلمانوں نے ہر قسم کے شک و شبہ سے دور حقیقت مسلم کر دی ہے کہ دونوں اصطلاح کے مفہوم میں اختلاف ہے ملک ایک قوم ہی۔" ۱۰ مارچ ۱۹۴۱ء

مسلم یونیورسٹی ۔ علی گڑھ

پاکستان آپ کا ذاتی باغ ہے "یاد رکھئے کہ پاکستان آپ کی حکومت آپ کے ذاتی باغ کی مانند ہے۔ آپ کے باغ کے پھلنے پھولنے اور پروان چڑھنے کا انحصار اس پر ہے کہ آپ اس کی کتنی نگہبانی کرتے ہیں اور اس کی کیاریوں اور روشوں کو سنوارنے میں کس قدر محنت کرتے ہیں۔ اسی قدر آپ کی حکومت بھی صرف آپ کی [illegible] رہے گا۔ مخلصانہ اور بے لوث کوششوں کی بنا پر [illegible] حکومت میں اصلاح کا واحد طریقہ آپ کی بے لوث محنت ہے۔" ۱۲ اپریل ۱۹۴۸ء

اسلامیہ کالج پشاور

پاکستان کا مقصد "ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو [illegible] سکیں۔" ۱۳ جنوری ۱۹۴۸ء

اسلامیہ کالج پشاور

پاکستانی عورت "عورتوں کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی نئی نسل کی تربیت کریں تاکہ وہ ملت کی بہادر اور بے خوف خادم بن جائے۔"

۔ فروری ۱۹۴۷ء

مسلم لیگ کے شعبہ خواتین سے خطاب ۔ کراچی

پختہ یقین دہانی "مسلمانوں سے یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے کہ وہ غلامی کے لئے اپنا حق چھوڑ دیں گے جب تک میں زندہ ہوں ہندوؤں کی غلامی کے لئے مسلمانوں کا ایک حق بھی ضائع نہ ہونے دوں گا۔

یہ فیصلہ کرنا لیڈر کا کام ہوتا ہے کہ اسے ہر کس وقت اپنے حامیوں پر جرأت مندانہ [illegible] کے قابل نہیں رہیں گے۔ ایک [illegible] اس وقت تک جب تک اسے فتح کا یقین نہ ہو جائے [illegible] شکست کا خطرہ [illegible] میں اس میں یقین نہیں رکھتا کہ پہلے لوگوں کو گولیاں کھانے اور جیل جانے پر آمادہ کروں اور اس کے بعد جیل سے معذرت نامہ [illegible] میں اعلان کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں میرا کوئی ثانی نہیں۔ اور جیل سے باہر آ کر لوگوں کی قربانیوں کا کریڈٹ حاصل کرنے کی کوشش [illegible]" ۲۱ نومبر ۱۹۴۵ء

جلسہ عام پشاور

پیغام کا خلاصہ "میرے پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر مسلمان کو ایمانداری خلوص اور لگن سے فرض سے پاکستان کی خدمت کرنی چاہیئے۔" ۲۷ اگست ۱۹۴۸ء

پیغام عید الفطر

تاجروں سے خطاب "تجارت اور کاروبار قومی زندگی میں حیات بخش خون کے مانند ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک تاجروں کے بغیر پاکستان کا تصور دنیا ہی ناممکن ہے جیسے بغیر کاشت کاروں اور سرکاری نوکروں کے۔ مجھے یقین ہے کہ پاکستان میں تاجروں اور کاروباری لوگوں کو خوش آمدید کہا جائے گا اور یہ لوگ بھی اپنے فائدے کے ساتھ ساتھ ہر شخص سے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ ایمانداری کا برتاؤ کرکے اپنی معاشرتی ذمہ داری نہیں بھولیں گے۔" ۲۷ اپریل ۱۹۴۸ء

چیمبر آف کامرس کراچی

ترقی کی راہ "جب تک مرد اور عورت مساوی حیثیت سے تعمیر وطن کے کام میں حصہ نہ لیں گے، اس وقت تک کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔" ۱۳ فروری ۱۹۴۷ء

مسلم لیگ کے شعبہ خواتین سے خطاب کراچی

جدوجہد "میں اس امر سے کسی بات پر بھی زیادہ مسرت نہ کروں گا کہ مسلمان متحد رہیں اور عوام کی معاشرتی، تعلیمی، اقتصادی اور سیاسی بہبود کی خاطر جدوجہد کریں۔ میری کوششوں کا سب سے بڑا ثمر یہ ہے کہ ہماری کوششیں پھل لا رہی ہیں۔ مسلمانان ہند منظم ہیں اور اس زمین میں ان کو وہ عزت اور وقار حاصل ہے جو آج سے دو صدیاں پیشتر تھا۔ دنیا کی کوئی طاقت اب ہمیں حصول پاکستان سے روک نہیں سکتی۔ میں مطمئن ہوں کہ ہم دوسروں کے اندازے سے زیادہ کامیاب ہوں گے۔" ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء

جلسۂ عام سے خطاب

جذبۂ ایثار "دولت مند اشخاص [illegible] سے پہلے مرکزی [illegible] کے حوالے ہونے میں ہم نے کسی مسلمان سے مالی امداد کی کوئی اپیل نہیں کی اور خدا ہی جانتا ہے کہ ہم نے کے بعد ہم نے اس جدوجہد کو کس طرح جاری رکھا۔ اب ایک یا دو اشخاص کی مالی امداد [illegible] اس وجہ سے میں نے اپیل کی تھی۔ خدا کے فضل سے اس کا جو نتیجہ [illegible] مجھے حیرت ہوگی کہ دو آنے اور چار آنے تک کے [illegible] بڑے شوق سے دیا [illegible] [illegible] ان کی [illegible] غریب ہی [illegible] کی کتنی تیز آگ ان کے سینوں میں بھڑک رہی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم غریب ہیں وہ دو پیسہ نہیں

محسوس کیجئے، مگر اپنی جانیں دے دیں گے۔ اور اس کے لئے وہ بالکل تیار ہیں۔ دولت مندوں کی لاکھوں سے کہیں زیادہ ان پھٹی پرانی رقموں نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔"

۲ دسمبر ۱۹۴۱ء
مسلم یونیورسٹی۔ علی گڑھ

جس کی لاٹھی، اس کی بھینس "تہذیب و تمدن کی ترقیوں کے باوجود جنگل کا قانون جاری ہے۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مصداق طاقت ور کمزوروں سے ناجائز فائدہ اٹھانے سے باز نہیں آتے۔ اپنی ترقی کو مقدم رکھنا، لالچ اور طاقت حاصل کرنے کی ہوس، موجودہ افراد بلکہ اقوام عالم کے تمام افعال کی محرک ہے۔ اگر ہم دنیا کو زیادہ محفوظ، سادہ، پاکیزہ اور پُرمسرت جگہ بنانا چاہتے ہیں، تو ہمیں اپنی اصلاح کا کام افراد سے شروع کرنا ہوگا۔ بچپن ہی سے فرد کی زندگی میں سخاوت کا ایثار، خدمت، قول و فعل اور خیال کی پاکیزگی کا مسلک پیدا کرنا چاہئے۔" ۲۲ دسمبر ۱۹۴۷ء
پاکستان بوائے سکاؤٹس سے خطاب

جھوٹے وعدے "عوام کی حمایت حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایسی باتیں گوش گزار کرنی چاہئیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ عامہ فریبی کی بجائے نقصان رساں ہے۔ صبر و استقلال اور پیہم جدوجہد سے ہم سیاسی اور معاشی مسائل حل کر سکتے ہیں۔"

فروری ۱۹۴۳ء

حکام کا فرض "یہ وقت ذاتی منفعت یا عہدوں کی بابت سوچنے کا نہیں اور نہ ایسے عہدوں کے لئے بھاگ دوڑ کرنے کا ہے۔ یہ وقت تعمیری کوششوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہر ملازم خدمت اور اپنے فرائض کی انجام دہی سب سے زیادہ ضروری ہے۔ تمام افسروں سے کہ وہ سادگی اور دیانت کے مسلک اسلام کا جلد طبع نو کریں۔ آپ کا فرض ہے کہ متحد اور بے غرض ہو کر کام کریں اور یہ اصول کبھی فراموش نہ کریں: اتحاد، تنظیم اور ایمان۔"

۱۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء

حلف نامہ جس پر قائد اعظم، مرکزی اسمبلی اور صوبائی مجالس آئین ساز کے مسلم ممبروں نے دستخط کئے
۱۰ اپریل ۱۹۴۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
(کہہ دو کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا، میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے)

میں .... رکن مسلم لیگ پارٹی صوبائی لیجسلیچر کونسل صوبہ .... اپنے اس پختہ عقیدہ کا اعلان کرتا ہوں کہ برصغیر ہند میں بسنے والی مسلم قوم کی نجات، اس کی سلامتی اس کا تحفظ اور اس کا مستقبل صرف پاکستان میں مضمر ہے اور پاکستان ہی اس دستوری گتھی کے پیچیدہ مسائل کا حل .... پائیدار اور منصفانہ حل ہے اور اسی کے ذریعے ملک میں بسنے والی تمام قوموں اور فرقوں کو امن و آزادی اور خوش حالی حاصل ہو سکتی ہے۔

میں بصمیم قلب اقرار کرتا ہوں کہ اس مقصد عزیز یعنی پاکستان کو حاصل کرنے کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی طرف سے جو تحریک بھی بروئے عمل لائی جائے گی اور اس سلسلہ میں ہدایات احکام جاری کئے جائیں گے۔ میں بلا پس و پیش کمال رضامندی کے ساتھ ان کی پوری پوری تعمیل کروں گا اور اس امر کا یقین کامل رکھتے ہوئے کہ میرا مقصد صداقت و انصاف پر مبنی ہے میں عہد کرتا ہوں کہ اس راہ میں جو خطرات اور آزمائشیں آئیں گی اور جن قربانیوں کا مطالبہ

ہوگا انہیں برداشت کروں گا۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ
(اے پروردگار ہمیں صبر و استقامت دے۔ ہمیں ثابت قدم رکھ اور قوم کفار پر ہمیں فتح و نصرت عطا فرما۔)

دستخط

خارجہ پالیسی کا اصل اصول "ہماری خارجہ پالیسی کا اصل اصول تمام اقوام عالم کے لئے دوستی اور خیر سگالی کا اصل جذبہ ہے۔ ہم دنیا کے کسی ملک یا قوم کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتے۔ ہم قومی اور بین الاقوامی معاملات میں دیانت اور انصاف کے اصول پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم دنیا میں امن اور خوش حالی کے اضافے اور ترقی کے لئے اپنی جانب سے زیادہ سے زیادہ کردار انجام دینے کے لئے تیار ہیں۔ پاکستان دنیا کی مظلوم اور محکوم قوموں کو اخلاقی اور مادّی امداد دینے سے کبھی نہیں ہچکچائے گا۔ پاکستان اقوام متحدہ کے منشور میں درج شدہ اصولوں کا حامی ہے۔"

امریکی عوام سے خطاب (ریڈیو)

خارجہ پالیسی "پاکستان کی خارجہ پالیسی کا مقصد یہ ہوگا کہ دنیا کی تمام اقوام سے انتہائی دوستانہ تعلقات۔ ہم پوری دنیا میں امن کے حامی ہیں۔ عالمی امن قائم کرنے کے لئے اپنی استطاعت اور ذرائع کے مطابق اپنے حصے کا کردار خوش اسلوبی سے انجام دیں گے۔" ۱۴ جولائی ۱۹۴۷ء

پریس کانفرنس

خانگی اختلافات "اس وقت خانگی اختلافات کو فوراً ختم ہو جانا چاہئے۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنی صفوں کو درست کر کے ایک جسد واحد کی طرح کھڑے رہیں۔ جس کے بعد صرف ہمارا قومی کردار نمایاں اور وسیع ہوگا بلکہ ہماری موجودہ جنگ میں فتح حاصل کرے گا۔ اسے یاد رکھیے کہ کوئی قوم مکمل اتحاد کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کیا انگلستان کو اس جنگ میں فتح حاصل ہوتی اگر انگریز آپس کے اختلافات میں الجھے رہتے!

ان اختلافات کو آئندہ کے لئے اٹھا رکھئے۔ ان سے نمٹنے اور ان کی تصفیہ پر پہنچنے کے لئے کافی وقت ملے گا۔ لیکن اس وقت سب سے اہم اور اوّلین ضرورت اس امر کی ہے کہ اتحاد حاصل کیا جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس ہمارے لئے سخت ترین مشکلات پیدا کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے گی۔ مسٹر گاندھی نے پھر اپنے لائحہ عمل کی تبلیغ شروع کر دی ہے جو دراصل مسلمانوں کے لئے تخریبی لائحہ عمل ہے۔ میں مسلمانوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ کانگرس ان میں انتشار و افتراق پیدا کرنے اور انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرے گی۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو کانگرس کی یہ ساری کوشش ناکام ہو جائے گی۔

یہ کانگرس ہی ہے جو تمام باشندگان ہند کی آزادی میں حائل ہو رہی ہے اور اس سلسلے خلفشار کی ذمہ دار ہے کیونکہ اس کی خواہش ہے کہ اقتدار سب کا سب اسی کو مل جائے یا پھر کسی کو بھی نہ ملے۔ ... اور یہ ایک ایسا خواب ہے جو کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔"

عید الفطر کے موقع پر انتخابی مہم کے افتتاح سے خطاب کرتے ہوئے۔

۱۲ اگست ۱۹۴۵ء

خدا ہمارے ساتھ ہے

"ہمارے راستے میں کوئی چیز مزاحم نہیں ہو سکتی اور کوئی چیز ہمیں اپنے نصب العین سے منحرف کر سکتی ہے۔ ہم تمام رکاوٹوں کا مقابلہ کریں گے۔ مصائب جھیلیں گے۔ جہاں تک کہ آگ کے شعلوں کو بھی پار کر کے آگے نکل جائیں گے۔ راستے میں ہمیں ناکامیوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ہمیں نقصان بھی برداشت کرنا پڑے گا، لیکن کوئی چیز ہمارے راستے میں حائل نہ ہوگی۔ کوئی چیز ہمیں مغلوب نہ کر سکے گی۔ ہمارے مطالبات حق و انصاف پر مبنی ہیں۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ دس کروڑ مسلمانوں کی زندہ جاوید قوم مٹائی نہیں جا سکتی خواہ ہمیں کتنی ہی مصیبتوں اور آزمائشوں سے گزرنا پڑے ہم پاکستان لے کر رہیں گے۔ پاکستان کے بغیر مسلمانانِ ہند تباہ و برباد ہو جائیں گے۔"

۳۰ اگست ۱۹۴۷ء

جشن عید، قیصر باغ بمبئی

ذات پات

"پاکستان ایک ایسی مملکت ہے جہاں ذات پات یا عقیدے کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ ہمیں کسی بھی فرقے کو معاشرتی، تعلیمی اور معاشی ترقی کے کام سے نہیں روکنا چاہئے۔"

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء

ذریعہ نجات

"اس وقت میں آپ سے صرف اس بات کا طلبگار ہوں کہ میرا یہ پیغام جس جس شخص کے پاس پہنچے، وہ اپنے دل میں اس بات کا عہد کرے کہ ضرورت پڑنے پر وہ پاکستان کو اسلام کی پشت پناہ اور دنیا کی عظیم ترین قوم بنانے کے لئے اپنا سب کچھ ایک ایسی قوم بنانے کے لئے جس کا نصب العین امن و آشتی ہو، اندرون ملک بھی اور بیرون ملک بھی، مسلمانوں کے لئے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نجات نہیں ہو سکتا کہ وہ حق کی خاطر شہید ہو جائے۔"

۳۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء

جلسۂ عام لاہور

رشوت ستانی لعنت ہے

"ہندوستان اس وقت جن مذموم لعنتوں میں گرفتار ہے ان میں رشوت ستانی اور بددیانتی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ دنیا کے دوسرے ممالک ان کا شکار نہیں، مگر میرا خیال ہے کہ ہماری حالت اس معاملے میں بدتر ہے۔ فی الحقیقت یہ ہمارے لئے زہر ہیں۔ ہمیں ان برائیوں کو نہایت سختی کے ساتھ کچلنے کی ضرورت ہے مجھے امید ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہوگا آپ ان لعنتوں کا خاتمہ کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کریں گے اور مناسب قوانین بنائیں گے۔"

۱۱ اگست ۱۹۴۷ء

دستور ساز اسمبلی سے خطاب

ریاستیں اور مسلم ہندوستان

"بعض اہم اور بڑی ریاستیں مشرق میں نہیں، بلکہ وہ شمال مغربی خطے میں ہیں اور یہ کشمیر، بہاولپور، پٹیالہ وغیرہ ہیں۔ اگر یہ ریاستیں خوشی سے مسلم ہندوستان کے وفاق میں شریک ہونا چاہتی ہیں تو ہم ان سے عزت و مفاہمت اور باعزت برتاؤ کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں ہم کسی طرح بھی انہیں مجبور کرنا نہیں چاہتے اور نہ ہی ان پر دباؤ ڈالنا پسند کرتے ہیں۔"

اخباری بیان برائے ڈان

زندگی اور موت کا معرکہ

"ہماری جدوجہد کا ایک مسلمان مفید مزاج کا حصول ہے جو ان امور کے لئے ضروری ہیں اور دوسرا یہ کہ مسلمان اپنے ترقی کے اداروں کو جامہ عمل پہنا سکیں۔ یہ زندگی اور موت کا معرکہ ہے اور ہماری کوشش صرف اس لئے نہیں کہ مادی فوائد حاصل ہوں بلکہ ہم تو مسلمانوں کی بقائے روح کے لئے حیات و ممات کا مسئلہ ہے اور اسے سودا بازی سے کوئی واسطہ نہیں۔ مسلمانوں کو اس حقیقت کا پورا پورا احساس ہو چکا ہے، اگر ہم شکست کھائیں گے تو سب کچھ کھو بیٹھیں گے۔"

آیئے اہل انگلستان کی اس ضرب المثل کو اپنا مقولہ ٹھہرایئے:

"جب آدمی روپیہ کھو دے تو کچھ نہیں کھوتا،
اگر حوصلہ کھو جائے تو بہت کچھ کھو جاتا ہے،
اگر عزت کھو جائے تو تقریباً سب کچھ کھو جاتا ہے،
لیکن روح کھو گئی تو سب کچھ ہی کھو گیا۔"

بجواب اسٹوڈنٹس فیڈریشن سے خطاب

۲۰ مارچ ۱۹۴۱ء

سرکاری زبان اردو ہے

"اگر پاکستان کے مختلف حصوں کو باہم متحد ہو کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونا ہے تو اس کی سرکاری زبان ایک ہی ہو سکتی ہے اور وہ میری ذاتی رائے میں اردو ہے اور صرف اردو۔"

۲۴ مارچ ۱۹۴۸ء

جلسہ تقسیم اسناد ڈھاکہ یونیورسٹی

سکاؤٹنگ

"سکاؤٹنگ ہمارے جوانوں کے کردار کی تعمیر میں بہت اہم حصہ لے سکتی ہے۔ انہیں منظم، مفید اور اچھا شہری بنا سکتی ہے۔"

۲۲ دسمبر ۱۹۴۷ء

پاکستانی سکاؤٹوں سے خطاب

سیاست

"سیاست کا مطلب انصاف کے نعروں، رواداری یا خیرسگالی کی چیخ و پکار پر بھروسہ کرنا نہیں ہے۔ سیاست کا مطلب ہے طاقت اور صرف طاقت۔"

۱۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء

اجلاس مسلم لیگ لکھنؤ

سیاسی دباؤ

"آپ کو کسی قسم کے سیاسی دباؤ میں نہیں آنا چاہئے۔ آپ کو کسی سیاسی جماعت یا کسی سیاست دان کا اثر نہیں لینا چاہئے اگر آپ واقعی پاکستان کا وقار بلند کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو کسی طرح کے دباؤ کا شکار نہیں ہونا چاہئے بلکہ عوام اور مملکت کے سچے خادم کی حیثیت میں اپنا فرض بے خوفی اور بے غرضی سے بجا لاتے رہیئے۔ سروس مملکت کے لئے وہی حیثیت رکھتی ہے جو ریڑھ کی ہڈی جسم کے لئے" ۱۴ اپریل ۱۹۴۸ء

افسران حکومت سے خطاب۔ پشاور

شہدا کو خراج تحسین

"آج میرے تمام جذبات اُن بہادر مجاہدین کی طرف لگے ہوئے ہیں جنہوں نے خندہ پیشانی اور استقامت سے اپنا سب کچھ اور اپنی پیاری زندگی تک کو قربان کر دیا۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان ان کا ممنون رہے گا اور ان کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہے گی، جنہوں نے اس مقصد کے لئے اپنی جانیں دے دیں، اور وہ اب ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں۔" ۱۸ اگست ۱۹۴۷ء

جمعۃ الوداع

صحیح انتخاب

"میرا مشورہ ہے کہ لیڈروں کے انتخاب میں بے حد احتیاط کریں۔ آدھی جنگ تو لیڈروں کے صحیح انتخاب ہی سے فتح ہو جاتی ہے۔"

۱۱ جولائی ۱۹۴۶ء
جلسہ عام حیدرآباد دکن

ضمیر سے بڑھ کر کوئی شئے نہیں

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا میں آپ کے ضمیر سے بڑھ کر کوئی شے نہیں ہے۔ جب آپ اپنے خدا کے حضور میں پیش ہوں تو آپ خود اعتمادی سے کہہ سکیں کہ جو فرائض عائد تھے، وہ میں نے کامل دیانت، خلوص اور وفاداری کے ساتھ ادا کر دئیے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہ جذبہ اپنے میں پیدا کر لیں گے اور اسی کے مطابق زندگی کا ہر کام انجام دیں گے۔"

۱۲ فروری ۱۹۴۸ء
سرکاری ملازمین سے خطاب سبی

طلباء اور خواندہ طبقے سے خطاب

"میں طلباء اور خواندہ طبقے سے اپیل کرتا ہوں کہ کسی پر انحصار نہ کیجئے۔ آپ کو اپنے بازوؤں اور اپنی قوتوں پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ یاد رکھیے کہ آئندہ مملکت کی باگ ڈور آپ ہی نے سنبھالنی ہے۔ لہٰذا آپ کو چاہیئے کہ ضبط و نظم کی تربیت حاصل کریں اور ان ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے لیس ہو جائیں جو کل آپ کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں۔"

طلباء سے خطاب۔ لاہور
۸ مارچ ۱۹۴۴ء

طالب علم پاکستان کے حقیقی معمار ہیں

"نوجوان دوستو! اب میں آپ ہی کو پاکستان کا حقیقی معمار سمجھتا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی باری پر کیا کچھ کر کے دکھاتے ہیں۔ اس طرح رہیئے کہ کوئی آپ کو گمراہ نہ کر سکے۔ کوئی آپ کو غلط طور پر استعمال نہ کر سکے۔ اپنی صفوں میں مکمل اتحاد اور استحکام پیدا کیجئے۔ ایک مثال قائم کر دیجئے کہ نوجوان کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ آپ کا اصل کام کیا ہونا چاہیئے۔ اپنی ذات سے وفا، اپنے والدین سے وفا، اپنی مملکت سے وفا، اپنے مطالعے پر کامل توجہ۔"

۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء
جلسہ عام۔ ڈھاکہ

عزم راسخ

"میں جانتا ہوں کہ ہمارے پاس فضائی طاقت نہیں، ٹینک نہیں، بحری اور بری فوج بھی نہیں، لیکن یہ سب کچھ مل جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو ان طاقتوں کی اساس چیزوں کی ضرورت ہی پیش نہ ہو۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کا عزم راسخ ہو، یقین پختہ ہو۔ اور آپس میں اتحاد کامل ہو۔ تب آپ اپنے مقصد حصول پاکستان کو مکمل تنظیم کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں۔"

۲۱ فروری ۱۹۴۸ء
بری فوج کے افسروں سے خطاب

عظمتِ اسلام

"تمام کمزوریوں کے باوجود مجھے یقین ہے کہ مسلمان کسی دوسرے فرقے کی نسبت بہتر سیاسی دماغ رکھتے ہیں۔ سیاسی شعور مسلمانوں کے خون میں ملا ہوا ہے۔ ان کی رگوں اور شریانوں میں دوڑ رہا ہے اور اسلام کی باقی ماندہ عظمت ان کے دلوں میں دھڑک رہی ہے۔"

۱۹۳۹ء
عربک کالج دہلی

علم تلوار سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے

"یہ تلوار جو آپ نے مجھے عنایت کی ہے، صرف حفاظت کے لئے اٹھے گی۔ لیکن فی الحال جو سب سے ضروری امر ہے، وہ تعلیم ہے۔ علم تلوار سے بھی زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ جائیے اور علم حاصل کیجئے۔"

۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء
اجلاس طالبعلمان مسلم لیگ کوئٹہ

عوامی رائے

"دنیا کی کوئی طاقت منظم عوام کی رائے اور مرضی کی مزاحمت نہیں کر سکتی۔ عوامی رائے کبھی غلطی پر نہیں ہوتی۔"

۳۰ جولائی ۱۹۴۶ء
بہار کے مسلمانوں کے قتل پر اظہار افسوس

فلسطین

"اس برصغیر کے مسلمان تقسیم فلسطین کے متعلق اقوام متحدہ کے ظالمانہ، ناجائز اور غیر منصفانہ فیصلے کے خلاف شدید ترین لب و لہجہ میں شدید ترین احتجاج کرتے رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ برصغیر کے مسلمان امریکہ یا کسی اور ملک کی مخالفت مول نہیں لینا چاہتے لیکن ہماری حس انصاف ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم فلسطین میں اپنے عرب بھائیوں کی ہر ممکن طریقے سے مدد کریں۔"

۱۹ دسمبر ۱۹۴۷ء
بی بی سی کے نمائندے سے انٹرویو

قائداعظم کا ہمعصر ساتھیوں کو خراج عقیدت

"علامہ اقبال: علامہ ایک عظیم فلسفی تھے۔ ان کا پیغام ہمیں خدا پر بھروسہ کرنا سکھاتا ہے۔ وہ نوع انسانی کو عمل و حرکت کی تعلیم دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ ایک عظیم شاعر اور فلسفی تھے تاہم وہ ایک سیاست دان بھی تھے۔ وہ ان چند ہستیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے بنیادی طور پر یہ سوچا کہ مسلمانوں کو ایک آزاد مملکت ملنی چاہیئے، جہاں وہ آزادی سے اپنے مذہبی رسم و رواج کو اپنا سکیں۔"

۹ دسمبر ۱۹۴۴ء
یوم اقبال پر جلسہ عام سے خطاب۔ لاہور

نوابزادہ لیاقت علی خان

"نوابزادہ لیاقت علی خان میرے دائیں ہاتھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے آزاد پاکستان کی خاطر دن رات محنت سے کام کیا۔ ایک نوابزادہ ہوتے ہوئے بھی وہ ایک عظیم محب وطن ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ ملک کے دوسرے نواب بھی ان کی تقلید کریں گے۔"

۲۶ دسمبر ۱۹۴۳ء
خطاب آل انڈیا مسلم لیگ کراچی

مولانا شوکت علی

"وہ جس بات کو اپنے خیال میں صحیح سمجھتے اس پر کاربند ہو جاتے اور ان کے پائے ثبات میں یکسر تزلزل نہ ہوتا تھا۔ وہ سچے اور باایمان تھے۔ انہوں نے آخر وقت تک بشرط استقامت اسلام سے وفا کی۔ کوئی لالچ ان کو اپنے رستے سے ایک انچ بھی نہیں ہٹا سکتی تھی۔ ان کا طریق عمل صحیح ہو یا غلط لیکن جب انہیں ایک دفعہ یقین ہو جاتا تھا کہ یہ راستہ اسلام کی بہتری کا ہے تو پھر وہ اس طرف رواں ہو جاتے تھے۔ انہوں نے آخر وقت تک مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔"

۲۶ دسمبر ۱۹۳۸ء
خطاب آل انڈیا مسلم لیگ۔ پٹنہ

خواجہ ناظم الدین

"سر ناظم الدین ایک ذمہ دار لیڈر تھے۔ ان کا کردار بے داغ تھا۔"

صدارتی خطاب۔ صوبائی مسلم لیگ کانفرنس بنگال
سراج گنج۔
۱۵ فروری ۱۹۴۲ء

مس فاطمہ جناح

"مس فاطمہ جناح میرے لئے جرأت و روشنی کا ایک منبع تھیں۔ جن دنوں مجھے برطانوی حکومت کا ایک قیدی سمجھا جا رہا تھا اور دوسرے بھی جاتی تھی، انہی نے مجھے بہت دریادلی سے کام لینا سکھایا۔ وہ میری صحت کے متعلق بڑی فکر مند رہتی تھیں۔ وہ میرا بڑا خیال رکھتی تھیں۔"

۹ اگست ۱۹۴۷ء

کراچی کلب میں مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ کی طرف سے دی گئی کھانے کی ایک تقریب پر خطاب

قرآن کریم

"وہ کونسا رشتہ ہے، جس میں منسلک ہونے والے تمام مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں۔ وہ کونسی چٹان ہے جس پر ان کی ملت کی عمارت استوار ہے، وہ کونسا لنگر ہے جس سے اس امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر خدا کی کتاب "قرآن کریم" ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جوں جوں ہم آگے بڑھتے جائیں گے ہم میں زیادہ سے زیادہ اتحاد پیدا ہوتا جائے گا۔ ایک خدا، ایک رسول، ایک کتاب، ایک امت۔"

۱۹۴۳ء

اجلاس مسلم لیگ۔ کراچی

قربانی دینا سیکھیں

"ہم جتنی زیادہ تکلیفیں سہنا اور قربانیاں دینا سیکھیں گے، اتنا ہی زیادہ پاکیزہ، خالص اور مضبوط قوم کی حیثیت سے ہم ابھریں گے جیسے سونا آگ میں تپ کر کندن بن جاتا ہے۔" ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء

پیغام عید الضحیٰ

قربانی دینا سیکھیں

"خدا جن لوگوں سے محبت کرتا ہے، ان کو امتحان اور آزمائش میں بھی ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو حکم دیا کہ جو شے آپ کو سب سے زیادہ عزیز ہو، اس کی قربانی دیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے حکم خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے عزیز بیٹے کی قربانی پیش کی۔ آج بھی خداوند کریم پاکستان اور ہندوستان کے مسلمانوں کا امتحان لے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سے بہت ہی بڑی بڑی قربانیاں طلب کی ہیں۔ ہماری نو زائیدہ مملکت دشمنوں کے لگائے ہوئے زخموں سے چور ہے۔ ہندوستان میں ہمارے مسلمان بھائیوں پر ظلم توڑے جا رہے ہیں اور بدلے لئے جا رہے ہیں محض اس وجہ سے کہ وہ مسلمان ہیں اور انہوں نے پاکستان کے قیام میں مدد دی تھی اور اس سے ہمدردی ظاہر کی تھی۔ چاروں طرف سے تاریک بادلوں نے ہمیں گھیر رکھا ہے مگر ہم ان کے خوف سے رک نہیں سکتے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم نے قربانی کا وہی جذبہ پیش کیا جیسا حضرت ابراہیمؑ نے کیا تھا تو مصیبتوں کے بادل پھٹ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کی طرح ہم پر بھی اپنی رحمتوں کی بارش کرے گا۔

آئیے آج عید الاضحیٰ کے دن جو اسلام کے اس جذبۂ ایثار اور قربانی کا مظہر ہے جس کی اسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے، یہ عہد کریں کہ ہم اپنے تصورات کے مطابق اس نئی مملکت کی تشکیل میں بڑی سے بڑی قربانی دینے اور آزمائشوں اور مشکلات کا مقابلہ کرنے میں پیچھے نہ رہیں گے اور ہم اپنی ساری قوتیں اور سارے وسائل اس مقصد کے حصول پر صرف کر دیں گے۔ یہ وقت ہر چند کہ بہت نازک ہے مگر مجھے پکا یقین ہے کہ ہم اس پر غالب آئیں گے کیونکہ ہم اپنی طویل تاریخ کے دوران میں ایسے بہت سے طوفانوں کے منہ پھیر چکے ہیں گو دشمن اپنی کوششوں میں مصروف ہے مگر اس کے باوجود ہم آلام و مصائب کی اس دلدل سے کامیاب ہو کر نکلیں گے اور دنیا کو دکھا دیں گے کہ یہ مملکت محض زندگی کے لئے نہیں، بلکہ اچھی زندگی گذارنے کے لئے بنی ہے۔" ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء

پیغام عید

قیام پاکستان

"یاد رکھئے پاکستان کا قیام ایک ایسا واقعہ ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے، اور اگر ہم نے دیانتداری، تندہی اور بے غرضی کے ساتھ کام کیا، تو یہ ہر سال بے مثل شاندار ترقی کرتی رہے گی۔ مجھے اپنے عوام پر کامل بھروسہ ہے اور یقین ہے کہ ہر موقع پر وہ اسلام کی تاریخ، شان و شوکت اور روایات کے مطابق عمل پیرا ہوں گے۔

قدرت نے آپ کو ہر چیز سے سرفراز کیا ہے۔ آپ کے پاس لامحدود وسائل موجود ہیں۔ آپ کی ریاست کی بنیادیں مضبوطی سے رکھ دی گئی ہیں، اب یہ آپ کا کام ہے کہ اس کی تعمیر کریں، اور جلد از جلد اور عمدہ سے عمدہ تعمیر سے آگے بڑھئے اور بڑھتے ہی جایئے۔"

۱۴ اگست ۱۹۴۸ء

پاکستان کی پہلی سالگرہ

کام، کام اور کام

"آیئے ہم اپنی عظیم قوم اور اپنی خود مختار مملکت پاکستان کی تشکیل و تعمیر کے لئے کچھ تدبیر کریں جو آپ کو معلوم ہی ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت بھی ہے اور دنیا بھر میں پانچویں عظیم آزاد مملکت بھی۔ اب یہ ہر مسلمان کے لئے سنہری موقع ہے اور اس کی خوش قسمتی بھی کہ وہ اپنے حصے کا بھرپور اور مکمل کردار ادا کرے اور بڑی سے بڑی ذاتی قربانیاں دے۔ اور پاکستانی قوم اور ملک کو دنیا کی عظیم ترین قوم اور ملک بنانے کے لئے مسلسل، ان تھک اور شبانہ روز محنت کرے اور اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ کام کریں، کام اور کام، اور کامیابی ہمارے لئے یقینی ہے۔" ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء

ریڈیو پاکستان سے ایک نشری بیان سے۔

کامیابی کا راز

"اس وقت میدان سیاست میں ہندو مسلمانوں کی جنگ ہو رہی ہے لوگ پوچھتے ہیں کون فتح یاب ہوگا۔ علم غیب خدا کو ہے۔ لیکن میں ایک مسلمان کی حیثیت سے علی الاعلان کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم قرآن مجید کو اپنا آخری اور قطعی رہبر بنا کر شیوۂ صبر و رضا پر کاربند ہوں اور اس ارشاد خداوندی کو کبھی فراموش نہ کریں کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، تو ہمیں دنیا کی کوئی طاقت یا کئی طاقتیں مل کر بھی مغلوب نہیں کر سکتیں۔ ہم تعداد میں کم ہونے کے باوجود فتح یاب ہوں گے، اور اسی طرح فتح یاب ہوں گے، جس طرح مٹھی بھر مسلمانوں نے ایران و روم کی سلطنتوں کے تختے الٹ دیئے تھے۔"

جلسۂ عام حیدرآباد (دکن)

۱۱ جولائی ۱۹۴۶ء

کشمیر

"میں کشمیر کے مسئلے کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا، کیونکہ اقوام متحدہ اس پر غور کر رہی ہیں اور ان حالات میں میری رائے کا اظہار صورت حال کو مزید بگاڑ سکتا ہے۔"

بیان کراچی ۱۹۴۸ء

"کشمیر سیاسی اور فوجی اعتبار سے پاکستان کی شہ رگ ہے۔ کوئی خود دار ملک اور قوم یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ اپنی شہ رگ کو دشمن کی تلوار کے حوالے کر دے۔"

وفات سے چند روز قبل ستمبر ۱۹۴۸ء

میں کانگرس سے پوچھتا ہوں کہ وہ کشمیر میں کیا کر رہی ہے؟ آدھ سالہ ہندو مہاسبھائی کانگرسی

"قوم پرست اور کانگرسی اخبار یہ سب کشمیر کے معاملے میں کیوں چپ سادھے ہوئے ہیں کیا اس وجہ سے کہ کشمیر ہندو ریاست ہے؟ یا اس وجہ سے کہ کشمیر کی آبادی میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔"

۲۶ دسمبر ۱۹۳۸ء

اجلاس مسلم لیگ پٹنہ

کفایت شعاری

"کفایت شعاری ایک قومی دولت ہے اس سے ہمارے ملک کی تعمیر و ترقی میں بہت مدد ملے گی۔ اس لئے براہ کرم روپیہ بچایئے اور سیونگ سرٹیفکیٹ خریدیئے:" ۵ مارچ ۱۹۴۸ء

قوم کے نام پیغام

کلنک کا ٹیکہ

"جو لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھے ہیں کہ وہ پاکستان کو ختم کر دیں گے بڑی سخت بھول میں مبتلا ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کا شیرازہ بکھیرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس پاکستان کا جس کی جڑیں بڑی مضبوطی اور گہرائی کے ساتھ قائم کر دی گئی ہیں۔ ہمارے دشمنوں کے اُن خوابوں یا ارادوں کا نتیجہ، جس کی وجہ سے وہ قتل اور خون ریزی پر اتر آئے ہیں، سوائے اس کے کچھ نہ نکلے گا کہ کچھ اور معصوم اور بے گناہ انسانوں کا خون ہو۔ یہ لوگ اپنی حرکتوں سے اپنے فرقہ کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ لگا رہے ہیں۔ بہت جلد مہذب دنیا ان کے وحشیانہ طرز عمل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گی۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ جس نے یہ آزاد و خود مختار سلطنت ہمیں عطا کی ہے، نئی ریاست کے باشندوں کو مصائب و آلام برداشت کرنے کی ہمت دے اور صبر و استقلال عطا فرمائے اور انہیں یہ صلاحیت بھی دے کہ ہر قسم کے اشتعال کے باوجود وہ پاکستان کی خاطر اس کے امن و امان کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہوں۔"

۳۰ اگست ۱۹۴۷ء

ایک بیان

گاندھی کی موت پر اظہار تعزیت

"مجھے یہ معلوم کر کے از حد صدمہ ہوا کہ گاندھی جی پر بزدلانہ حملہ کیا گیا، جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ موت کے بعد مرنے والوں سے کوئی جھگڑا نہیں رہتا۔ ہمارے اور ان کے درمیان خواہ کیسے ہی سیاسی اختلافات کیوں نہ رہے ہوں، لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ اپنے ملک کے سب سے بڑے آدمی تھے اور ہندوؤں کے بزرگ ترین رہنما تھے اور دنیا کے سب ہی بسنے والے ان کی عزت و تکریم کرتے تھے۔ ان کی موت ایسے وقت واقع ہوئی جب کہ ہندوستان اور پاکستان کو آزادی ملی ہی ہے اور ان کے لئے یہ بڑی آزمائش کا وقت تھا۔ ان کی حسرتناک موت سے جو خلاء پیدا ہو گیا ہے، اسے پُر کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ میں اس حادثۂ جانکاہ میں ہندوؤں کی عظیم قوم سے گہری ہمدردی ظاہر کرتا ہوں۔" ۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء

ایک بیان

مساوات

"اسلام میں انسان انسان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ مساوات آزادی اور اخوت اسلام کے اساسی اصول ہیں۔

اسلام اور اس کی عالی نظری نے جمہوریت سکھائی ہے۔ اسلام نے مساوات سکھائی ہے۔ ہر شخص سے انصاف اور رواداری کا حکم دیا ہے کسی بھی شخص کے پاس کیا جواز ہے کہ وہ عوام الناس کے لئے انصاف اور رواداری پر اور دیانت داری کے اعلیٰ معیار پر مبنی جمہوریت، مساوات اور آزادی سے گھبرائے۔" ۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء

کراچی بار ایسوسی ایشن

مسلم لیگ

"کسی پر تکیہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ہم کو البتہ آپ پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ میں ہر شخص کا دوست بننے پر آمادہ ہوں۔ لیکن بھروسہ اپنی ہی طاقت پر کروں گا۔ مسلم لیگ نے امسال بہت معقول کام کئے ہیں۔ لیکن ابھی اس کا آغاز ہی ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہندوستان میں بھی درحقیقت جنگ ہو رہی ہے۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ سب کے سب آ کر مسلم لیگ کی صفوں میں کھڑے ہو جائیے۔"

مسلم یونیورسٹی۔ علی گڑھ

"میں ہر انصاف پسند اور سچے مسلمان سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی جماعت کی فلاح و بہبود کی غرض سے متحد و متفق ہو کر مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر آ کر اس کے پرچم کے نیچے کام شروع کر دے۔"

۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء

سندھ مسلم لیگ کانفرنس۔ کراچی

"مسلمان ایک خدا، ایک کتاب اور ایک رسول پر یقین رکھتے ہیں۔ مسلم لیگ کی کوشش یہ ہے کہ ان کو ایک پلیٹ فارم پر ایک پرچم تلے جمع کیا جائے یہ پرچم پاکستان کا پرچم ہے۔"

۲۱ نومبر ۱۹۴۵ء

مسلم لیگ کانفرنس پشاور

مجھ سے بھی غلطی ہو سکتی ہے

"مجھے معلوم ہے کہ مسلمان دلیر اور بہادر ہیں، مگر وقت ایسا ہے کہ انہیں اپنے گھر کی خبر لینی چاہئے۔ کیا انہوں نے اپنے گھر کی حالت درست کر لی ہے؟ اس پر غور کیجئے۔ اور خود اپنے دل سے پوچھئے کہ اس کا جواب کیا ہے؟ میں جہاں کہیں جاتا ہوں یہی سنتا ہوں "قائد اعظم ہم آپ کے حکم کے منتظر ہیں"۔ میں کہتا ہوں قائد اعظم ہرگز ہرگز حکم دینے کے لئے تیار نہیں، جب تک اُسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ مسلمانوں کا جو خون بہے گا وہ رائیگاں نہیں جائے گا۔ اگر میں یقین کئے بغیر مسلمانوں کو حکم دے دوں تو میں جنرل نہیں ہوں گا بلکہ مجرم ہوں گا۔ اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں پہلے اپنے گھر کی حالت درست کرو۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔ مگر ابھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا۔ ملمع ساز دعوؤں اور باتوں کی ضرورت نہیں ہے۔

مسلمانوں نے ایک ایسا آدمی ڈھونڈ لیا ہے جو ان کی کمزوریوں اور خوبیوں دونوں سے واقف ہے۔ لہٰذا اس کا ہاتھ بٹاؤ اور اس کی مدد کرو۔ میں بھی انسان ہوں مجھ سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ہر شخص کو اختیار ہے کہ میرے کام کے بارے میں مشورے دے اور اس پر تنقید کرے۔ یقین کیجئے کہ ہر خط اور تار جو مجھے بھیجا جاتا ہے، میں خود پڑھتا ہوں ایک ایک سطر پڑھتا ہوں اور میرا زیادہ تر وقت اسی میں گزرتا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان زبانی باتوں کی بجائے جو کچھ سوچے، محسوس کرے مجھے لکھے۔

میں غور کروں گا اور مناسب ہوا تو اس کا مشورہ قبول کر لوں گا۔ میں مسلمانوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر خدا نے میری مدد کی تو انشاء اللہ میں ان کو ان کی منزل سے قریب لے جاؤں گا۔"

۷ نومبر ۱۹۴۶ء

جلسۂ عام دہلی

مطالعہ، مطالعہ اور مطالعہ

"جب تک آپ طالب علم ہیں، عملی سیاست میں حصہ نہ لیں۔ آپ کا فرض ہے کہ اسلامی تہذیب کو ہر دلعزیز بنائیے۔ میں کہتا ہوں اور اس امر کی خوب حوصلہ افزائی کرتا ہوں کہ ہندوستان کے مختلف فرقوں میں باہمی خیر سگالی پیدا ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے اندر وہ اوصاف پیدا کریں جن کے مقابلے

معاشی نظام "میں اشتیاق اور دلچسپی سے معلوم کرتا رہوں گا کہ آپ کی "مجلس تحقیق" بنک کاری کے لئے طریقے کیونکر وضع و اختیار کرتی ہے جو معاشی اور اقتصادی زندگی کے اسلامی تصورات کے مطابق ہوں۔ مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لئے لاینحل مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ اور اکثر لوگوں کی یہ رائے ہے کہ مغرب کو اس تباہی سے کوئی معجزہ ہی بچا سکتا ہے جو مغرب کی وجہ سے دنیا کے سر پر منڈلا رہی ہے۔ مغربی نظام افراد انسانی کے مابین انصاف کرنے اور بین الاقوامی میدان میں آویزش اور چپقلش دور کرنے میں ناکام رہا ہے بلکہ گزشتہ نصف صدی میں ہونے والی دو عظیم جنگوں کی ذمہ داری سراسر مغرب پر عائد ہوتی ہے۔ مغربی دنیا صنعتی قابلیت اور مشینوں کی دولت کے زبردست فوائد رکھنے کے باوجود انسانی تاریخ کے بدترین باطنی بحران میں مبتلا ہے۔ اگر ہم نے مغرب کا معاشی نظریہ اور نظام اختیار کیا تو عوام کی پرسکون خوشحالی حاصل کرنے کیلئے اپنے نصب العین میں ہمیں کوئی مدد نہ ملے گی۔

اپنی تقدیر ہمیں منفرد انداز میں بنانی پڑے گی۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک مثالی معاشی نظام پیش کرنا ہے جو انسانی مساوات اور معاشرتی انصاف کے سچے اسلامی تصورات پر قائم ہو۔ ایسا نظام پیش کر کے گویا ہم مسلمانوں کی حیثیت میں اپنا فرض انجام دیں گے۔ انسانیت کو سچے اور صحیح امن کا پیغام دیں گے کہ صرف ایسا امن ہی انسانیت کو جنگ کی ہولناکی سے بچا سکتا ہے۔ صرف ایسا امن ہی بنی نوع انسان کی خوشی اور خوشحالی کا امین و محافظ ہو سکتا ہے۔

۱۵ر جولائی ۱۹۴۸ء

سٹیٹ بنک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر خطاب۔

ملکی ضروریات کو مدنظر رکھیں "پرانے طرز تعلیم اور طرز حکومت کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ پڑھے لکھے اور تربیت یافتہ کلرک پیدا کئے جائیں، اس میں شک نہیں کہ بعض کلرک خدا اچھے اُٹھ گئے اور ایک بلند مقام پر فائز ہو گئے لیکن یہ حقیقت ہے کہ مقصد اچھے کلرک حاصل کرنا ہی تھا۔ سول سروس میں زیادہ تر خود انگریز ہی ہوتے تھے، ہندوستانیوں کو سول سروس میں داخل کرنے پر بہت بعد میں عمل کیا گیا۔ بہرحال پورا اصول اور خیال یہ تھا کہ ایک خاص قسم کی ذہنیت، ایک نفسیات، ایک مخصوص ذہنی کیفیت پیدا کی جائے۔ یہ کہ ایک عام آدمی جب بی اے یا ایم اے پاس کرلے تو بس سرکاری ملازمت ڈھونڈتا پھرے اگر ملازمت مل گئی تو سمجھ لیا کہ منزل پالی، اس سے زیادہ بلندیوں کا تصور بھی نہیں کیا گیا۔ میں جانتا ہوں اور آپ سب جانتے ہیں کہ اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ عام مشاہدہ ہے کہ ایم اے پاس کی آمدنی ٹیکسی ڈرائیور سے بھی کم ہوتی ہے، اور سرکاری ملازمین میں سے بیشتر ایسی پست زندگی بسر کر رہے ہیں کہ ان سے کہیں اچھی ایسے لوگ بسر کر رہے ہیں جو پرائیویٹ اداروں میں ادنیٰ ملازمتوں پر کام کرتے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ اب آپ اس پرانے ڈھرے سے نکلیں، اس ذہنیت کو دور کریں۔ اب آپ آزاد پاکستان میں ہیں، حکومت ہزاروں لوگوں کو ملازمت نہیں دے سکتی، یہ ناممکن ہے۔ سرکاری ملازمت حاصل کرنے کی تگ و دو میں ایک طرح کی مقابلہ بازی شروع ہو جاتی ہے جس سے احساس کمتری میں مبتلا ہونا ناگزیر ہے۔ حکومت میں صرف چند لوگوں کی کھپت ہو سکتی ہے۔ اور جن باقی لوگوں کو کوئی سرکاری ملازمت نہیں مل سکتی وہ ہمیشہ اپنی مایوسی اور ناکامی کی وجہ سے ایسے لوگوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں جو حکومت کے خلاف ۔ رو باری کر کے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ اب آپ کی توجہ، آپ کا ذہن، آپ کے مقاصد، آپ کی مساعی کاشتکاری، دستکاری اور دوسرے میدانوں، دوسری منزلوں کی طرف ہو جانا چاہئے جن کے لئے مکمل ٹریننگ ہیں اور رفتہ رفتہ کھلتی جائیں گی۔ ایسے کام کرنے میں کوئی عار نہیں ہونی چاہئے ہمارے ہاں ٹیکنیکل تعلیم کی زبردست گنجائش ہے۔ کیونکہ ہمیں کاریگروں اور ہنرمندوں کی اشد ضرورت ہے۔ آپ معاشیات، بنک کاری، تجارت، کاروبار، قانون وغیرہ کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں جن سے کئی امکانات ترقی پیدا ہو گئے ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ نئی صنعتیں قائم ہو رہی ہیں، کارخانے لگ رہے ہیں، نئے بنک، نئی بیمہ کمپنیاں اور نئے تجارتی ادارے کھل رہے ہیں۔ یہ آپ کے سامنے کھلے ہوئے نئے میدان ہیں اور نئے راستے نئی منزلوں کی طرف لے جانے والے۔ ان کے متعلق غور کیجئے، توجہ دیجئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ سرکاری ملازمت کی نسبت کہیں زیادہ فائدے میں رہیں گے۔ سرکاری ملازمت میں کیا رکھا ہے صبح سے شام تک کلرکانہ ذہنیت میں گھرے رہنا اور انتہائی تکلیف دہ اور سوہان روح حالات میں زندگی بسر کرنا، اگر آپ صنعت و حرفت کی راہ پر چلیں گے تو آپ بہت زیادہ خوش رہیں گے۔ نہ صرف خوش بلکہ خوشحال بھی۔ اور ترقی اور خوشحالی کے مزید مواقع ہر وقت آپ کے منتظر رہیں گے۔ اس سے نہ صرف آپ ہی کو فائدہ پہنچے گا بلکہ پاکستان کو بھی فائدہ ہوگا۔"

جلسہ تقسیم اسناد۔ ڈھاکہ

۲۴ر مارچ ۱۹۴۸ء

منافع خوری "میں ان لوگوں سے مخاطب ہوں، جنہوں نے عوام کے مفاد سے لاپرواہ ہو کر ذخیرہ اندوزی اور منافع خوری سے اپنے ہاتھ رنگے ہیں۔ میں ان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اپنا یہ غیر اخلاقی پیشہ فوراً ترک کر دیں۔ پاکستان میں ذخیرہ اندوزوں اور منافع خوروں کے لئے کوئی جگہ نہیں، وہ قوم کے جسم کو مہلک مرض بن کر کھاتے جا رہے ہیں۔ ان کو نیست و نابود کر دیا جائے گا، حکومت کا مقصد یہ ہے کہ مملکت اور قوم کو فائدہ پہنچائے۔"

ولیکا ٹیکسٹائل ملز کے افتتاح کے موقع پر

۲۶ر ستمبر ۱۹۴۷ء

منزل مقصود "ہم نے قطعی طور پر اور ہمیشہ کے لئے پاکستان کو اپنی منزل مقصود بنا لیا ہے اور ہم اس کے لئے لڑنے مرنے کو تیار ہیں۔ اس کے متعلق کسی قسم کی غلط فہمی کو دل میں جگہ نہ دیجئے گا۔ وہ جمہوریت جو مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کے ذہن میں ہے، ہلاک ہو چکی ہے۔ ہم تعداد میں کم ہو سکتے ہیں، کم ہیں، مگر میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ ہم مسلمان اگر چاہیں اور ارادہ کر لیں تو آپ کو کانگریس سے کہیں زیادہ تکلیف دے سکتے ہیں۔ آپ اس حقیقت سے بے خبر ہوں تو ہوں، مگر میں بخوبی آگاہ ہوں۔ میں نے یہ بات دھمکی کے لئے نہیں، محض آپ کی آگاہی کے لئے کہی ہے۔"

۱۹ر نومبر ۱۹۴۰ء

مرکزی اسمبلی

موت سے نہ ڈرو "اپنا اخلاص ہر صورت میں بلند رکھو۔ موت سے نہ ڈرو۔ ہمارا مذہب ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں موت کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔ اسلام اور پاکستان کی عزت بچانے کے لئے ہمیں موت کا مقابلہ بہادری

سے کرنا چاہیے۔ مسلمان کے لئے اس سے بہتر اور کوئی ذریعۂ نجات نہیں ہو سکتا کہ وہ صداقت کی خاطر شہید کی موت مر جائے۔"

طلباء سے خطاب ۔ لاہور

میں لڑتا رہوں گا

"خدا کی قسم جب تک ہمارے دشمن ہمیں اٹھا کر بحیرۂ عرب میں نہ پھینک دیں گے، ہم ہار نہ مانیں گے۔ پاکستان کی حفاظت کے لئے میں تنہا لڑوں گا، اس وقت تک لڑوں گا جب تک میرے ہاتھوں میں سکت اور میرے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود ہے۔ مجھے آپ سے یہ کہنا ہے کہ اگر کبھی کوئی ایسا وقت آ جائے کہ پاکستان کی حفاظت کے لئے جنگ لڑنی پڑے تو کسی صورت میں ہتھیار نہ ڈالیں۔ اور پہاڑوں میں، جنگلوں میں، میدانوں میں اور دریاؤں میں جنگ جاری رکھیں۔"

میں مولانا نہیں ہوں

"میں کوئی مولوی ہوں نہ مولانا۔ اور نہ مجھے یہ دعویٰ ہے کہ میں اخلاقیات کا فاضل اجل ہوں۔ لیکن مجھے اپنے عقائد کا تھوڑا بہت علم ضرور ہے۔ اور میں اپنے عقیدے میں راسخ الاعتقاد ضرور ہوں۔ خدا کے لئے یہ بتاؤ کہ قرارداد لاہور کو اسلام دشمنی سے کیا تعلق ہے؟ یہ کیوں کر یہ اسلام کے منافی ہے؟"

۳۰ مارچ ۱۹۴۱ء

وفاق مسلم طلباء پنجاب

نبی کریمؐ کے حضور نذرانۂ عقیدت

"آج ہم یہاں دنیا کی عظیم ترین ہستی کو نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ آپؐ کی عزت و تکریم کروڑوں عام انسان ہی نہیں کرتے، بلکہ دنیا کی تمام عظیم شخصیتیں آپؐ کے سامنے سر جھکاتی ہیں۔ میں ایک عاجز ترین، انتہائی خاکسار، بندۂ ناچیز اتنی عظیم، عظیموں کی بھی عظیم ہستی کو بھلا کیا اور کیسے نذرانۂ عقیدت پیش کر سکتا ہوں۔ رسول اکرمؐ عظیم مصلح تھے، عظیم رہنما، عظیم واضع قانون تھے، عظیم سیاست دان تھے، عظیم حکمران تھے۔"

۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء

کراچی بار ایسوسی ایشن

نجات کا صحیح راستہ

"میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوۂ حسنہ پر چلنے میں ہے، جو قانون عطا کرنے والے پیغمبر اسلامؐ نے ہمارے لئے بنایا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں استوار کرنے کے لئے صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر عمل کریں۔"

شاہی دربار ۔ سبی ۔ بلوچستان

ووٹ قومی امانت ہے

"اپنے ووٹ کو ذاتی مفاد کے حصول کی خاطر نہ ڈالئے بلکہ اسے قوم کی امانت سمجھئے۔"

۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء

ڈیرہ اسماعیل خان

ہم آہنگی

"مغربی پاکستان مشرقی پاکستان سے تقریباً ایک ہزار میل کے فاصلے پر ہے اور درمیان میں ہندوستان کا علاقہ ہے۔ ایک بیرونی ملک کے طالب علم کے ذہن میں سب سے پہلے یہ سوال پیدا ہوگا کہ ایسا کیونکر ممکن ہے! اتنے دور دراز فاصلوں پر واقع دو صوبوں کی حکومتوں میں وحدت اور ہم آہنگی کیونکر پیدا ہو سکتی ہے! میں اس سوال کا جواب صرف ایک لفظ میں دے سکتا ہوں۔ وہ چیز ہے "ایمان"۔ اللہ پر ہمارا ایمان، اپنی ذات پر ہمارا ایمان، اپنی تقدیر پر ہمارا ایمان۔"

آسٹریلیا کے لوگوں کے نام نشریاتی پیغام ۱۹ فروری ۱۹۴۸ء

ہم ایک قوم ہیں

"میں آپ لوگوں کی طرح جوان سال تو نہیں ہوں لیکن آپ کے جوش و جذبات نے مجھے جوان بنا دیا ہے۔ یہ گذشتہ سات سال کے عرصے میں آپ کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج میں پنجاب میں عظیم الشان قوت کا احساس پاتا ہوں۔ اب ہم بجا طور پر یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم ایک فرقہ نہیں بلکہ ایک قوم ہیں۔"

مئی ۱۹۴۴ء

ہم سب ایک ہیں

"میں چاہتا ہوں کہ آپ بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان وغیرہ کی اصطلاحوں میں بات نہ کریں۔ میں مانتا ہوں کہ یہ اپنی جگہ وحدتیں ہیں لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا آپ وہ سبق بھول گئے ہیں جو تیرہ سو سال پہلے آپ کو سکھایا گیا تھا؟ اگر مجھے اجازت دی جائے تو کہوں گا کہ یہاں آپ سب باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں، بنگال کے اصلی باشندے کون تھے؟ وہ ہرگز نہیں جو آج کل بنگال میں رہتے ہیں۔ یہ کہنے کا آخر کیا فائدہ ہے کہ ہم پنجابی ہیں، ہم سندھی ہیں! نہیں! ہم مسلمان ہیں۔

اسلام نے ہمیں یہی سبق دیا ہے، اور آپ یقیناً مجھ سے اتفاق کریں گے کہ آپ چاہے کچھ بھی ہوں اور کہیں بھی ہوں، آپ اوّل و آخر مسلمان ہیں اب آپ باقاعدہ ایک قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ خود کو ایک قوم، ایک عظیم قوم کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں تو خدا کے لئے اس صوبائی عصبیت کو فوراً ترک کر دیجئے۔ صوبائی عصبیت بھی سنی شیعہ وغیرہ کی فرقہ واری کی طرح ایک بہت بڑی لعنت ہے۔" ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء

جلسۂ عام ۔ ڈھاکہ

ہم عربوں سے ہمدردی رکھتے ہیں

"اسلام ہماری زندگی اور ہمارے وجود کا بنیادی سرچشمہ ہے۔ اسلام نے ہمارے ثقافتی اور تمدنی ماضی اور گذشتہ روایات کو عرب دنیا سے استوار بستہ، گہرا اور قریب کر رکھا ہے کہ اس امر میں کسی کو شبہ بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم عربوں اور اُن کے مسائل اور مقاصد سے مکمل ترین ہمدردی رکھتے ہیں۔"

۲۳ دسمبر ۱۹۴۷ء

شرق اردن کے سفیر کے استقبال میں

ہمارا فرض ہے

"ہمیں پاکستان کا حق ادا کرنا چاہیئے۔ ہمیں اس کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے قربانیاں دینی چاہئیں۔ اور اگر یہ مانگے تو اپنی جان بھی نذر کر دینی چاہیئے۔ بلکہ یہ دنیا بھر کی ایک شاندار عظیم اور خوشحال مملکت بن جائے۔"

بار ایسوسی ایشن ۔ کراچی

۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء

ہمارا کوئی دوست نہیں

"ہمارا کوئی دوست نہیں ہے۔ ہمیں نہ انگریز پر بھروسہ ہے، نہ ہندو بنئے پر۔ ہم دونوں کے خلاف جنگ کریں گے خواہ وہ آپس میں متحد ہی کیوں نہ ہو جائیں۔"

۲۰ نومبر ۱۹۴۵ء

اجلاس عام ۔ پشاور

ہندوستان کی تقسیم

"قدرت نے پہلے ہی سے ہندوستان کو تقسیم کر رکھا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر رکھے ہیں۔ ہندوستان کے نقشے پر مسلم ہندوستان اور ہندو ہندوستان پہلے ہی سے موجود ہیں۔ نہ معلوم اس کے متعلق اتنا واویلا کیوں کیا جاتا ہے۔ وہ ملک ہے کہاں جس کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں گے؟ اور وہ قوم ہے کہاں جس کی قومیت فنا کی جا رہی ہے!"

وہ طاقت جس کے قبضۂ قدرت میں کہ ہندوستان ہے، وہ انگریزوں کی طاقت ہے اور یہ جو ایک خیال دماغوں میں بیٹھ گیا ہے کہ ہندوستان ایک متحدہ ملک ہے اور اس کی ایک حکومت ہے، وہ صرف اس وجہ سے ہے کہ انگریز اس سارے ملک پر حکمران ہیں۔

۲۶ مئی ۱۹۴۰ء
مسلم لیگ کانفرنس۔ بمبئی

تیسرا باب

خراجِ عقیدت

قائداعظم محمد علی جناح ایک اولوالعزم انسان تھے۔ آپ کی زندگی بڑے بڑے حادثات اور مشکلات سے نبرد آزما رہی۔ مگر آپ نے اپنے عزم و ہمت سے ہر مشکل کو حل کر کے رکھ دیا اور زندگی کے تمام حوادث سے مسکراتے ہوئے گزر گئے۔ ہر جگہ فتح و نصرت نے ان کے قدم چومے۔ آپ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم ان کی زندگی کے تمام اوصاف کو اپنی زندگیوں میں سمو کر پاکستانی قوم کو دنیا کی قوموں میں سربلند و سرفراز کر دیں۔

ایک قائد کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ دلیر ہو، نڈر ہو، بے باک ہو، جری ہو، وہ جس بات کو حق سمجھتا ہو پوری بے باکی سے اس کے اظہار کی جرأت بھی رکھتا ہو۔ بادشاہ کے سامنے بھی ——— اور جلاد کے سامنے بھی ———

بڑے آدمیوں کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ ان کی بڑائی کا تذکرہ ہر کہ ومہ کی زبان سے جاری ہو اور اپنے بیگانے طوعاً و کرہاً ان کی عظمتوں کا اعتراف کریں۔

قائداعظم محمد علی جناح کی شخصیت کے متعلق اپنوں اور غیروں نے بڑے چوڑے ظرف کے ساتھ اظہارِ عقیدت کیا ہے۔

اہلِ پاکستان کو مبارک کہ ان کا قائد صرف انہی کا قائد نہیں۔ ساری دنیا میں عظمت و قیادت کا ایک مثالی تصور ہوتا ہے۔

آغا خان سر (سلطان سر محمد شاہ) (سابق صدر مسلم لیگ۔ فرقہ اسماعیلیہ کے روحانی امام)

"مجھے اپنی زندگی میں بے شمار سیاستدانوں سے سابقہ پڑا۔ لائیڈ جارج، چرچل، کرزن، مسولینی، گاندھی، لیکن جناح ان سب میں ممتاز تھے۔ میرے خیال میں کوئی شخص بھی زیادہ مضبوط سیرت و کردار کا مالک نہ تھا۔ ہر شخص تدبر، حریت و استقامت جو سیاست کا سنگِ بنیاد ہیں۔ جناح میں بدرجہ اتم ہیں۔"

"محمد علی جناح کسی بھی طاقت کے روبرو جھکنا گناہِ عظیم سمجھتے تھے۔ وہ ایک اعتبار سے نہایت خوش نصیب سیاستدان تھے۔ اس لئے کہ مسولینی جیسے سیاستدانوں کو اپنی زندگی میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا جب کہ قائداعظم سے ہر محاذ پر انگریز اور ہندوؤں کو شکست ہوئی۔"

آغا شورش کاشمیری (ایڈیٹر چٹان)

"وہ اصولوں کے پکے، دیانت دار، ذہین اور بے حد زیرک رہنما تھے۔ ان کی سیاست میں گاندھی ——— جیسی بھول بھلیاں نہ تھیں۔ آپ کی سیاست مردوں کی سیاست تھی، جو ایمانداری اور دیانتداری پر مبنی تھی۔"

آصف جاہ نظام دکن

"حضرت قائداعظم اپنے پیچھے کئی اس قسم کی نشانیاں چھوڑ گئے ہیں جن کے سبب سے وہ زندۂ جاوید رہیں گے۔ ان نشانیوں میں سے اہم ترین نشانی پاکستان ہے۔"

"ہمیں مرحوم کے لئے خلوصِ دل سے دعائے مغفرت کرنی چاہیئے، اور جب تک مسلمان کے دم میں دم ہے۔ مرحوم کے احسانات کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔"

ابنِ سعود شاہ (سابق فرمانروائے سعودی عرب)

"بانیٔ پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی اچانک وفات کی خبر سن کر ہمیں انتہائی صدمہ ہوا۔ ہماری طرف سے پُرخلوص ہمدردی قبول کیجئے۔ ہم دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو ابدی تسکین بخشے۔"

ابوالکلام محی الدین آزاد مولانا (ادیب، مفسرِ قرآن، عالم، صحافی)

"قائداعظم بے جا جذباتیت کو پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ ہر مسئلے کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لیتے تھے۔ اور یہی ان کی کامیابی کا سب سے بڑا راز تھا۔"

اجمل خان حکیم (استاذ طبیب، تحریکِ آزادی کے قائد)

"مسٹر جناح عملی طور پر وطن پرست ہیں۔ اگر ایک طرف ان کا جوش اور ولولہ کہ ملک سیاسی طور پر آزاد ہو جائے، انہیں کسی کے سامنے سرنگوں نہیں ہونے دیتا۔ تو دوسری طرف وہ سیاسی حالات سے بے خبر نہیں ہیں۔ وہ ہر فرقے کے ساتھ انصاف چاہتے ہیں۔ اور اسی بنیاد پر ملک کی سیاسی تعمیر کے حامی ہیں۔"

احمد سعید کرمانی سید (صدر مسلم لیگ مغربی پاکستان، سابق صوبائی وزیر خوراک)

"قائداعظم جس بات میں اکثر لیڈروں سے سبقت لے گئے وہ یہ تھی کہ جہاں ایک طرف ان کے دل میں آتشیں جوش و شجاعت کے جذبات تھے وہاں ان میں تنظیمی قابلیت اور سیاسی بصیرت بھی بدرجہ اتم موجود تھی۔"

احمد سوئیکارنو ڈاکٹر (صدر انڈونیشیا)

"ہز ایکسیلنسی محمد علی جناح کی وفات کی اچانک خبر سے مجھے بہت صدمہ ہوا۔ خدا پاکستانی عوام کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔"

امبیدکر ڈاکٹر (اچھوت لیڈر)

"مسٹر جناح اپنے ارادوں اور رائے میں سخت ہیں۔ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ جناح کی قیمت پر بھی برطانیہ کے آلۂ کار نہیں بن سکتے۔ ان کے نئے بڑے

سے جب لیڈر کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ کسی قیمت پر بھی زیر نہیں جا سکتے۔

• جناح مرحوم کے قائدی اور عوام جناح کے سرفروش ہیرو۔

امیر احمد خاں (راجہ صاحب آف محمود آباد)

• وہ ہمارا استاد، مسلم اور رہنما ہے جس میں آدھ تفسیر ہے جو عظیم قائد کے جلسے میں ہماری ترقی کے اور جلسے ایسی ہی رہے ہو۔ ہم نے اس کی دوست میں اپنے مقاصد اور اخلاص پیش کر دیا۔ اس نے ہمیں دیانت و رہنمائی بخشی سیاست کو دین دیا اور سیاست کے ایک صاف اور سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی کی۔ اس نے یہ بنیاد قوم پر پیش کی کہ اتحاد سے جلسے ذہن کو صاف کر کے حقائق کا ایک بنیادی تصور دیا ہے۔ جو ملی کے مفادات کے ساتھ ہم کو اسلام سے بھی اسی طرح وابستہ رکھتا ہے۔ قائد اعظم نے اس تصور کی تشریح و توضیح ایسے قابل تعمیر عمل کے ساتھ کر دی ہے کہ ان کی جماعت کشش تحریک کا باعث بن سکتا متشکل ہو گیا ہے۔ یہ ہندوستان کے ان علاقوں میں مسلمانوں کی خود مختار حکومتیں تشکیل دینے کی تحریک ہے جہاں اسلام کو غلبہ حاصل ہے۔

امیر محمد خاں ملک (نواب آف کالا باغ)

• قائد اعظم کی فراست، راست گوئی، عمل و سنگی، ثابت قدمی، خود اعتمادی اور دیانت داری ضرب المثل تھی۔ جب یہ تمام خصوصیات ایک انسان میں جمع ہو جائیں۔ تو اس کی عظمت کا اندازہ کن مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی لوگ قوموں کی تقدیر بدل دیا کرتے ہیں۔

ایس پی سنگھا، دیوان بہادر

• اقلیتیں یتیم ہو گئی ہیں۔ میں اس وقت سکتے میں ہوں۔ اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔

ایف۔ ای جیمز

• سیاسی مجاہد کی حیثیت سے ہندوستان میں ان (مسٹر جناح) کا کوئی مد مقابل نہیں۔ وہ عام انسانوں سے بے لوث اور ناقابل تسخیر رہنما ہیں۔

ایم اے ایچ اصفہانی (سابق مرکزی وزیر صنعت)

• قائد اعظم نے اپنی خداداد قابلیت اور عزم و استقلال سے مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن حاصل کیا۔ جب کہ متعصب ہندو اور انگریز اس کے سخت مخالف تھے۔ واقعی قائد اعظم ایک عظیم شخص تھے۔ ذہین و عظیم مقرر، ممتاز وکیل اور عظیم مدبر کی حیثیت میں انہوں نے بڑے بڑے مخالفوں کو زیر کیا۔ ان کی عظمت کا راز خود اعتمادی، انتہائی نظم و ضبط اور غیر متزلزل ارادہ تھا۔ انہوں نے ایک مرتبہ جو راہ چن لی، اس سے کبھی انحراف نہ کیا اور پیش آنے والی تمام مشکلات اور رکاوٹوں پر قابو پالیا۔ وہ قطعی طور پر جذباتی نہ تھے معتدل مزاج اور ٹھنڈے دل سے غور کرنے والی ایک عظیم حقیقت پسند شخصیت تھے۔ آپ اپنے ہم عصروں میں سب سے زیادہ دور اندیش تھے۔ علامہ اقبال نے انہیں خاص صلاحیت وہ ودیعت کی تھی۔

• قائد اعظم ہی وہ شخص تھے۔ جنہوں نے مؤثر طریق پر مسلمانوں کو ایک قوم بنایا۔ بلا شبہ اس سے قبل بعض شخصیتیں مثلاً علامہ جمال الدین افغانی، علامہ اقبال اور چودھری رحمت علی نے بھی ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک قوم کے طور پر پیش کیا۔ لیکن قائد اعظم نے ایک نعرے کو سیاسی حقیقت میں بدل دیا۔ ان کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ کسی پر اعتبار اور اعتماد کر لینے کے بعد اس کا پورا پورا ساتھ دیتے، اسے اپنا قرب دے دیتے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں جدید ابتری پر شکست کو ترجیح دیتا ہوں۔ ان کو اسراف پسند نہ تھا۔

ایم اے ملک (ماہر نجوم)

قائد اعظم کے ہاتھ میں سب سے نمایاں نظر آتی ہے، وہ ان کا غیر معمولی قسم کا انگوٹھا ہے جس کی بالائی پور لمبی ہے۔ انگوٹھے کی یہ ساخت زبردست قوت فیصلہ اور قوت ارادی کی مظہر ہے اور ایک ایسی شخصیت کی آئینہ دار ہے جو انتہائی نازک حالات میں بھی اپنے اصولوں پر پوری ثابت قدمی اور مضبوطی سے ڈٹ جانے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ ایسے لوگ مخالف قوتوں کے شدید دباؤ کے سامنے اپنے مسلمہ اصولوں سے کبھی دست کش نہیں ہوتے ہتھیار نہیں ڈالتے ٹوٹ تو سکتے ہیں جھک نہیں سکتے۔ اصولوں کی پختگی اور اپنے نظریہ کی صحت و صداقت کا یہ یقین ہو کر بالآخر ان کی کامیابی اور فتح پر منتج ہوتا ہے۔ انگوٹھے کی ان صفات کو سامنے رکھئے اور قائد اعظم کے کردار سے موازنہ کیجئے، دونوں میں کس قدر مماثلت ہے۔

انگوٹھے کے ساتھ پوری پوری مناسبت رکھتی ہوئی دوسری نمایاں خصوصیات ان کی انگشتی پیچ ڈسٹ (آفتار)، دماغی لکیر ہے۔ یہ لکیر زندگی کی لکیر سے ہٹ کر مشتری کے ابھار کے زیریں حصے سے شروع ہو کر ہاتھ کی ہتھیلی کو پھلانگتی ہوئی مریخ (مریخ) کے ابھار پر ختم ہوتی ہے۔ دماغی لکیر کا یہ مخرج، محل وقوع اور مقام اختتام، پامسٹری کی نظر میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس طرح کی دماغی لکیر بالخصوص ایسی لکیر جس کا ایک سرا اپنے مخرج سے زندگی کی لکیر سے بھی منسلک ہو، وہ انسانیت کے ان چند نمونوں کے ہاتھوں میں پائی جاتی ہے جو بے پناہ دماغی قوت اور قابلیت کے مالک ہوتے ہیں اور جن میں قیادت، رہنمائی، آزادی فکر و عمل، وسعت طبع اور پٹی پٹائی راہوں سے ہٹ کر نئی شاہراہوں کی بیانات کا فطری اور پیدائشی ملکہ ہوتا ہے۔ مگر ان کی یہ صیانت اور تخلیق ان علوم و افکار میں ہوتی ہے جن میں استدلال اور منطق زیادہ اور جذبات کم ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ قائد اعظم کے ہاتھ پر دماغی لکیر کا اس کیفیت میں پایا جانا قطعی طور پر ضروری تھا۔ کیونکہ خیالی دنیا میں رہنے والے مسلمانوں کو کسی ایسی ہی شخصیت کی رہنمائی کی ضرورت تھی جو انہیں واقعات اور حالات کا نہایت بے لاگ اور ماہرانہ انداز میں تجزیہ کرکے ٹھوس حقائق سے آشنا کر سکتی تھی۔

قائد اعظم کی حقیقت پسند شخصیت کا اظہار ان کی منفرد دل کی لکیر سے ہوتا ہے جو پہلی اور دوسری انگلی کے درمیان سے شروع ہو کر نہایت صحت و صفائی کے ساتھ دماغ کی لکیر سے مناسب فاصلہ رکھتے ہوئے گزرتی ہے۔ اس سے نہایت

کم شناسوں کا پورٹ پرٹ کر دماغی کیسوئی کا ایک متعدل، متوازن اور عملی ہمہ گیر طبیعت اور مزاج کا مظہر ہے اور ایک ایسی شخصیت کی آئینہ دار ہے جس کے بارے میں بہ بادی النظر پیشین گوئی کی جا سکتی ہے کہ اس سے جذبات کی رو میں بہہ کر غیر متوازن اور غیر آئینی حرکات کا سرزد ہونا بعید القیاس ہے۔

مذکورہ بالا مطالعہ قائد اعظم کے ہاتھ کے بارے میں زیادہ تر سیرت و کردار کے پہلو سے ہے۔ در حقیقت یہی ایک پہلو ہے جو پامسٹری کو سائنٹفک بنیادوں پر استوار کرتا ہے اور اس میں افادیت اور حقیقت پیدا کرتا ہے اور انسان کو اپنے اندر عمدہ سے عمدہ صفات پیدا کرنے کے لئے ابھارتا ہے۔ اگر "سیرت کا دوسرا نام تقدیر ہے" کی حقیقت کو تسلیم کر لیا جائے تو یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ قائد اعظم کی عظمت کا راز ان کے بلند کردار میں مضمر ہے اور ان کے بلند کردار کا راز ان کے ہاتھ میں پنہاں ہے۔

مشاہیر عالم میں جس ہاتھ کے ساتھ قائد اعظم کے ہاتھ کی کچھ تھوڑی بہت مماثلت ہے، وہ مسٹر چرچل کا ہاتھ ہے۔ دونوں کے انگوٹھے اور قسمت کی لکیریں ایک جیسی ہیں۔ البتہ چرچل کی دماغی لکیر کی ایک شاخوں میں بٹ جانے کی وجہ سے بڑی وسعت اور ہمہ گیریت کی مظہر ہے۔ مشاہیر عالم میں جس ہاتھ کے ساتھ قائد اعظم کے ہاتھ کی بہت کم مماثلت ہے، وہ مہاتما گاندھی کا ہاتھ ہے۔

(بشکریہ اردو ڈائجسٹ، جون ۱۹۶۷ء)

(نوٹ، یہ نقوش و تاثرات جناب ایم اے ملک صاحب نے رسالہ "آہنگ" پر شائع ہونے والی تصویر سے ظاہر کئے ہیں۔ یہ تصویر فوٹو گرافر نے قیام پاکستان کی شام قائد اعظم کے قوم سے نشری خطاب کے دوران لی ہے جس میں انہوں نے جوشِ خطابت میں اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں، اور ان پر منقش علامات اور خد و خال بہت صاف نظر آتے ہیں۔

موصوف پامسٹ دنیا کے اور مشاہیر مثلاً سٹالن، نپولین، ہٹلر، مسولینی، چرچل، گاندھی، نہرو، روزویلٹ اور آئن سٹائن کے نقوش دست بھی دیکھ چکے ہیں اور ان کے پاس موجود بھی ہیں۔

برٹرینڈ رسل لارڈ

(مشہور عالم فلسفی، ریاضی دان، ادیب)

"ہندوستان کے مسلمانوں کی پوری تاریخ میں کوئی بڑے سے بڑا شخص ایسا نہیں گزرا جسے مسلمانوں میں ایسی محبوبیت نصیب ہوئی ہو۔"

بشیر احمد میاں

(مسلم لیگی رہنما، [illegible])

"قائد اعظم کو جمہوریت بے حد عزیز تھی۔ اس کا اندازہ مجھے مجلس عاملہ کی کاروائیوں سے ہوا۔ وہ ہر رکن کو آزادی کے ساتھ اظہار رائے کا موقع دیتے تھے۔ وہ گھنٹوں تحمل کے ساتھ اراکین کی آرا سنتے اور کبھی مداخلت نہ کرتے۔"

قرآن حکیم کے متعلق ان کا بڑا اونچا نظریہ تھا۔ ایک روز میں ان سے ملنے گیا۔ تو میں نے ان سے سوال کیا کہ ہم پاکستان کو کن خطوط پر چلائیں گے اور اس سلسلے میں ہمیں رہنمائی کہاں سے حاصل کرنی ہوگی؟ اس وقت قائد اعظم کے سامنے تپائی پر قرآن مجید رکھا ہوا تھا۔ آپ نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا! "ہمارے لئے یہ کتاب سب سے زیادہ اچھی رہنما ہے ہم اس سے رہنمائی حاصل کریں گے۔"

بہادر یار جنگ، نواب

"قائد اعظم پاکستان کے روح رواں تھے۔ ان کی تقریروں سے مسلمانوں کے بجھے ہوئے دلوں میں امید کی کرن پیدا ہوگئی ان کے چہرے پر بجائے مایوسی کے امید کی کرنیں اور مسکراہٹیں رقصاں ہوگئیں۔ اور وہ اپنے دلوں میں ایک نیا عزم لئے جوق در جوق مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہوگئے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ عوام انہیں دل و جان سے چاہتے تھے۔"

بیورلی نکلس

(برطانوی مصنف)

"مسٹر جناح ایشیا کی عظیم ترین ہستی ہیں اور اس انقلاب آفریں دور کے ہیرو۔ ان کی طبع سلیم کا مظہر ذہانت و فراست تھی۔ قائد اعظم بڑے ذہین، معاملہ فہم، دور اندیش اور بہترین سیاست دان تھے۔"

"ایشیا کی اہم ترین شخصیت، ایک سڑسٹھ سالہ، دراز قد، نحیف الجثہ خوش پوشاک، نفاست پسند مرد ہے۔ جو سفید ڈوری میں بندھا ایک آنکھ پر چشمہ لگاتا ہے اور گرم تر موسم میں بھی کلف دار کالر پہنتا ہے۔"

پی ایحسن لارنس

([illegible] صحافی)

"ایک قوم پرست انسان کی حیثیت سے جناح کی شخصیت قابل رشک ہے۔ انہوں نے ذاتی اغراض کے پیش نظر کسی شخص کو نقصان نہیں پہنچایا۔ اپنی بے لوث خدمات کے عوض ہندوستان کے مسلمانوں کے قائد اعظم ہیں۔ ان کا ہر ارادہ ہر مسلمان کے لئے حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کا حکم مسلمانوں کا آخری فیصلہ ہے جس کی انتہائی خلوص کے ساتھ لفظ بلفظ تعمیل کی جاتی ہے۔"

ثاقب زیروی

(مدیر ہفت روزہ لاہور)

"قائد اعظم کی یاد آج ہر ذہن پر مسلط ہے۔ اُس کے قول، اس کی روایت، اُس کی خوبیاں، اُس کے عزائم، ہر چیز زندہ و پائندہ ہے۔ بے شک نگاہوں سے ایکا ایکی اوجھل ہو جانے والے نے کام ہی ایسا کیا تھا کہ تاریخ اُس کی کسی حرکت کو فراموش نہ ہونے دیتی ــــ انگریز قوم کی پیچ در پیچ حکمت عملی اور اس کے ساتھ گٹھ جوڑی ہندو قوم کی بے دیدہ بے حیا سیاست۔ عزیزوں نے کہاں اتنی اڑچنیں ڈالی ہوں گی، جس بری طرح آیات پڑھ پڑھ کر تھوکنے والے اُن بردہ فروشوں نے اُس کے عزائم کا ہاتھ روکنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے آہنی عزم نے کسی سے مار نہ کھائی۔ اُس کے افکار کی تمکنت کی گردن کسی زور آزمائی سے خم نہ ہوئی۔ حتیٰ کہ منزل کامگاری پر جا پہنچا جہاں سبز ہلالی پرچم کے نیچے ساری پاکستانی قوم اُس کے اشارے پر سر دھڑ کی بازی لگا دینے کے لئے بے قرار کھڑی تھی۔

اُس کی سوچ آفاقی تھی۔ اس کی زندگی قوم کی زندگی تھی۔ ہمارا خدا اس کی روح پر فتوح پر اپنے فضل اور رحمتوں کی بیش بہا بارشیں نازل فرمائے۔"

جارج ششم

(شاہ برطانیہ)

جگت نرائن لال (ایڈیٹر تیج دہلی)

"وہ کسی بھی طاقت کے آگے جھکنا نہیں جانتے تھے انہوں نے ہر محاذ پر انگریزوں اور ہندوؤں کو شکست فاش دی۔"

جواہر لال نہرو (وزیر اعظم بھارت)

"انسان کا قیمتی سے قیمتی سرمایہ یہی ہے کہ وہ ایک اعلیٰ کردار اور عمدہ سیرت کا مالک ہو قائد اعظم کی اعلیٰ سیرت و کردار وہ مؤثر حربہ تھی، جس کے وسیلے انہوں نے اپنی زندگی بھر کے معرکے کو سر کیا۔"

جوکم الرامسٹر (ایڈیٹر قدم)

"جناح کی جرأت اور بے ساختگی نے بیشتر عدالتوں میں ان کی شخصیت کو اجاگر کیا ہے۔ ان کی مقناطیسی شخصیت کا شہرہ ہے۔ وہ کسی ادنیٰ توہین گوارا نہیں کرسکتے جناب محمد علی جناح کی حاضر جوابی و معاملہ فہمی قانون کی بڑی سے بڑی الجھن کو اس طرح سلجھا دیتی ہے کہ ہر شخص انہیں خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے"

جیفنا جہاں زیبا قاضی موسیٰ مسز (قائد اعظم کی ایک میزبان خاتون)

"قائد اعظم پاکستان کے جارج واشنگٹن ہیں۔"

حبیب آزاد (مسز جیفنا جہاں زیبا شوہر بیگم جناب قاضی عیسیٰ کی بھاوج ہیں) (قائد اعظم کے ڈرائیور علم ساز)

"میں اپنے آپ کو سب سے خوش قسمت انسان سمجھتا ہوں اس لئے کہ مجھے اس عظیم شخصیت کا موٹر ڈرائیور ہونے کا فخر حاصل ہے، جس نے برصغیر کے مسلمانوں کی ایسے وقت میں رہنمائی کی، جب وہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس عظیم شخصیت نے دنیا کے نقشے پر ایک نئی اسلامی مملکت قائم کرکے ایک بار پھر اسلام کا پرچم بلند کردیا۔ میں نے قائد اعظم کے پاس موٹر ڈرائیور کی حیثیت سے زندگی کے پانچ اہم سال گزارے۔ ان پانچ برسوں میں میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ بہت کچھ دیکھا ہے، اور مجھ پر یہ راز بھی کھلا ہے کہ صحیح معنوں میں قوم کی رہنمائی کتنا مشکل کام ہے۔ میں نے ان کو رات ڈھلے تک کام کرتے دیکھا ہے۔ بلکہ ایسا بھی ہوا کہ وہ سونے کے لئے لیٹ گئے لیکن جیسے ہی انہیں کسی کام کا خیال آیا، وہ فوراً بستر سے اٹھ کر کام میں مصروف ہو گئے۔ میں نے انہیں قومی کاموں میں جس قدر منہمک پایا ہے، اُسے پیش نظر رکھ کر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ وہ مصروف انسان تھے غالباً دنیا کے مصروف ترین انسان۔"

حسن عسکری

"میں ہر طرح انہیں دیانت دار، ذہین اور مخلص سمجھتا ہوں اور ان کی زندگی میں ایسی یکانگت اور ہم آہنگی پاتا ہوں کہ اسے ایک فن پارہ ایک حسین نظم کہنے کو تیار ہوں۔"

حسن نظامی خواجہ (مصور فطرت)

"ایسے دبلے پتلے جیسے انگریزی کی الف، گورا گورا رنگ، میانہ قد، خوبصورت، ارادہ پختہ، کم بولتے ہیں مگر جو ان کی آواز کی کھری اور اصلی بات کہتے ہیں۔ ان کی سیاسی کرسی مسلمان قوم میں سب سے زیادہ ہے۔ مزاج بہت سنجیدہ ہے۔ عقل بہت برگزیدہ ہے۔ عالم نہیں کے دریا میں کشتی چلاتا جانتے ہیں اس لئے قومی نقطہ ہی کہا جاسکتا ہے۔ گو انگریزی معاشرت رکھتے ہیں، اس نقطہ سے، قومی جہاز کے کپتان ہیں۔ مسلمان قوم میں جو سیاسی طریقے سے وہ سب ہی دور ہوگی۔ کہ ساری مسلمان قوم انہیں اپنا لیڈر تسلیم کرے۔"

حسین الخطیب مصری (ناظم لائبریری)

"تاریخ کی اس بڑی شخصیت کا گذر جانا۔ صرف پاکستان بلکہ دنیائے اسلام کا عظیم ترین نقصان ہے۔ وہ ایک عظیم رہنما تھے اور ان کی موت ایسے وقت پر واقع ہوئی ہے جب قوم کو ان کی صلاحیت کی سخت ضرورت تھی۔"

حسین شہید سہروردی (پاکستان کے سابق وزیر اعظم اور ممتاز عوامی لیگ لیڈر)

"جناح ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی مقاصد کے لئے کہ آگے نہیں بڑھتے وہ تو دیانت دار اور راست گو ہیں۔ وہ اپنا جواب آپ ہیں۔"

خالدہ ادیب خانم (ترکیہ کی ایک مشہور شاعرہ اور ادیبہ)

"قائد اعظم مسلمانوں کے ایک عظیم لیڈر تھے۔ قدرت نے انہیں قیادت کے لئے ہی پیدا کیا تھا۔"

خضر حیات خاں ملک (متحدہ پنجاب کے آخری وزیر اعظم)

"میں نے ان سے زیادہ مخلص کوئی آدمی نہیں دیکھا ہے۔"

خلیق الزماں چودھری (مسلم لیگی رہنما)

"قائد اعظم کی زندگی ہمارے لئے بڑی سبق آموز ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی سے ہمیں اخلاص اور ایثار کا سبق دیا۔ اور یہی اصول عملی زندگی میں کامیابی کے ضامن ہیں وہ نہایت ملنسار انسان تھے۔ میں نے انہیں صرف قریب سے دیکھا بلکہ ان کی زندگی کے کئی پہلو بھی دیکھے۔ مجھے ان کی زندگی کا ہر پہلو آئینے کی طرح صاف نظر آیا ان کا ظاہر و باطن یکساں تھا۔"

دادا بھائی نوروجی

"قائد اعظم عام لوگوں کی بہ نسبت بڑی سے بڑی شخصیت کو بھی اپنی گفتگو کے سحر اور دلائل کی قوت سے متاثر کرنے اور ہم خیال بنانے میں کمال رکھتے تھے۔"

دیوان چمن لال

"مسٹر جناح ان لوگوں میں سے ہیں جو ذاتی مقاصد و ذاتی اغراض کو پیش نظر رکھ کر آگے نہیں بڑھتے۔ ان کی دیانت پر حرف گیری نہیں کی جاسکتی۔ وہ اپنی مثال آپ ہیں۔"

ذوالفقار علی بھٹو (سابق وزیر خارجہ و چیئرمین پیپلز پارٹی)

"ایمان، یقین محکم کا نام ہے۔ یقین محکم انسان میں عزم واستقامت پیدا کرتا ہے۔ یہی یقین محکم قائد اعظم کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو تھا اسی میں ان کی عظیم الشان کامیابیوں کا راز پوشیدہ تھا۔ اسی ایمان کے جذبے کے ذریعے انہوں نے قوم میں بے پناہ عزم و ولولہ پیدا کرکے ان کی قوت اور عمل کو ایک سمت کی طرف موڑ دیا۔"

راجگوپال اچاریہ (پہلے گورنر جنرل بھارت)

"قائداعظم بلند پایہ شخصیت کے حامل انسان ہیں۔ ان کو ملک میں زبردست مقبولیت حاصل ہے۔ ان کی اندھی پیروی کی جا رہی ہے۔ اور یہی پیروی بڑی ہمدردی بھی ہے۔"

راس مسعود، سر

"وہ آزادی کی خاطر انگریزوں سے نبرد آزما ہیں۔ وہ آزادی کی مہم میں کسی طرح بھی خاصمانہ اقدامات کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ مسلمانوں کی ذہنی معاشرتی سیاسی اور ثقافتی روایات کو کسی قیمت پر قربان کرنا انہیں گوارا نہ تھا۔

رحمت علی چوہدری

قائداعظم کی شخصیت بہت ہی غیر معمولی اور متضاد صفات کا مجموعہ تھی۔ وہ ایک فلسفی کی طرح سوچتے، ایک منطقی کی طرح گفتگو کرتے اور ایک ماہر قانون کی طرح ضابطے کے پابند تھے۔"

رعنا لیاقت علیخان بیگم (اپوا کی بانی پاکستان کی سفیر)

مجھے وہ وقت اچھی طرح یاد ہے، جب مسلمانوں نے چاہا کہ مسلم لیگ کے صدر کا انتخاب ختم کر کے قائداعظم ہی کو مستقل صدر بنا دیا جائے۔ مگر آپ (قائداعظم) نے جواب دیا نہیں، اسلام میں انتخاب نہایت ضروری ہے۔ مجھے ہر سال آپ کے سامنے آ کر آپ کے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنا چاہیئے۔"

ریمزے میکڈانلڈ لارڈ (برطانیہ کے وزیراعظم)

"قائداعظم محمد علی جناح کو کسی قیمت پر بھی خریدا نہیں جا سکتا تھا۔ لالچ اور خوف کے الفاظ ان کی لغت میں سرے سے ہی نہیں۔ ایک دفعہ میں نے انہیں ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کے تحت فیڈریشن کے قیام کی پیش کش کی، تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا،

"اگر تنہا ایک صوبہ کا گورنر بن سکتا ہے۔ تو کوئی دوسرا کیوں نہیں بن سکتا؟ اگر سپہ سالار کا منصب حاصل کر سکتا ہے تو کوئی دوسرا کیوں نہیں حاصل کر سکتا؟ اس پر وہ میرے کمرے سے بغیر کسی صدمہ کے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ بات میرے لئے انتہائی تعجب کا باعث تھی، اور میں حیران ہو کر ان کے ساتھ دروازے تک گیا۔ الوداع کہنے کے لئے جب میں نے ہاتھ بڑھایا۔ تو انہوں نے ہاتھ ملانے سے انکار کر دیا۔ میں خجالت کے مارے پسینے میں نہا گیا، اور پوچھا، آخر کیوں؟ تو انہوں نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا: اب میں آپ سے کبھی نہیں ملوں گا۔ آپ کے خیال میں میں کوئی بکاؤ مال ہوں؟"

ان کے اس رویہ سے میں بے حد متاثر ہوا۔"

زکی الدین پال

"قائداعظم نے اپنی ساری زندگی میں یہ بات عملاً ثابت کی ہے کہ انسان نہ صرف نجی زندگی بلکہ سیاسی زندگی بھی صاف ستھری اور ایماندارانہ طریقے سے بسر کر سکتا ہے۔ ان کی ساری زندگی ہر حیثیت میں شاندار تنظیم اور درخشاں اصولوں کی پابند رہی۔ انہوں نے کبھی اصول کا سودا کر کے منفعت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جس بات کو درست جانا اُسے بلا کسی خوف اور جھجک کے برملا کہا۔"

سٹیفورڈ کرپس، سر

"مسٹر جناح ان لوگوں میں سے تھے۔ جو اپنے اصولوں میں کسی قسم کی ترمیم برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے حالات کی ہر صورت کا مقابلہ کر کے سفر کیا اور اپنی قوم کو آزادی کی منزل تک پہنچا دیا۔"

سر کاؤس جی جہانگیر

"جس بات کو مسٹر جناح صداقت، معقولیت، اور انصاف کا راستہ سمجھتے ہیں اس سے کوئی بھی چیز انہیں ادھر سے اُدھر نہیں کر سکتی۔ وہ ہمت و استقلال کے دھنی ہیں۔ ان پر کسی وقت بھی مرعوبیت اور ناراستی کا کوئی بھی الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ اس قسم کے آدمی پبلک زندگی میں بہت کم پائے جاتے ہیں جو اپنے مفاد پر ملکی مفاد کو ترجیح دیں۔"

"جناح مسلمانوں کے حقوق اور احساسات کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ ایک مدت سے لوگ ہندو کی عقیدت سے انہیں سننے جانے کا بڑا پرواہ ہے۔"

سر تیج بہادر سپرو ڈاکٹر (سرکردہ انڈین لبرل رہنما اور سیاستدان)

"حصول پاکستان قائداعظم کا ایک ایسا روشن کارنامہ ہے، جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔"

سروجنی نائیڈو (ہندوستان کی مشہور سیاسی رہنما اور شاعرہ)

"قدرت نے مسٹر جناح کو قیادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ دوسروں کے ساتھ جنگ آزادی میں ہاتھ بٹانے کے لئے مسلمانوں کو مسٹر جناح جیسے قائد کی ضرورت ہے۔ انہیں چاہیئے کہ پورے ملک کی متحدہ طور پر قیادت کریں تاکہ بھارت کے ایک معمار کی حیثیت سے یاد کئے جائیں۔ آپ کی زندگی میں قوم نے آپ کی قدر جان لی۔"

"کون ہے جو راز ہائے فردا کو منکشف کر سکے۔ اور جو سرگرم عمل ہو کر بعض اوقات ہمارے دل کو، خواب و خیال کو حقیقت میں تبدیل کر دے۔ وہ جو اولوالعزمی سے مسلمانوں کا گھر کھلے مٹایا جاتا ہے ہماری قومی جدوجہد کے شاندار اور نازک حالات میں ہندوستان کی آزادی کا سفیر دائمی کا نجات دہندہ، ان کو غیر فانی شہرت حاصل کرے گا۔"

سعادت حسن منٹو (ترقی پسند افسانہ نگار)

قائداعظم کو اقبال مرحوم کی طرح بلند قامت چیزیں مرغوب تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے ملازموں کا انتخاب کرتے وقت جسمانی صحت کو سب سے پہلے دیکھتے تھے۔ اس زمانے میں قائداعظم کا سیکرٹری مطلوب بڑا وجیہہ آدمی تھا جتنے ڈرائیور رہے، سب کے سب جسمانی صحت کا بہترین نمونہ تھے۔ کوٹھی کے پاسبان بھی اسی تعداد

نظر سے سکے جاتے تھے۔ اس کا نفسیاتی منظر اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے، کہ جان خود تو بہت ہی لاغر اور نحیف سے تھے، مگر طبیعت چونکہ بے حد مضبوط تھی۔ اس لئے کسی نحیف و سست ضمیر کو خود سے ضرب کھا پسند نہیں کرتے تھے۔"

سکندر حیات خان، سر
(متحدہ پنجاب کے وزیر اعظم)

"میں اس خوشی و مسرت میں پوری طرح شریک ہوں جو مسٹر جناح کی چونسٹھویں سالگرہ کے موقع پر منائی جا رہی ہے۔ سارے ہندوستان اور خاص طور پر مسلمانوں کے لئے انہوں نے جو بے نظیر خدمات انجام دی ہیں، وہ انہیں بجا طور پر تمام ہندوستانیوں کی عزت و احترام کا مستحق بناتی ہیں۔ اس امر کے جو باقی موضوع پر انہوں نے مسلمانوں کے لئے دیکھا ہے وہ انہیں صحیح معنوں میں قائد اعظم کے لقب کا مستحق بناتا ہے۔ ان کے بدترین مخالف بھی ان کی عظیم صلاحیت، اخلاص اور احساس فرض کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ خدا انہیں طویل زندگی عطا کرے۔ تاکہ وہ مسلمانوں کی تنظیم کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور ملک کے دوسرے عناصر کے ساتھ مل کر نئے ہندوستان کی تعمیر میں حصہ لے سکیں جہاں ہر طبقے کی زندگی اور اس کی تہذیب نہ صرف پوری طرح محفوظ ہو بلکہ اس کی موثر ضمانت دی گئی ہو جہاں کسی جماعت اور فرقے کو مسلط ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔"

سلیمان ندوی، مولانا سید
(ممتاز مورخ)

"ان (قائد اعظم) کے استدلال میں استقامت تھی۔ ان کے نزدیک مسلمان ہونا کسی روایتی و متداول کا نام نہیں تھا۔ ان کی نظروں میں اسلام ایک بلند نصب العین تھا اور مسلمان اس نصب العین کی زندہ علامت تھے۔"

سوامی کلجگانند

"وہ بے لوث رہنما اور با اصول مدبر تھے۔"

سی پی راما، سوامی، سر

"قائد اعظم نے عوام میں ہمیشہ اپنی مقبولیت کو ذاتی فوائد کے لئے استعمال نہیں کیا ہے۔ اس وقت جب تک شعبدہ شناس وقتی طور پر اپنی پرانی حکمت عملی سے منحرف ہو رہے ہیں۔ ایسے بہادر کا وجود روح پرور ہے۔"

شان موکھم چیٹی، سر

"جب تک پاکستان دنیا کے نقشے پر موجود ہے، اور جب تک اس میں پاکستانی قوم بستی ہے۔ قائد اعظم زندہ ہیں، اور زندہ رہیں گے۔"

شاہنواز خان آف ممدوٹ، نواب سر

"قائد اعظم محمد علی جناح نے مسلم عوام کی ترقی و بیداری کے لئے جو بہتر خدمات انجام دی ہیں اپنے دل کی گہرائیوں سے ان کا اعتراف کرتے ہوئے مجھے بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ انہیں ہندوستان کے نو کروڑ مسلمانوں کا پورا اعتماد حاصل ہے۔ وہ ان کی بہترین رہنمائی حاصل کرنے کے لئے محمد علی جناح کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور وہ اپنے قائد کے ہر حکم کی تعمیل کرنے کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ میں پورے وثوق سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ قائد اعظم محمد علی جناح کو مسلم عوام کے اعتماد اور [illegible] جو عزت و محبت حاصل ہے۔ وہ آج تک کسی دوسرے رہنما کو حاصل نہیں ہو سکا۔"

شباب مفتی

یہ کہنا غلط ہے کہ قائد اعظم محض سیاست داں تھے اور مفکر نہ تھے۔ انہوں نے جگہ جگہ جس انداز سے تحریک پاکستان کے مقاصد کی وضاحت کی، کانگریس کے بڑے بڑے رہنماؤں سے سیاسی معرکہ آرائیاں کیں۔ ان کے پیش نظر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ مفکر نہ تھے۔

شبیر احمد عثمانی، مولانا (ممتاز عالم دین)

"شہنشاہ اورنگ زیب کے بعد ہندوستان نے اتنا بڑا مسلمان پیدا نہیں کیا جس کے غیر متزلزل ایمان اور اٹل ارادے نے دس کروڑ شکست خوردہ مسلمانوں کی مایوسیوں کو کامرانیوں میں بدل دیا ہو۔"

شریف الدین پیرزادہ، سید
(قائد اعظم کے سیکرٹری اور سابق وزیر خارجہ پاکستان)

"قائد اعظم کی فتح مندیاں ایسی ہیں، جن پر ہماری قوم ہمیشہ فخر کرتی رہے گی اور دنیا کا استعجاب کم نہیں ہوگا۔"

شوکت حیات خان، سردار (مسلم لیگی رہنما)

"قائد اعظم برصغیر کے ایک عظیم قائد تھے۔ وہ جمہوریت کامل، عوام کی حاکمیت، قانون کی بالادستی اور اقتصادی و سماجی مساوات کے علمبردار تھے۔ اور تمام عمر انہی مقاصد کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔"

شوکت علی جوہر، مولانا

"مسٹر جناح ایک مقبول عام ہستی ہیں۔ جو اپنے مفاد پر ملت کے مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ سب بے غرض اور بے لوث ہیں۔ جسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ وہ صف اول کے زعیم تھے۔ جناح سے بڑھ کر میری نظر میں کوئی لیڈر نہیں۔"

شیریں جناح، محترمہ
(قائد اعظم کی دوسری ہمشیرہ)

"پاکستان کی تخلیق میں قائد اعظم نے مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے پاکستان کے حصول کے لئے اس لئے کوشش کی تھی کہ مسلمان اپنی زندگیوں کو ایک ضابطۂ حیات کے تحت سنوار سکیں۔"

ظفر علی خان، مولانا
(مایۂ ناز صحافی، ادیب اور شاعر)

"تاریخ ایسی مثالیں کم پیش کرے گی کہ کسی لیڈر نے جمود و تحکم برتتے ہوئے، انتہائی بے سروسامانی اور مخالفت کی تند و تیز آندھیوں کے درمیان دس برس کی قلیل مدت میں ایک سلطنت بنا کر رکھ دی ہو۔"

عاشق حسین بٹالوی، ڈاکٹر

"قائد اعظم پاکستانی عوام کے عظیم ہیرو ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ

کے لئے زبردست محنت کی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ پاکستان کا قیام قائداعظم ہی کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ پاکستان کے کروڑوں عوام مل کر بھی اس ملک کی بہتری کا دعویٰ نہیں کر سکتے، جس نے قائداعظم کے قدموں کو چوما ہے۔

وہ اتنی ہی بلند شخصیت تھے، جتنی اہم ابن تیمیہ تھے اس لئے کہ مؤخرالذکر نے مسلمانوں کو تاتاریوں کی یلغار سے بچایا جب کہ قائداعظم نے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چیرہ دستیوں سے بچا لیا۔"

عبدالجبار خاں

(سابق اسپیکر قومی اسمبلی)

"قائداعظم نے قوم کو ایک نئی زندگی دی اور تاریخ کا رخ بدل کر رکھ دیا۔ آج ہمارے دل خدا کے حضور ممنونیت کے جذبات سے لبریز ہیں کہ اس نے ہماری زندگی کے نازک مرحلہ پر ہمیں ایک بہترین قائد دیا۔"

عبدالحق مولوی

(بابائے اردو)

"قائداعظم مرے نہیں، وہ زندہ ہیں اور پاکستان کی شکل میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔"

عبدالحمید خاں

(صدر آزاد جموں و کشمیر)

قائداعظم بے پناہ خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے۔ انہوں نے قوم کے سامنے ایک نصب العین رکھا۔ انہوں نے انگریزوں سے منوایا کہ وہ مسلمانوں کو [illegible] سکتے۔ وہ عزم و ارادے کی ایسی چٹان تھے جسے سرکانا سخت اور بہت مشکل کام تھا۔ دنیا کی تاریخ میں ان کا نام ہمیشہ یادگار رہے گا اس لئے کہ وہ ہمیں ایک عظیم مملکت دے گئے ہیں۔

عبدالرب نشتر، سردار

(قائداعظم کے معتمد رفیق)

"میں نے قائداعظم سے زیادہ سیاسی بصیرت والا آدمی نہیں دیکھا۔ انہوں نے اتنی عظیم شخصیت ہونے کے باوجود نہایت ہی سادہ زندگی گزاری۔ لالچی اور خوشامد پسند سیاستدانوں کے برعکس قائداعظم ایک عظیم کردار کے مالک تھے۔ ان کی زندگی، کردار و عمل کا ایک مثالی نمونہ تھا۔

عبدالستار حاجی

مسلمانوں کے لئے قائداعظم نے جو خدمات انجام دی ہیں ان کی طرف ساری دنیا متوجہ ہو چکی ہے۔ اور ہر طرف سے تعریف و تحسین کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ دس کروڑ مسلمانوں کے ایک بے مقصد ہجوم اور ان کی منتشر روحوں نے مسٹر جناح کی جذبہ انگیز اور منفرد قیادت کے تحت راتوں رات ایک متحد و منظم قوم کی صورت اختیار کر لی ہے، اور اس کے سامنے ایک واضح اور حقیقی منزل موجود ہے جس کی طرف وہ پورے استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کو ایک منظم قوم بنانے کی جدوجہد میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہ اسی فرزند اسلام کی عظیم کوششوں اور محنتوں کا ثمرہ ہے۔ جو اس نے اپنی صحت کو خطرے میں ڈال کر انجام دی ہیں۔"

عبدالسلام خورشید ڈاکٹر (ممتاز صحافی)

"میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اختلافِ رائے کی بناء پر دوسروں پر غداری کا ٹھپہ لگانے کو ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ میں کسی کی نیت پر بھی حملہ کرنا پسند نہیں کرتا کیونکہ نیتوں کا حال صرف خدا جانتا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور دوسرے کانگریسی مسلمان اور مجلسِ احرارِ اسلام کے قائدین کو میں غدار نہیں کہتا۔ کیونکہ ممکن ہے جس راستے پر یہ بزرگ چلتے رہے اسے دیانت داری سے صحیح راستہ سمجھتے ہوں اور نیک نیتی سے مسلمانوں کو تحریک پاکستان کی تائید و حمایت سے باز رکھنے کے لئے کوشاں رہے ہوں لیکن میں اتنا ضرور کہوں گا، کہ ان کا راستہ غلط تھا۔ قائداعظم کا بتایا ہوا راستہ درست تھا۔ اور جو لوگ قائداعظم کے بتائے ہوئے راستے سے گریزاں رہے۔ بلکہ لوگوں کو اس پر چلنے سے روکتے رہے، وہ اس قابل نہیں ہیں کہ انہیں پاکستان کا ہیرو بنایا جائے۔ اور ان سے عقیدت کا اظہار کرنا پاکستان دوستی کا ثبوت نہیں ہے۔"

عبدالغفار خاں

(سرخپوش لیڈر)

"ان کی زندگی ہمیشہ کسی نہ کسی نصب العین کے حصول کی خاطر مصروف کار رہی۔ انہوں نے جو کچھ کیا، خلوص سے کیا۔ جو کچھ محسوس کیا اسے دوست دشمن سب کے سامنے کہنا ضروری سمجھا۔"

عبدالقادر، سر

(صحافی، قانون دان، لاہور ہائیکورٹ کے جج)

"قائداعظم مرے نہیں۔ جو مشعل انہوں نے فروزاں کی تھی بدستور فروزاں ہے۔ وہ پاکستان کی شکل میں زندہ ہیں، اور زندہ رہیں گے۔"

عبدالقیوم خاں

(سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد، سربراہ قائداعظم مسلم لیگ)

"میرا ایمان ہے کہ قائداعظم جو حکمت عملی اختیار کرتے تھے وہ درست ہوتی تھی اور جو مسلمان بھی آپ سے غداری کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔"

عبداللہ ہارون، حاجی سر

"جناح مسلم انڈیا کے بے تاج بادشاہ ہیں۔ سارے عالم اسلام میں ان کو وقت کے سب سے بڑے مدبر اور سیاست دان کا مقام حاصل ہے۔ اسلام کے لئے انہوں نے جو خدمات انجام دی ہیں۔ وہ بہت عظیم اور شاندار ہیں۔ مسلمانان ہند کی آئندہ تاریخ میں ان کا نام مسلمانوں کے ایک عظیم محسن کی حیثیت سے لیا جائے گا۔ انہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو بیدار کیا، اور تاریخ کے انتہائی نازک دور میں سب کو ایک جھنڈے تلے جمع کیا۔ وہ مسلمانوں کی وہی [illegible] جو چند سو سال پہلے [illegible] اس ملک میں گزر چکی ہے۔ وہ جدید ہندوستان کے بانی ہیں۔ خداوند قدوس انہیں طویل زندگی عطا کرے۔"

عطاء اللہ شاہ بخاری سید (احرار رہنما)

"وہ وکالت یا سیاست کے لئے نہیں پیدا ہوئے تھے، بلکہ وہ ایک جہد آفریں شخصیت کے مالک تھے۔ جس نے ہندوستان کی تاریخ حریت میں جگہ جگہ ایسے رنگین اور دیرپا نقوش ثبت کئے اور اسلامی تاریخ میں قائد اعظم نے ایک ایسا باب کا اضافہ کیا، جو پاکستان کے نام سے رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔"

علی اصغر حکمت (سابق سفیر ایران)

"یہ تاریخ کا ایک بے مثال معجزہ ہے کہ ایک شخص واحد نے دس سال کی قلیل مدت میں جو تاریخ عالم میں ایک لمحہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی، وہ کامیابی کہ جو قائد اعظم کو میسر ہوئی تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں کہ اتنے مختصر وقت میں آٹھ کروڑ انسانوں کی ایک نئی مملکت کا تصور، اس کی تبلیغ اور اس کا حصول سب کچھ ممکن ہوا ہو۔ مملکت پاکستان اور عمر دراز ہے مگر اس کی آواز بین الاقوامی انجمنوں میں بھی احترام کے ساتھ سنی جاتی ہے۔

قائد اعظم کی شخصیت آئندہ نسلوں کے لئے منارہ نور کا کام دے گی۔ محمد علی جناح جیسے انسان ملک کے ان نجوم کی مانند ہیں جن کی روشنی ہم تک بعید القیاس فاصلے طے کر کے پہنچتی ہے اور اگرچہ وہ انسانی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں لیکن وہ نور جو ان سے پھیلتا ہے کبھی ختم نہیں ہوتا۔ قائد اعظم کی روح بھی ملک کے نجوم کی طرح نسلوں تک ہمارے قلب و جان کو منور کرے گی۔ آج ہمیں قائد اعظم سے اپنی محبت کو اس عظیم مملکت کی خدمت میں ڈھال لینا چاہیے جس کی انہوں نے تخلیق کی کیونکہ پاکستان قائد اعظم کی مقدس یادگار ہے۔"

عنایت اللہ المشرقی (خاکسار تحریک کے بانی)

"اس کا عزم پائندہ و محکم تھا، وہ ایک جری اور بے باک سیاسی تھا جو مخالفوں سے ٹکرانے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا تھا۔"

غلام بھیک نیرنگ، مولانا سید

"مسٹر محمد علی جناح کی عظیم شخصیت ہر پرحق مند اور مخلص مسلمان کی نگاہوں کا مرکز بن چکی ہے۔ وہ مسلم قوم کے انتہائی ہر دلعزیز قائد ہیں۔ وہ ایک ایسی شخصیت ہیں جس کے ہاتھوں میں ہندوستانی مسلمانوں کے مفاد بالکل محفوظ ہیں۔"

غلام مصطفیٰ تبسم صوفی (اردو اور فارسی کے شاعر، مشہور ادیب)

"قائد اعظم کی زندگی ایک تحریک، ایک واضح نظریہ اور ایک مستقل نصب العین تھی۔ قائد اعظم کی آئین پسندی میں لوچ تھا، فراخدلی تھی۔ وہ ضابطے کے شدید پابند ہوتے ہوئے بھی افہام و تفہیم کے قائل تھے۔ وہ سیاست کے میدان میں حریفوں کی شاطرانہ چالوں کو خوب جانتے تھے۔ وہ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے تھے لیکن ان کی سیاسی کشمکش کا مقصد حریف مقابل پر غلبہ حاصل کرنا نہیں ہوتا تھا اور وہ خود حریف سے شکست کھانا بھی جانتے تھے۔"

فاطمہ بیگم محترمہ (پرنسپل جناح گرلز کالج لاہور)

"۱۹۴۱ء میں قائد اعظم لاہور تشریف لائے تو انہیں جناح گرلز کالج کا معائنہ کرنے کی دعوت دی گئی۔ قائد اعظم نے اس جگہ ایک مختصر تقریر بھی کی۔ اس تقریب کے بعد میں قائد اعظم کو اس ہال کی طرف لے گئی جہاں پردے کے پیچھے عورتیں بیٹھی تھیں۔ دروازے پر پہنچ کر قائد اعظم رک گئے۔ انہیں اندر جانے میں تامل تھا۔ میں نے دوبارہ یہ درخواست کی کہ اندر تشریف لے چلئے تو قائد اعظم نے فرمایا۔

"اندر پردہ دار خواتین ہیں مجھے اندر نہیں جانا چاہیے۔" اس پر میں نے کہا "آپ تو ہمارے قائد اعظم ہیں۔ عورتیں آپ سے کیا پردہ کریں گی۔" قائد اعظم نے مسکرا کر کہا "یہ کیا آپ میری تعریف کر رہی ہیں۔"

فاطمہ جناح محترمہ (مادر ملت)

"قائد اعظم بچپن ہی سے بڑے بے باک، صاف گو اور اعلیٰ کردار کے مالک تھے۔ خدمت خلق خدا اور کمی انسانیت کی ہمدردی ان کی زندگی کا اصول تھا۔ وہ ہر وقت محنت شاقہ سے کام لیتے تھے۔ وہ مساوات، رواداری اور انصاف کے قائل تھے۔ انہیں لفظ "ناکامی" سے چڑ تھی۔ آپ کا خیال تھا کہ دنیا میں کوئی کام ناممکن نہیں بلکہ سب کچھ ممکن ہے۔ کامیابی انسان کی اپنی ہمت اور مسلسل جدوجہد کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔"

"ان کی کامیابیوں اور کارناموں کی وسعت سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے، کہ ان کی زندگی اور کردار میں کسی پُراسرار طاقت کا ہاتھ تھا لیکن حقیقت میں کوئی ایسی چیز نہ تھی وہ ایک انسانی شخصیت تھے ان کا بڑا کارنامہ ان کا اپنا کردار تھا جس کا وارمدار صاف ستھری زندگی اور بے لوث خدمت کا جذبہ تھا۔ اور یہی کردار تھا جس نے انہیں شدید مشکلات اور رکاوٹوں میں کامیابیوں سے ہمکنار کیا۔"

فخر داعی گیلانی آقائے (ایران)

"قائد اعظم کی بے پناہ قوت کا راز کیا تھا؟ حق اور صداقت پر اس عظیم انسان کا غیر متزلزل یقین تھا۔ ان کے یقین اور عمل کے نتائج عالم اسلام کے لئے مشعل ہدایت ہیں۔"

فریڈرک جیمز، سر

"وہ بلا کے ذہین تھے۔ بڑی شستہ اور روانی سے انگلش بولتے تھے۔ میں انہیں احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہی نہیں بلکہ عزت بھی کرتا ہوں۔"

فریڈرک کرافٹ، سر

"میں نے اتنا ہونہار اور ذہین بچہ پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔"

فضل الحسن حسرت موہانی، مولانا (ادیب، سیاستدان)

"مسٹر جناح ایک ایسے لیڈر ہیں جو مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر لائے ہیں کامیاب ہوئے۔ موصوف صحیح معنوں میں قائد اعظم کہلانے کے حقدار ہیں۔ ان کی تدبر بے مثل

دی ہے جو قیامت تک عظیم الشان نجات دہندہ حضرت عیسیٰ کی ہے اسی کی برکت ہے کہ دس کروڑ مسلمان ہمارے سیاسی مسیحا ہیں۔

فضل الحق مولوی

(شیر بنگال جنہوں نے قرارداد پاکستان پیش کی)

"ان کا کردار اور استقامت قائد اعظم کے سب سے نمایاں جوہر تھے۔ ان کا دل اسلام اور مسلمانوں کی محبت سے معمور تھا۔"

فضل حسین میر

(پنجاب اسمبلی کے ممبر اور وزیر تعلیم)

"قائد اعظم ان رہنماؤں میں سے ہیں جو تاریخ بنانے کے لئے پیدا ہوتے ہیں۔ قائد اعظم نے ایک قوم بنا دی ہے جو اپنا نصب العین اور نظریہ رکھتی ہے۔ ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ کوئی قوم اپنی حریفوں کے ساتھ قومی برادری میں شامل ہو، ہم پر اللہ کا احسان ہے اسی لئے ہم پر اپنے رہنما کو خراج عقیدت پیش کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔"

کوثر نیازی مولانا

(ادیب، شاعر، عالم دین)

"قائد اعظم اتحاد اسلامی کے سب سے بڑے داعی تھے۔ انہوں نے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں میں دو قومی احساس پیدا کرتے ہوئے سارے عالم اسلام کی ہمدردی حاصل کی۔ دو قومی نظریہ کی بنیاد پر پاکستان عالم اسلام کے مسلمانوں کی عالمی برادری کا ... ہمارے لئے راہ ہموار کی وہ ایک ... ملت اتحاد اسلامی کے علمبردار تھے۔ اور اسی لئے مسلمانوں کو ان سے بڑی محبت ہے۔ اس زمانے میں بھی مسلمانوں میں علمبردار سیاستدان اور عربی عالم موجود تھے۔ لیکن ... صرف قائد اعظم کے حصے میں آئی کہ انہوں نے ... ختم کرا کے مسلمانوں میں صرف مسلمان کی حیثیت سے سوچنے کی عادت ڈالی۔"

کیسی مسٹر

(آسٹریلیا کے سابق وزیراعظم)

"پاکستان قائم ہونے کے بعد میں نے گورنمنٹ ہاؤس کراچی میں مسٹر جناح اور ان کی بہن فاطمہ جناح کے ساتھ کھانا کھایا۔ دوران گفتگو میری اہلیہ نے کسی شخص کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ بڑا ذکی شخص ہے۔ اس پر جناح نے کہا: محترمہ ذہانت کی مذمت نہ کریں۔ اگر میں ذکی نہ ہوتا تو پاکستان کبھی معرض وجود میں نہ آتا۔"

گوپال کرشن گوکھلے

(بھارتی سیاست دان)

"ایک وقت آئے گا کہ جناح ہندو مسلمانوں کے اتحاد کا قاصد بنے گا۔ اس میں بے شمار صلاحیتیں ہیں۔"

لوئی فشر

"مسٹر جناح ایک ذہین پارلیمانی، ایک ہوشیار نقاد اور ایک بے لوث سیاستدان ہے۔"

لیاقت علیخاں شہید ملت

(پاکستان کے پہلے وزیراعظم)

"قائداعظم اپنی زبان سے کوئی بات ایسی نہ کہتے تھے جس پر وہ عمل نہ کر سکتے ہوں۔"

بعض خاص ترغیبات اور معاملات کو آزادی سے ان کی دخل اندازی ہونے دیتے تھے، اصولوں کی کبھی پرواہ نہ کرتے تھے، اور جس بات کو حق سمجھ لیتے تھے۔ اس پر پوری استقامت سے ڈٹ جاتے تھے۔ اور کسی طاقت سے خواہ شخصیت سے بھی مرعوب نہ ہوتے تھے۔

"مجھے آج تک کسی عزیز کے مرنے کا اتنا افسوس نہیں ہوا۔ جتنا قائد اعظم کی اچانک موت سے ہوا۔ آؤ ہم عہد کریں، کہ پاکستان کے استحکام کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے میں دریغ نہیں کریں گے۔"

"وہ ایک دیانت ہیں۔ ایسی دیانت جس میں فریب کاری کا شائبہ نہیں ہو سکتا ایسی دیانت جس کے بارے میں اس کے سخت سے سخت ناقدوں کو بھی زبان کھولنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ جس دیانت نے کبھی روحانیت کا لبادہ اوڑھنے کی کوشش نہیں کی۔ جس نے مذہبی ریاکاری، سودے بازی، پراسرار طرز گفتگو اور دل سے بیزار نفرت کی ہے وہ ایک ذہانت ہے ایسی ذہانت جو واقعات سے الگ تھلگ ہو کر واقعات کا اس طرح تجزیہ کرتی ہے کہ وہ عریاں حقیقت بن کر سامنے آ جاتے ہیں۔ یہی ذہانت اسے بے چین رکھتی ہے۔ وہ رات دن جاگتا رہتا ہے اور صبح کی اولین ساعتوں تک فرش پر ٹہلتے ہوئے اپنے فیصلے کی تمام جزئیات کو بار بار جانچتا ہے۔ ہر بات کو تولتا ہے۔ اور ہر پہلو کو پرکھتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا فیصلہ قوم کی زندگی اور موت بن سکتا ہے۔

وہ ایک عزم ہے جس کے سامنے کوئی رکاوٹ ناقابل تسخیر نہیں۔ وہ ایک فراست ہے جو کسی بھی تفصیل کے ہر جز تک پہنچ جاتی ہے۔ اور ہر جز کو اس کی تفصیل کے ساتھ پرکھ لیا کرتی ہے۔

یہ ہے وہ مدبر جو دس کروڑ ہندوستانی مسلمانوں کی قیادت کر رہا ہے۔

یہ ہیں محمد علی جناح ہندوستانی سیاست کے قائد اعظم۔"

لیڈی غلام حسین ہدایت اللہ

(ہلال قائد اعظم)

"قائد اعظم رحم دل اور خوش طبع انسان تھے۔ ایک قومی رہنما ہونے کی عظیم ذمہ داریوں کے باعث انہیں اتنا وقت ہی نہیں ملتا تھا کہ ان کی شخصیت کے اس پہلو سے ہی آگاہی ممکن ہو سکے۔ واقعہ یہ ہے کہ قائد اعظم کی شخصیت میں متضاد عناصر موجود تھے جن کے یکجا ہونے کی وجہ سے وہ ایک منفرد شخصیت کے حامل تھے حالانکہ انہیں مختلف کتابوں میں متانت پسند اور مغرور دکھایا گیا ہے۔ اس کے برعکس وہ حلیم الطبع تھے اور بعض مزاج دان کا رد عمل بہت ہی خوشگوار اور معتدل ہوتا تھا۔ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ان کے خاندان کے کسی فرد کے انتقال پر تعزیت کرتے ہوئے رو بھی دیا کرتے تھے اور پسماندگان کو نہایت ہی پر اثر الفاظ میں صبر کی تلقین کرتے۔ نجی نشستوں اور قریبی لوگوں کے ساتھ قائد اعظم کی پرکشش شخصیت کا یہ پہلو بار بار سامنے آتا ہے۔"

مارشل جارج سیکرٹری آف سٹیٹ امریکا

"مسٹر محمد علی جناح بنی نوع انسان میں یکتا لیڈر تھے۔ ایسے صاحب فہم کی رہنمائی کا

ختم ہو جانا صرف اُن کے اپنے ملک کے لئے ایک بڑا صدمہ ہے بلکہ اقوام عالم یہ محسوس کریں گی، وہ اپنے لوگوں کے لئے اور پاکستان کے سیاست دانوں کے لئے انہماک، محنت اور بےلوث لگن کی ایسی مثال چھوڑ گئے ہیں جو یاد گار ہوں کہ بین الاقوامی معاملات میں تعمیری کام ... اجاگر رہے گی۔

مانٹیگو چیمسفورڈ لارڈ (وزیر ہند)

(۱۰ نومبر ۱۹۱۷ کو قائداعظم ہندوستان گئے، تو اُن کی ملاقات مانٹیگو سے وائسریگل لاج میں ہوئی۔ مانٹیگو اپنے تاثرات اپنی ڈائری میں لکھتے ہوئے کہتا ہے)

"جناح داخل ہوا، نوجوان، شائستہ، باوقار، دلائل کے ہتھیاروں سے مسلح، اپنی سکیم کی برتری پر مصر اور لفظ ... ذمہ دار حکومت خود اسمبلی کی سکیم اس سے کم پر راضی ہو ہی نہیں سکتا۔ میں پہلے سے ہی تھکا ہوا تھا۔ اس نوجوان نے تو مجھے بالکل سچ کہہ کے رکھ دیا۔ چیمسفورڈ وائسرائے نے اس سے بحث میں الجھنے کی کوشش کی اس ماہر سیاستدان نے حریف چیمسفورڈ کو اس طرح چکرا دیا، جیسے کوئی اپنے جال میں مکھی کو جکڑ لے۔"

ذہانت و فراست جناح کی خصوصیت ہے۔ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ ایسا قابل اور ہوشیار آدمی اپنے ملک کے معاملات کی باگ اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا۔ گاندھی سے ملاقات بھی ہوئی۔ لیکن بے حد غیر مؤثر شخصیت ہے۔

ماؤنٹ بیٹن لارڈ (آخری وائسرائے ہند)

"قائداعظم اگر کسی فریق سے کوئی سمجھوتہ کرتے تھے، تو جھک کر نہیں، نہ دبے ہوئے انداز میں بلکہ برابری کی سطح پر سمجھوتہ کرتے تھے۔ حق بھی ملے رہنا ان کا مقولہ تھا۔"

ماہیار نوابی، ڈاکٹر (ایران)

"فکر قائد کی روشنی سے عالم اسلام کو فائدہ پہنچا ہے۔ انہوں نے قوم کے مستقبل کے لئے اپنا آج ہمارے کل کے لئے قربان کر دیا اور اس جذبے کے تحت وہ پاکستان کا ایک درخشاں باب مسطور رہیں گے۔"

محمد اسماعیل خان، نواب

"مسٹر محمد علی جناح کو اس وقت ملک کی سیاسی زندگی میں ایک نمایاں مقام حاصل ہو چکا ہے۔ ان کی بلند ذہانت پیچیدہ مسائل کو تیزی کے ساتھ سمجھنے کی صلاحیت اور گہری فراست، ساتھ ہی ان کے مزاج کے سکون اور ان کی بے لاگی نے انہیں ہندوستان کے مسلمانوں کے درمیان ایسا منفرد اور بلند مقام عطا کر دیا ہے۔ جو ابھی قریب میں کسی دوسرے مسلمان رہنما کو خواہ اس کی صفات کیسی ہی کیوں نہ ہوں۔ اور اس کی صلاحیتیں کس قدر عظیم ہی کیوں نہ ہوں، حاصل نہیں ہو سکا ہے۔ انہیں اپنی قوم کا مکمل تعاون اور اعتماد بھی حاصل ہے۔ ان کی ہردلعزیزی اس بات کی کھلی علامت ہے، کہ وہ اپنی قوم کے حقیقی مقاصد سے پوری اخلاص کے ساتھ وابستہ ہیں۔ سیاسی ہوشیاریوں اور خفیہ پالیسیوں سے ان کا دامن پاک ہے اور انہیں بے نقاب کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ مسلمانوں کو مسلم لیگ سے قریب لانے اور انہیں سیاسی طور پر منظم کرنے کے معاملے میں مسٹر جناح کو اپنی قوم میں خود اعتمادی اور عزت نفس کا جذبہ ابھارنے کا پوری طرح موقع ملا ہے۔ اور انہیں پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس طرح انہوں نے مسلمانوں کو مختلف متحارب اور مخلف سیاسی حصوں میں بٹ جانے سے بچا لیا۔ اس طرح کی ہر تنظیم کے دوران لوگوں میں تلخی اور رنجش کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ لیکن جب ایک بار تنظیم کا کام مکمل ہو جائے گا تو مجھے یقین ہے کہ ان کے مخالفین بھی جو ان پر بڑی سختی کے ساتھ تنقید کرتے ہیں بالآخر ان کے شکر گزار ہوں گے۔ اور اس حقیقت کو تسلیم کریں گے۔ کہ مسٹر جناح نے مسلمانوں کا، جو مشترکہ ملک کے ایک بڑے حصے کو منظم کر کے اور اسے مزید طاقتور بنا کر آزادی کے حصول کی مشترکہ منزل کو اور قریب تر کر دیا ہے۔"

محمد اعظم خان جنرل

(لیفٹیننٹ جنرل سابق وزیر بحالیات، گورنر مشرقی پاکستان)

"قائداعظم اپنے مخالفین کے ساتھ بھی ... جو بیباک ... تعصب اور ہوس کی سیاست کی شاندار مثالوں کی ... تھے ... وہ کسی کو صرف ... اور نظر اور صحیح تعبیر لگانے کی ... سے ... دیانت اور ... کا نتائج کا مقصد ... زاویۂ نگاہ سے ... کہ وہ حال ... نہیں معلوم ہی ہوتا۔ لوگوں ... قوم کے ... تھے ... ان کی ذات پر عوام کو پورا پورا اعتماد تھا۔"

محمد اقبال ڈاکٹر، سر (شاعر مشرق)

"ہندوستان میں بحیثیت مسلمان آپ ہی کی واحد ہستی ہے جس سے ملت کو یہ توقع وابستہ کرنے کا حق ہے کہ شمال مغربی ہندوستان بلکہ پورے ہندوستان میں جو سیلاب آرہا ہے اس میں آپ ملت کی صحیح راہنمائی فرمائیں گے۔"

میرا وقت پورا ہو چکا ہے۔ اب میرے لئے یہی، کہ اتاترک اور جناح جیسی ہستیوں کی درازئ عمر کے لئے دعا کروں۔ انہیں اپنا اپنا مشن پورا کرنا ہے۔

محمد حنیف آزاد (قائداعظم کے نجی ملازم)

"قائداعظم اپنے ملازمین کے کردار و اطوار کا بہت خیال رکھتے تھے جس طرح ان کو ان کے اصول سے محبت تھی اسی طرح وہ ان کے اصول سے ہی منحرف تھے ... سے ... کہ جب ان کو معلوم ہوا کہ وہ ... کی صحبت کی ... تھا ... آپ انہیں بے حد ... گرد ... کو زیادہ ... حس کرتے تھے ان کی ... ہوئی وہ فوراً ملازمت سے علیحدہ کر دیئے گئے ... رخصت کرتے وقت وہ ... سے پیش آئے جس طرح دوست سے آتے ہیں۔"

محمد الیاس مسعود

"قائداعظم نے راست ... اور درست گفتگو ... مقصد کی ... اور راست گفتاری سے بڑھ کر کوئی ہتھیار نہیں، بے باکی سے بڑھ کر کوئی حربہ نہیں۔ اس گفتگو میں قائداعظم کی شکل ایک بڑی روشن مثال ہے اور مثال سے بھی ...

کراچی (خط بنام تلقین) :

محمد اورنگ زیب خان سردار

مسٹر محمد علی جناح ہندوستانی مسلمانوں کے ایسے مسلمہ قائد ہیں۔ جن کے بارے میں اختلاف رائے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس موقع پر قائداعظم محمد علی جناح کی تعریف میں کوئی بیان دینا ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ یہ ایک مشکل بلکہ ناممکن چیز ہے کہ آپ اس شخص کے بارے میں جس کو آپ بہت زیادہ جانتے ہوں اور جس کے بارے میں بہت کچھ کہہ سکتے ہوں، اور جس کی سیاسی زندگی بڑی ہمہ گیر ہونے کے ساتھ ساتھ واقعات اور کامیابیوں سے متعلق ہو۔ آپ کوئی مختصر سی بات کہہ کر رہ جائیں۔ خاص طور پر مجھ جیسے ان کے ایک ساتھی کے لئے یہ بات ایک ہوش گداز حادثے سے کم نہیں ہے۔ دوسرے الفاظ میں مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

محمد ایوب خان فیلڈ مارشل (سابق صدر پاکستان)

• حصول پاکستان کی کٹھن جدوجہد کے ایام میں جب کہ برصغیر کے تمام مسلمانوں کے مستقبل کی تعمیر کا تمام بوجھ قائداعظم کے کندھوں پر آپڑا تھا۔ قائداعظم نے انتہائی بے سروسامانی اور مخالفت کی تند و تیز آندھیوں کے دوران ایک مملکت بنا کر رکھ دی۔ ان کا نام پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ عزت و احترام سے لیا جائے گا۔ پاکیزہ سیرت اور اعلیٰ زندگی نے قائداعظم کے دل و دماغ کو منصف کر دیا تھا۔ وہ بڑے وضعدار، مردم شناس، دوراندیش اور صاف گو تھے۔ جرأت، بے باکی اور حق گوئی میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔ ان کے اس بے لوث کردار نے انہیں کسی بڑائی کے آگے ہتھیار ڈالنے نہ دیئے۔ اور کسی قسم کی کوئی تہدید خواہ وہ کسی بڑی سے بڑی جماعت یا گروہ کی طرف سے ہی کیوں نہ ہو، ان کی جرأت و ہمت کے آڑے نہ آسکی۔ ان کی عمدہ قیادت میں برصغیر کے غیر منظم اور منتشر مسلمان متحد ہو کر ایک قوم بن گئے تھے۔ قائداعظم پاکستان کو ہمارے قومی نظریئے اور اقدار کی پناہ سمجھتے تھے۔ آیئے ہم آج کے دن اپنے اس عہد کا اعادہ کریں کہ ہم بابائے قوم کے نصب العین کی ثابت قدمی سے پابندی کرتے رہیں گے۔

انیسویں برسی پر قوم کے نام پیغام

• جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی •

(صدر ایوب کی خود نوشت سیاسی سوانح حیات سے چند اقتباسات)

• برطانیہ کی فوج (ہندوستانی) میں ہم مسلمان افسر پاکستان کے حصول کے لئے قائداعظم کی منظم جدوجہد سے دلی ہمدردی رکھتے تھے۔

• قائداعظم جنہوں نے قیام پاکستان کے لئے اپنی اعلیٰ ترین صلاحیتوں کو صرف کر دیا۔ ۱۹۴۸ء میں انتقال فرما گئے۔ وہ اپنے ملک کو اس وقت تک آئین نہ دے سکے تھے۔ یہ آئین جسے وہ اپنی زندگی میں بنا دیتے تو انتہائی مقبول ہوتا۔

جب ملک سر آغا خاں سے قائداعظم سے اپنے تعاون اور تعلق کے تذکرے کا آغاز کیا، انہوں نے کہا کہ میری قائداعظم سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ لیکن میں قائداعظم کا ایک عظیم انسان کی حیثیت سے بے حد احترام کرتا تھا۔ میں یہ اس لئے کہتا ہوں کہ آپ کی زندگی میں ایک دو ایسے مواقع آتے ہیں۔ جب آپ کو بڑے بڑے فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ قائداعظم اس بارے کے اعتقاد میں منفرد تھے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو پاکستان حاصل کرنا چاہیئے۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ وہ پاکستان کے سوا کچھ نہیں لیں گے۔ انہوں نے درست فیصلہ کیا۔ اور صحیح وقت پر کیا تھا آپ ان کی وسعت نظر کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ وہ کتنے عظیم تھے ان کا عزم کتنا راسخ تھا اور مقصد سے انہیں گہری لگن تھی وہ ایک بار جو فیصلہ کر لیتے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتے۔ کاش وہ زندہ رہتے۔ ان کی شخصیت نمایاں تھی ان کی قیادت بھی عظیم تھی وہ اپنی قوم کو آئین دے جاتے تو ہماری قوم شادماں ہوتی۔ وہ جو کچھ بھی دیتے قوم آنکھیں بچھا دیتی۔ ان کی قیادت متنازعہ نہیں تھی۔ وہ آج بھی قوم کیلئے ایک مثال کی حیثیت رکھتے ہیں۔

• قائداعظم نے تحریک پاکستان کو اعلیٰ بصیرت، اعلیٰ رہنمائی، جدوجہد، کاوش اور عزم صمیم کے ساتھ پروان چڑھایا۔

• برعظیم میں مسلمانوں کی قیادت بتدریج جدید تعلیم کے حامل افراد کی طرف منتقل ہو رہی تھی۔ قائداعظم کی ذات میں طاقتور اور خوش گفتار سیاست دان کی صفات مجتمع تھیں۔ مقصد کے لئے پختہ عزم کے ساتھ نبرد آزما ہونا بھی انہیں ودیعت ہوا تھا۔ اس لئے انہوں نے انگریزوں اور ہندوؤں کے خلاف کامیاب جنگ لڑی۔ مسلمانوں کے مقاصد کے لئے قائداعظم کی وکالت اور ان کی بے لوث خدمت نے منتشر مسلمانوں کو ایک طاقتور اور حقیقی قوم کے شیرازے میں منسلک کر دیا۔

محمد حسین نعیمی مفتی (سربراہ جامعہ نعیمیہ لاہور)

پاکستان کا وجود قائداعظم کی بصیرت، استقلال اور محنت کا ثمر ہے انہوں نے مسلمانوں میں اتحاد اور ایثار کا جذبہ پیدا کیا۔

محمد عبداللہ شیخ (شیر کشمیر)

• قائداعظم کو اپنے مقصد میں جو عدیم المثال کامیابی حاصل ہوئی، اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ ایک سچے مسلمان تھے۔ انہوں نے قوم کے مفاد کی حفاظت کا فریضہ بڑی تندہی سے انجام دیا۔ وہ ہمیشہ انصاف و صداقت کے مسلک پر کاربند رہے۔

محمد رضا شاہ پہلوی (شاہ ایران)

• حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی وفات کی خبر سے مجھے بہت رنج ہوا۔ اس نقصان پر میں آپ کی قوم اور پاکستانی بھائیوں کی خدمت میں دلی ہمدردی پیش کرتا ہوں۔

محمد علی چودھری (سابق وزیر اعظم پاکستان و سابق نظام اسلام پارٹی کے سربراہ)

"قائد اعظم ایک سچے اور مخلص مسلمان ہے۔ جن کی عملی زندگی اسلام کی بنیادی تعلیمات اور حضور اسلام کی سیرت پاک کی روشنی میں گزری۔"

محمد علی جوہر مولانا (تحریک خلافت کے بانی)

"کاش خداوند عالم جناح کے دل میں ڈال دے کہ مسلمانوں کی راہنمائی اب اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں کر سکے گا۔"

مختار احمد انصاری ڈاکٹر (برصغیر کی تحریک آزادی کے علمبردار سیاستدان)

"قائد اعظم نے نہ صرف ہمیں آزادی دلائی۔ بلکہ ہمیں ایک امتیازی قوم بھی بنایا۔ جس پر ہم بلاشبہ فخر کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے رہنما کو خراج عقیدت اسی طرح ہی پیش کر سکتے ہیں۔ کہ ان کے نظریات کی تکمیل کریں۔"

مدن موہن مالویہ پنڈت

"وہ جس بات پر ڈٹ جاتے ہیں۔ ڈٹ جاتے ہیں۔ بڑے سخت ہیں۔ انہیں قائل کرنا ہی ممکن نہیں۔"

مسولینی (اٹلی کا سیاستدان اور فسطائی ڈکٹیٹر)

"قائد اعظم کے لئے یہ بات کہنا غلط نہ ہوگی۔ کہ وہ ایک ایسی تاریخ ساز شخصیت ہے جو کبھی صدیوں میں جاکر ہی پیدا ہوتی ہے۔"

مطلوب الحسن (قائد اعظم کے پرائیویٹ سیکرٹری)

بابائے ملت قائد اعظم محمد علی جناح قوم کو درپیش ہر مشکل ترین مسئلے کو چٹکیوں میں حل کر دیا کرتے تھے وہ ایک ہیرو کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی مدبرانہ و عاقل قیادت میں برصغیر کے مسلمان علیحدہ اسلامی مملکت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔

موہن داس کرم چند گاندھی (بھارتی رہنما)

"مسلم لیگ ایک زبردست جماعت ہے۔ اس کے صدر مسٹر جناح ایک وقت تھا۔ کانگریسی تھے۔ اور کانگریس کی امیدوں کا آفتاب۔"

"جناح کا خلوص مسلم ہے۔ وہ ایک اچھے آدمی ہیں وہ میرے پرانے ساتھی ہیں اور میں انہیں زندہ باد کہتا ہوں۔"

"یہ حقیقت ہے کہ قائد اعظم بلاشبہ اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے وہ سیرت و کردار کی ان بلندیوں پر تھے۔ جہاں کوئی لالچ کوئی خوف۔ کوئی طمع انہیں اپنے جادہ سے نہیں ہٹا سکتا وہ عزم و استقامت کے کوہ گراں تھے۔ نہ امارت و ثروت ان کی راہ میں حائل ہو سکی۔ نہ حکومت کا جاہ و جلال اُسے مرعوب کر سکا۔"

"محمد علی جناح کو مسلم عوام پر بے پناہ قابو حاصل ہے۔"

میکنزی کنگ وزیر اعظم کینیڈا

"قائد اعظم کی اچانک وفات کا صدمہ کامن ویلتھ و برٹش کے تمام حصوں میں محسوس کیا گیا ہے، اس قومی نقصان پر میں کینیڈا کی حکومت کی طرف سے پاکستان کی حکومت کو دلی ہمدردی کا پیغام دیتا ہوں"

ناظم الدین خواجہ (پاکستان کے دوسرے گورنر جنرل)

"قائد اعظم ایک سخت چٹان کی طرح تھے جو اپنے خیال پر جمے رہتے اور اپنے پیش کئے ہوئے مطالبات میں کسی قسم کی ترمیم پر تیار نہ ہوتے۔ قائد اعظم نے مسلمانوں کو ایک تازہ قوت اور حرارت بخشی۔"

"صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے میں ایک اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس بات کو چند ہی سال گزرے ہیں۔ مسٹر جناح کی سیاست سے مجھے کچھ زیادہ متاثر نہیں کیا تھا۔ میں ان نظریات کے بارے میں سخت شک رکھتے ہیں جن کا تعلق جیسے مسٹر جناح ہندوستانی کے مسلمانوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں لیکن زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ مجھے دوسروں کی طرح اس بات کا قائل ہونا پڑا کہ مسٹر جناح ۱۹۳۰ اور کے ان بدلتے ہوئے حالات میں جس کے اندر کانگریس اور ہندو مہاسبھا دونوں کی جانب سے ملاقائی اور صوبائی خود مختاری پر زور دیا جا رہا تھا جس انداز سے رہنمائی فرما رہے تھے وہی درست اور پوری صحت کا حامل تھا کئی سال کی خود طرزی اور انگلستان میں رہنے کے بعد مسٹر جناح جب اپنے ملک واپس آئے تو انہوں نے اس کمی کو دیکھ لیا تھا جو مسلمانوں کی سیاسی جماعت کو لگ چکا تھا، ان کی صفوں میں ہر طرف نااتفاقی اور انتشار نظر آرہا تھا۔ خود مسلم لیگ اپنا اتفاق، قوت اور اثر کھو چکی تھی۔ مسٹر جناح نے نئے دستور کے اُس خطرے کو دور ہی سے بھانپ لیا تھا جس کی رو سے ہندوستان کے اندر ان کا حقیقی مقام پوری طرح محفوظ رہے ایک سچے فرزند اسلام کی طرح انہوں نے پورے اخلاص و یکسوئی کے ساتھ اسلام کی بکھری ہوئی طاقت کو آل انڈیا مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع کرنا شروع کر دیا۔ حب الوطنی کے حقیقی اور [redacted] جذبہ سے کام لیتے ہوئے انہوں نے کانگریس اور مہاسبھا دونوں کو متنبہ کرتے ہوئے بتایا کہ صوبائی اور علاقائی بالادستی کی پالیسی ہندوستان کو ایک خلفشار میں مبتلا کر کے مسلمانوں اور ہندوؤں کو مستقل طور پر ایک دوسرے سے جدا کر دے گی اپنی عمر اور صحت کے باوجود جو بہر حال کچھ زیادہ اچھی نہ تھی مسٹر جناح نے سارے ملک کا ایک سرے سے دوسرے سرے تک دورہ کیا، اور مسلمانوں کو متفق و متحد ہو جانے کی تلقین کی آج مسلمان ایک ایسی طاقت بن گئے ہیں کہ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ آج اگر چہ ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمان شانے سے شانہ ملا کر آل انڈیا مسلم لیگ کے جھنڈے تلے ایک مضبوط دیوار کی طرح کھڑے ہو چکے ہیں اگر آج وہ تمام منصوبے ناکام ہو چکے ہیں جو مسلمانوں کو ایک ایسی دائمی بے بس اقلیت بنا کر رکھ دینے کے لئے تیار کئے گئے تھے جو اپنے وجود تک کو برقرار رکھنے کے لئے دوسروں کی محتاج ہو تو بنیادی طور پر اس کا سہرا صرف ایک ہی شخص کے سر باندھا جا سکتا ہے اور وہ

محمد علی جناح ہیں۔ یہ ایک زبردست کامیابی ہے مسٹر جناح نے صرف ہندوستان کے مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ سارے ہندوستان کی خاطر جو خدمات انجام دی ہیں اُن کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے اگر برطانیہ کو اس کے اپنے نازک وقت میں ایک چرچل مل چکا ہے تو ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی جناح کی صورت میں ایک ایسی ہی شخصیت مل چکی ہے۔ یہ تشبیہ بظاہر جتنی برمحل معلوم ہوتی ہے گہرائی میں جا کر دیکھا جائے تو اس سے زیادہ مناسب اور صحیح معلوم ہوگی۔

چرچل نے پوری قوم کے ارادے اور خواہش کا مظہر بن کر کہا تھا کہ اس کی قوم نہ خود دائمی ذلت و غلامی قبول کرے گی اور نہ دنیا کی دوسری کمزور قوموں کو ایسا کرنے دے گی۔ ٹھیک اسی طرح مسٹر جناح بھی پوری مسلم قوم کے ارادے اور خواہش کا مظہر بن چکے ہیں۔ اور ہر قیمت پر جارحیت کا دفاع کر رہے ہیں، اور ساتھ ہی ملک کی دوسری تمام اقلیتوں کے لئے بھی ان کا پیغام یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو سرنگوں ہونے نہ دیں۔ ہندوستان کے مسلمان اسی لئے قائد اعظم کے ہر طرح ممنون ہیں۔

خدا کرے وہ طویل عمر پائیں تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنے اور ہمارے نظریے کو برگ و بار لاتا دیکھ سکیں۔ یعنی آزاد انڈیا میں آزاد اور متحدہ اسلام۔

نور احمد، مسٹر

(سابق رکن اسمبلی بنگال و سندھ)

"قائد اعظم نے اصول پرست اور دیانت دار تھے۔ ایک دفعہ مشہور تاجر عبداللہ ہارون نے ان سے ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے پانچ ہزار روپے فیس طلب کی۔ ان دنوں ان کی فیس پانچ سو روپے روزانہ تھی۔ مذکورہ مقدمہ میں تین دن تک پیروی کر کے کامیابی حاصل کی۔ اگرچہ انہوں نے مذکورہ رقم فیس روزانہ کے حساب سے نہیں لی تھی تاہم انہوں نے اپنے اصول پر ضرب نہ آنے دی، اور پندرہ سو روپے رکھ کر باقی رقم لوٹا کر واپس کر دی۔"

وجے لکشمی پنڈت، مسز

مسلم لیگ کے پاس ایک سو گاندھی اور دو سو ابوالکلام ہوتے اور کانگریس کے پاس صرف ایک محمد علی جناح ہوتا تو ہندوستان کبھی تقسیم نہ ہوتا۔

وقار الملک، نواب

"قائد اعظم کسی بھی بے اصولی کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اصول ان کی چڑ تھی، اور اصول ان کی خوشنودی۔ وہ ہمیشہ ایسے لوگوں کو پسند کرتے تھے جو اصول کے پابند ہوں۔ خواہ ان کا تعلق کسی بھی طبقہ سے کیوں نہ ہو۔"

ولنگڈن، لارڈ

"کانگریس کے بعد مسلم لیگ ہندوستان کی سب سے زیادہ با اثر اور طاقت ور جماعت تھی، اور قائد اعظم اس جماعت کے بے تاج بادشاہ تھے۔"

ونسٹن چرچل، سر

(برطانیہ کے وزیر اعظم، ادیب، مقرر)

"قائد اعظم ایک بہترین سیاست دان ہیں۔ شاید ہی دنیا میں مسلمانوں کے اس عظیم لیڈر کو یاد کرنے میں کبھی دل سے فراموش نہیں کر سکتا۔"

ویول، لارڈ

(وائسرائے ہند)

"مسٹر جناح اپنے ارادوں اور اپنی رائے میں بے حد سخت ہیں۔ ان کے رویہ میں کوئی لوچ نہیں پایا جاتا۔ وہ مسلم قوم کے مخلص رہنما ہی نہیں بلکہ وکیل بھی ہیں۔"

ہری مودی، سر

(سابق گورنر یوپی)

"مسٹر جناح ملکوں سے ہماری زندگی کے ایک بہترین باشان مانند ہیں۔ ان کی روش بظاہر مجموعۂ اضداد رہ چکی ہے، لیکن وہ ہمیشہ ہر تغیر کے ساتھ ایک مستقل اور بنیادی اصول پر قائم رہے ہیں۔ وہ نڈر ہیں۔ بے خوف ہیں۔ صاف گو ہیں۔ شہرت کے طلبگار نہیں۔"

"وہ ایک بہ ہمہ وجوہ آدمی ہیں جنہوں نے انہیں سمجھا کم ہیں، اور وہ تو بہت کم ہیں جنہوں نے ان کے تنہائی کے قلعہ میں رسائی پائی ہو۔ ایک شخصیت جو کہ دلوں کو موہ لیتی ہے تم اس کو چاہے ناپسند کرو چاہے نہ کرو۔ مگر اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتے۔"

ہیری ٹرومین

(امریکہ کے ۳۳ ویں صدر)

"میں سات عظیم الشان شخصیات کی زندگی کے حالات قلمبند کر چکا ہوں۔ لیکن جس احترام اور خلوص کا احساس میں قائد اعظم کی نسبت کرتا ہوں۔ وہ کسی شخصیت کی نسبت نہیں کرتا۔ جناح اب تک میرے احساسات میں اس طرح زندہ ہیں گویا وہ اب تک میرے قلب و دماغ کے بہترین ساتھی ہیں۔ ان کا دل بہت سرد لیکن دماغ بہت روشن تھا۔"

یعقوب حسن سید

(ایک صحافی)

"قائد اعظم کی بلند مرتبہ شخصیت سے کون واقف نہیں آپ کا عزم و استقلال بلند خیالی، اعلیٰ کردار، حق گوئی، سیاست دانی، اصابت رائے، بے خوفی اور بے باکی محتاج تشریح نہیں۔ ایک قوم کی ساخت تھا۔ اور اس کی ملی اہمیت اور جداگانہ ہستی کی برقراری سے جس قدر آپ آگاہ تھے اس کے لئے انہیں ہندوستانی مسلمانوں کا ڈاکٹر کہا جائے گا۔ آپ نے اپنی نیم جاں بستر مرگ پر پڑی ہوئی قوم کو وہ نسخۂ حیات پلایا جس سے ہندوستانی مسلمانوں میں از سر نو توانائی اور قوت عمل عود کر آئی انہوں نے ہندوستانی مسلمانوں کو ایک نیا شعور، قومیت اور ایک نیا احساس عطا کیا۔"

یحییٰ کمال بیتیالی

(سفیر ترکیہ)

"اس عظیم ملک کی آزادی کے لئے انہوں نے جو قربانی دی ہے۔ اس کے سب لوگ مداح ہیں۔ انہوں نے اپنی حکومت کی بنیادیں مضبوط کر کے ایک قابل فخر ورثہ چھوڑا ہے۔"

قائد اعظم صحافیوں کی نظر میں

ایڈیٹر روزنامہ "امروز" لاہور

(یہ اقتباس روزنامہ امروز کے اس اداریہ سے لیا گیا ہے جو قائد اعظم کے انتقال پر "قائد اعظم زندہ باد" کے عنوان سے شائع ہوا۔)

"اس کے نحیف جسم میں ایک طوفانی روح چھپی تھی اس کا عزم کہسار سے زیادہ پائندہ اور محکم تھا اور اس کی ہمت عقاب سے جو سنگلاخ چٹانوں میں نشیمن بناتا ہے، زیادہ بلند پرواز اور بے باک تھی۔ وہ ایک جری اور بے باک سپاہی تھا۔ جو پرخروش موجوں سے لڑنے اور چٹانوں سے ٹکرانے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا تھا۔ اس نے کئی بار رکاوٹوں کے پہاڑوں کو تنکوں میں اڑا دیا۔ اس نے کئی مرتبہ پستیوں کو اچھالا اور بلندیوں کو جھکنے پر مجبور کر دیا۔ لوگوں نے کہکشاں کو اس کی تلاش میں افلاک کی رفعتوں سے اترتے بھی دیکھا ہے۔ اور اس کے سمند سم کی گرد سے کبھی کبھی کہکشاں کی ابھری کا دھوکہ بھی کیا ہے۔

ہم اپنے جھگڑوں میں الجھے ہوئے تھے، لیکن جب اس نے ہمیں پکارا، تو اس پکار میں کچھ ایسی کشش تھی کہ ہم اپنے سارے جھگڑے بھول کر اس کے پیچھے ہو لئے۔ ہم اس سے محبت بھی کرتے تھے اور ڈرتے بھی تھے۔ کیونکہ وہ صرف ہمارا رہنما ہی نہیں بلکہ شفیق باپ اور غم گسار دوست بھی تھا۔

آج وہ ہم میں نہیں لیکن یقین نہیں آتا کہ وہ ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ وہ ہم میں موجود ہے۔ اس نے ہم میں اولوالعزمی کی غیر متزلزل اور ناقابل تسخیر روح پیدا کر دی ہے۔ اس سے کوئی ہمیں محروم نہیں کر سکتا وہ ہمیشہ صبح کے ستارے کی طرح ہمارے ساتھ رہے گی اور اس کی روشنی میں ہمارے قدم بڑھتے جائیں گے۔ ابھی آسمان کی بانہیں جھکیں گی۔ کہکشاں کئی مرتبہ افلاک کی بلندیوں سے زمین پر اترے گی۔ پھر ہم یہ کیوں سمجھیں کہ قائد اعظم ہم میں موجود نہیں۔ جب تک ہماری روح غیر مغلوب اور ہمارا عزم پائندہ ہے۔ پاکستان زندہ ہے۔ اور جب تک پاکستان زندہ ہے۔ ہمارا محبوب رہنما بھی زندہ ہے۔

'قائد اعظم زندہ باد'

ایڈیٹر روزنامہ "پائنیر" لکھنؤ

"قائد اعظم پہلے قوم پرست تھے۔ بعد میں اس سے علیحدہ ہو گئے تاہم آپ دنیا کی ان عظیم الشان شخصیتوں میں شامل ہیں جنہیں قدرت بڑے کاموں کے لئے پیدا کرتی ہے۔ خواہ وہ کام تعمیری ہوں یا تخریبی۔ مسٹر جناح کو صرف خیالی آدمی سمجھ کر نظر انداز کر دینا بہت بڑی غلطی ہوگی۔ لوگ کسی طرح ان کے عملی کاموں سے آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔ ان میں وہ صفات ہیں جو لیڈر جیسے آدمیوں میں پائی جاتی ہیں۔ سخت کوشی اور دلیری جیسی باتیں جو قیادت کے لئے لازمی ہیں۔ قدرت نے آپ کو دل کھول کر عطا کی ہیں۔ مسٹر جناح اپنے پرخلوص اور صحیح جذبۂ خدمت کی بنا پر آسمان شہرت پر اس ستارے کی طرح چمک رہے ہیں، جس سے آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ اور چند خود غرض اہل فکر ہی مسٹر جناح کی شخصیت اور سیاسی ہندو پاک کے مقتدر ہستی اور گفتار کو ماند کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔"

ایڈیٹر روزنامہ حریت کراچی

"محمد علی جناح کی آواز ابھری، اور دل سے ابھری۔ اسلام، صرف اسلام، اس نصب العین نے مسلمانوں کے بچھڑے ہوئے، ٹوٹے ہوئے، بکھرے ہوئے دلوں کو از سر نو جوڑ دیا۔ قیام پاکستان کے بعد گورنر جنرل کی حیثیت سے تمام دنیا میں ہر طرف سے بے پرواہ ہو کر یہ اعلان کیا کہ "ہماری سیاست یہی ہے کہ ہم اپنے شارع اعظم اسلام کے عطا کردہ زریں قوانین کو اپنائیں۔"

جس رہنما کا ایمان اتنا پختہ اور عزم محکم، حوصلہ اتنا بلند اور نفسیات اتنی روشن ہو۔ اس کا کردار ایسا ہی بے داغ ہوتا ہے، جیسا محمد علی جناح کا۔ اور وہ اسی طرح فرمانروائی کا تاج اپنے سر پر رکھتا ہے، جیسے محمد علی جناح نے۔ کیا ان کی یہی صفت تھی۔ جس نے ان کو حیرت و محبوبیت بخشی۔ اور قائد اعظم نام کو زندۂ جاوید کر دیا۔"

ایڈیٹر روزنامہ کوہستان

"ایک قائد اور رہنما کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ دلیر ہو، نڈر ہو، بے باک ہو، جری ہو، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کا دل صداقت کے نور سے لبریز ہو۔ اس میں اتنی ہمت ہونی چاہیئے کہ نہ حکومت اور جاہ و جلال اسے مرعوب کر سکے، نہ تاجوں اور شہنشاہوں کی بارگاہ عظمت پناہ میں اس کا دل دھڑکے، نہ فاتحوں اور کشور کشاؤں کے سامنے اس کی زبان گنگ ہو، اور نہ سپہ سالاروں اور شمشیر آزماؤں کو دیکھ کر اس پر لرزہ طاری ہو۔ امارت و ثروت کے جلوے اس کی نگاہوں میں خیرگی پیدا کر سکیں، وہ حق بات سب کے سامنے کہنے کی جرأت کر سکتا ہو، اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے کسی مداہنت کا قائل نہ ہو۔ قائد اعظم میں یہ تمام صفات موجود تھیں۔"

"ہم قائد اعظم کی روح کو اس وقت تک خوش نہیں کر سکتے، جب تک ہم محنت، دیانت اور خدمت کرکے پاکستان کو قائد اعظم کے نظریات کے مطابق ڈھال نہ دیں۔ ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کا یہی طریقہ ہے۔"

ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت

"قائد اعظم محمد علی جناح کا نام پاکستان کے ساتھ اس عظیم اسلامی مملکت کے محرک اور بانی کی حیثیت سے ہمیشہ ملی عزت و احترام اور والہانہ عقیدت و شیفتگی سے لیا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قائد اعظم کی عظمت، کسی منصب کی مرہون منت نہیں تھی۔ بلکہ کسی منصب کے بغیر ہی وہ محض اپنے اخلاص و تدبر اور وسیع نظری کے باعث قائد اعظم بن چکے تھے۔

قائد اعظم دراصل کن ملکوتی عظیم اوصاف کا مجموعہ تھے ایسے مایہ ناز اصحاب روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ کوئی مورخ اور مخالف تنگ نظر تذکرہ نگار بھی قائد اعظم کو خراج عقیدت پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا اس لئے کہ عظمت عہدے کے لئے وسعت سوال یا باطنی تدبیر کی مرہون منت نہیں ہوتی، بلکہ عظمت پر عہدہ اور اقتدار نثار ہونے کے لئے بے تاب ہوتا ہے:

قائدِ اعظم کو شاعروں کا منظوم خراجِ عقیدت

اختر انصاری

وطن کے رہبر محبوب "قائدِ اعظم"
ہے تری یاد عجب چیز زندگی کے لئے
تری نظر نے فروغِ بہار بخشا ہے
وہ زندگی جو زنداں تھی آدمی کے لئے
ترا نفس تھا سپر کارواں جرس کی صدا
وہ صوتِ صبح بہاراں سکوت روی کے لئے
مثالِ شمع ترے نقشِ پا سرِ منزل
جلے ہی ظلمتِ والوں کی آگہی کے لئے
تیروں کی زد سے نئے راہ پر نکلتے گئے
ترے چراغ سے کتنے چراغ جلتے گئے

اکبر کاظمی

تیری سیرت فروغِ شمعِ دیں ہے قائدِ اعظم
مقدر قوم کا کتنا حسین ہے قائدِ اعظم

خدا شاہد ہے اچانک جب بھی تیری یاد آتی ہے
مجھے ایسے فکر و احساسات کی شمعیں جلاتی ہے
تصور میں ترے صورِ بہروں مسکراتی ہے
تصور بھی ترا کتنا حسین ہے قائدِ اعظم

تیری سیرت فروغِ شمعِ دیں ہے قائدِ اعظم
مقدر قوم کا کتنا حسین ہے قائدِ اعظم

یہ ارضِ پاک ہے بے شک ترے افکار کی صورت
یہ ارضِ پاک ہے بے شک ترے معمار کی صورت
یہ ارضِ پاک ہے بے شک ترے کردار کی صورت
ترا کردار کتنا دل نشیں ہے قائدِ اعظم

تری قسم ہے ترا ذکر جب بھی آتا ہے
سب اہلِ ہوش عقیدت سے سر جھکاتے ہیں
بساطِ دل پہ ابھی تک بڑے خلوص کے ساتھ
نقوش تیری محبت کے جگمگاتے ہیں
یہ انجمن ہے تیرے حسنِ فکر کی ممنون
کہ تو نے اس کی بصیرت کو روشنی دی ہے
بطورِ خود اسے احساسِ آگہی بخشا!
وفورِ شوق دیا، روحِ زندگی دی ہے
یہ تیرے حسنِ عمل کا ہے معجزہ شاہد
کہ ارضِ پاک نے جب بھی ہمیں پکارا ہے
طلوعِ عزم سے ہم نے یہ کر دیا ثابت!
ہمیں یہ خاکِ وطن جان سے بھی پیارا ہے

بشیر احمد میاں (رسالہ ہمایوں کے مدیر)

ملت ہے فوج، فوج کا سردار ہے جناح
اسلامیوں کے ہاتھ میں تلوار ہے جناح
ملت تھی بے زبان، زبان مل گئی اُسے
شوقِ ہمار قوم کا اظہار ہے جناح

رکھتا ہے دل میں تاب و تواں اگر زندگی
کیسے کرماژاں ہے محمد علی جناح
غیروں کے دل بھی سینے کے اندر دہل گئے
تقدیر کی زباں ہے محمد علی جناح
لاہور اپنے بخت پہ نازاں ہے کیوں نہ ہو
آج اپنا مہماں ہے محمد علی جناح

حاتم علی حاتم (ایڈیٹر حقائق)

سلام اے محسنِ انساں مآب قائدِ اعظم
سلام اے امتِ احمد کے سچے دلبر و ہمدم
سلام اے ملتِ صد سالہ افسردہ کو زندگی دینے والے
سلام اے بحرِ بیچ پرچم کے پرچم کو تڑپ دینے والے

حفیظ تائب

رہبرِ قوم! تیرے عزمِ فروزاں کو سلام
جس سے منزلِ امیدوں کا نگر جاگ اٹھا
نہیں تھی تیرے اخلاصِ فراواں کی مثال
جس نے کی مردِ مسلماں کو نئی روح عطا

حفیظ جالندھری ابوالاثر

ہر مسلمان کے دل میں ہے اک آگ موجزن
اسی آگ کا دھواں ہے محمد علی جناح

رازؔ یوسفی

ملت کے ترجماں تھے محمد علی جناح
سالار کارواں تھے محمد علی جناح
ہر سنگ راہ جس کی روانی میں بہہ گیا
وہ سیل بے کراں تھے محمد علی جناح
تھے جس کے آگے اہل سیاست کے سر نگوں
وہ سنگ آستاں تھے محمد علی جناح
باطل کی قوتوں کے لئے تھے پیام مرگ
اک تیغ بے اماں تھے محمد علی جناح

راغبؔ مراد آبادی

سر جبر کے آگے نہ خم کیا تو نے
لہرا دیا حریت کا پرچم تو نے
جو کام کسی سے نہ ہوا تھا اب تک
وہ کام کیا قائد اعظم تو نے

رشیدؔ کامل

وابستہ تجھی سے تو ہے ہر ساز کی آواز
شکوے ہوں شکایات ہوں نغمے ہوں کہ نالے
مٹ سکتا نہیں نام ترا لوح وطن سے
جب تک ہیں زندہ ترے چاہنے والے

رفیقؔ خاور

پیر جواں یکتائے زمانہ
مشعل ہمت کا پروانہ
مشرق کا مرد یگانہ
طرز و روش اس کی ترکانہ
برق صفت سوزاں گفتار
صداقتِ دل کی آئینہ دار
مردہ دلوں کے حق میں مسیحا
روح رواں ملت بیضا
سینہ سپر میدان میں تنہا
سب کے مقابل معرکہ آرا
کچھ نہیں پروا گو پیکار
لائے عقب میں سیل کہسار
بطل شجاعت قائد اعظم
عزم و تدبر جس کا مسلم
رن میں اک گرجتا ضیغم
جس سے صف ہیجا مستحکم

ظاہر و باطن مثل شرار
نام میں نور اور قد میں نار
اپنا امیر الحاج یہی ہے
بادشہ بے تاج یہی ہے
دل پہ ہو جس کا راج یہی ہے
پاکستان کی لاج یہی ہے
یہ سالاروں کا سالار
دشت وفا کا شاہسوار

رئیسؔ امروہوی

صدیوں سے زندگی کی روش نادرست تھی
رفتار وقت تیز سہی۔ نبض سست تھی
صدیوں سے اس چمن میں خزاں کا راج تھا
تاروں کی مملکت میں اندھیروں کا راج تھا
پھیلے ہوئے جو ظلم و تشدد کے جال تھے
صدیوں سے انقلاب کے نعرے نڈھال تھے
کھلتے تھے پھول، دل کی گرہ کھلتے نہ تھے
بجتے تھے ساز، راگ مگر ابلتے نہ تھے
مفلوج تھے جو ذہن تو شل تھے دماغ تک
بجھنے لگے تھے فکر و نظر کے چراغ تک
منزل کی دھن میں اہل طلب جاگتے رہے
راہیں تو جاگتی تھیں قدم جل گئے تھے
راہی مگر طراز کہ رہبر ہی تھک گئے
شکوہ تھا رہبروں کو کہ راہی بھٹک گئے
ناگاہ ظلمتوں کے قدم کانپنے لگے
طوفاں جو تیز رو تھے تھے ہانپنے لگے
یادوں کی مشعلیں جو کھلی تھیں وہ بجھ گئیں
ظلمت میں روشنی کی لکیریں سی کھنچ گئیں
نظریں رہا ہوئیں قفس انتظار سے
نکلا امیر قافلہ گرد و غبار سے
ہمت کی باد تند۔ جنوں خیز ہو گئی
ملت کی نبض تیز بہت تیز ہو گئی
اک قوم نو۔ عدم سے جو آئی وجود میں
بلبل سی چہک گئی۔ چمن ہست و بود میں
اس قوم نو کا قائد اعظم جناح
اس دور انقلاب کا محرم جناح تھا

زاہدالحسن زاہدؔ

قائد اعظم تو تھا پیکر عزم و وفا
قوم کی کشتی کا آخر بن گیا تو ناخدا
کھول دیں تو نے غلامی کی سلاسل توڑ دیں
اور آزادی کا جھنڈا سب سے اونچا کر دیا
غیر بھی مرعوب تھے تیری ذہانت دیکھ کر
تھا صحیح معنوں میں تو ہی قوم کا اک رہنما

سبطِ نبی

تو نے ملت کو دیا وہ درس جہاد زندگی
سینکڑوں سالوں سے جو زنجیر استبداد کی
قوم کے احساس کا قائد لہو پیتی رہی
تو نے اے قائد! وہ زنجیر غلامی توڑ دی
تیرا احساس تمک و دو تیرا پیماں تری
ایک ہی جنبش سے دنیا میں اجالا کر دیا

شادؔ امرتسری

کسے گماں تھا کہ تقدیریں بھی بدلے گی
کسے امید تھی ٹوٹے گا یوں طلسم فرنگ
کسے خبر تھی کہ آئے گی اس طرح سے بہار
چمن سے آنے لگی پھر سے صدائے بربط و چنگ
تری نوا نے ہر اک فرد کو کیا بیدار
ترے عمل نے ہر اک دل کو زندگی بخشی
بھٹک رہی تھی اندھیرے میں ملت بیضا
مگر نظر کو ترے دم سے روشنی بخشی

شاعرؔ لکھنوی

کس کو معلوم تھا صدیوں کا پرانا اک خواب
اک کروٹ کا ترے عزم کی تعبیر کے ساتھ
کس کو معلوم تھا کھنچ آئے گی گہرائی میں
ذہن میں ایک ابھرتی ہوئی تصویر کے ساتھ
کس کو معلوم تھا سینوں میں اتر جائے گی
عزم کی دھار تری شوخیٔ تقریر کے ساتھ
کس کو معلوم تھا جھومے گی قدم آزادی
رقص کرتی ہوئی ہر پاؤں کی زنجیر کے ساتھ

تو نے انعام دیا ہے ہمیں آزادی کا
ہم کہتے ہیں، تجھے قائد اعظم کہہ کے
تو نے ہر مرحلہ باعزم کو [illegible] ہے
تیز رو وقت کے طوفان میں تھا رہ کے

تو نے آغوش میں ساحل کے اگلا ہے یہیں
کتنے منہ زور بھنوروں کے تھپیڑے سہہ کے
تو نے اس باغ کو سینچا ہے لہو سے اپنے
تیری خوشبو سے ترا باغ ہمیشہ مہکے

شور علیگ

ظلمتِ ایام کے سنگیں محل ڈھاتا ہوا
مشعلیں سی رات کے سینے میں سلگاتا ہوا
جس کا ہر نقشِ قدم تھا کارواں کا سنگِ میل
جس کے ٹوٹے دل کی ہر آواز تھی بانگِ رحیل
موت کے بربط پہ نغمۂ زیست کا گاتا ہوا
وقت کی سنگیں دیواروں سے ٹکراتا ہوا
بجلیوں کی آگ میں سرو و سمن کرتا تھا
شب کی تاریکی میں جگنوں کے دیئے گھرتا
تیرا عزمِ آہنی تربت سے بھی پائندہ تر
وقت کے سینے میں تھی پیوست تیری ہر نظر
تو جہاں اُلجھا ہے طوفانوں سے فکر آزاد کر
ملک و ملت لوٹے طوفانوں کا دھارا موڑ کر
تو ہی شمعِ کارواں ہے تو ہی منزل کی فلاح
محو و پائندہ باد اے قائد اعظم جناح
دستِ مستقبل میں جب پرچم ترا لہرائے گا
صبح کی کرنوں سے تیرا نام لکھا جائے گا

صادق سرمدی آقائی (شعرا ایران)

قلبِ پاکستان از مرگ ملاکا جناح
قلب لشکر بشکند چوں لشکر دین را جناح
قائد اعظم جناح لشکر اسلام بود
مرگ لشکر بود سوگ قائد اعظم جناح

عابد علی عابد (سینٹ)

وہ شمع بجھ گئی مگر اس کے فروغ سے
قندیل آرزو ہے فروزاں اُسی طرح
دیکھو ذرا اس کے کوکبِ اقبال کا عروج
سمی ہوئی ہے گردش دوراں اسی طرح
مائدہ ہے نرمی وطن کی شہ رہیں وہ
منظر ہے مثل شعلہ ہمارے لہو میں وہ

عبدالمجید عدم

خرد سے دو صدیوں میں جو طے ہوئی
جنوں کے لئے صرف یک گام ہے
وہ پرچم کیا نصب جو عشق نے
مشیت بھی اس کے تہ دام ہے
ہیں جن و ملک تابع اہلِ حق
زمان و مکاں زیرِ احکام ہے
عجب بات قائد نے کہہ دی عدم
خدا آپ بنیادِ اسلام ہے

قربان حسین شہید

گیارہ تاریخ ہے ستمبر کی
آج ہی سے ہے جی مرا بے کل
بار بار آ رہا ہے مجھ یہ خیال
آج کے دن قائد اعظم
جس کے نقشِ قدم پہ چل کر ہم
اک ذرے سے آفتاب ہوئے
بزمِ ہستی میں کامیاب ہوئے
جس کے اقوالِ زریں اپنا کر
ہم ہوئے زندگی سے بہرہ ور
"اتحاد و یقین و تنظیم" کا
جس نے اطراف میں کیا چرچا
جس نے تنظیم کرکے قوت کی
روح جسموں میں پھونک دی امت کی
جس نے ملت کو کر دیا کافور
اور بخشا سحر کو شب کا نور
حلہ پاک جس نے دلوایا
منہ حریفوں کا جس نے سلوایا
کارِ مشکل کو جس نے سہل کیا
زندہ رہنے کا اس نے درس دیا
دے گیا تھا مفارقت کا داغ
کرکے تاراج آرزو کا باغ
دل کو ہے حد ملال ہے اس کا
گیارہ تاریخ ہے ستمبر کی

قائد اعظم کی رحلت پر

(دو چینی شاعروں کا نذرانۂ عقیدت (اردو ترجمہ)
(بشکریہ 'مشرق' لاہور)

لو ہینگ

جناح انقلاب کے نشان
بے سہاروں کے جانے پہچانے سہارا تھے
اور گنگا کے کنارے بسنے والے بھی
میرا کمزور دل آج غم کے مقابلے میں عاجز ہے
میں رونے پر مجبور ہوں
اگرچہ آنسو میرے غم کی شدت کے اظہار سے قاصر ہیں
او جناح! روحِ انسانی تجھے کبھی نہ بھولنے پائے گی
حکمرانوں کی نخوت اور دشمنوں کی لعنت تیری آشتی برقرار رہے گی
لیکن تو صبر و قرار سے آنکھیں بند کرلے
کیوں کہ جنگلوں میں
اور ساحلوں پر
تیرے بیٹے (ہی نہیں)
تیری بیٹیاں بھی
تلواریں ہاتھوں میں لئے
حق کی حمایت کرتی رہیں گی
وہ تیرے طویل جہاد کو
از سر نو شروع کریں گی
اور یہ نسل
تیرا کام پایۂ تکمیل تک پہنچائے گی
یہ صرف ایک "نوحہ" ہی نہیں
'حلف' بھی ہے۔

ما منگ

"غم کو غصے میں بدلو
اور غصے کو آگ میں
اور آگ کو سوزندہ رکھو!"
گزشتہ رات یہ الفاظ جناح نے کہے
یا کم از کم میں نے سنے
پھر جناح نے کہا
"خون کی آبیاری کے بغیر نخل تمنا کا ہرا ہونا
ناممکن ہے"
لوگ کہہ رہے تھے!
جناح رحلت فرما گئے
یوں معلوم ہوا
دنیا کسی بے رحم پنجے کی گرفت میں ہے
زندگی کی بنیادیں لرز گئیں
یوں معلوم ہوا
جیسے رات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں

ہمارا روشن دیا
یک بیک بجھ گیا ہے
راستہ بتلانے والا
ہمیں تنہا چھوڑ گیا ہے
یوں معلوم ہوا
جیسے ہمارا باپ
اور ہماری ماں بھی
ہم سے چھن گئی ہے
یا جیسے مصیبت کی گھڑی میں
صبر و قرار نے ہمیں جواب دے دیا ہے
ہم مصیبت زدہ ہیں
غمگین ہیں
اور صدائے ماتم بلند کر رہے ہیں

محمد دین تاثیر، ڈاکٹر

باغ باقی ہے باغباں نہ رہا
اپنے پھولوں کا پاسباں نہ رہا
کارواں تو رواں رہے گا مگر
ہائے وہ میر کارواں نہ رہا!
روح زندہ ہے مرد مومن کی
وہ وہاں ہے جو اب یہاں نہ رہا

محمد قاسم نوری

اے مسیحا صفت اے قائد افلاک فراغ
اے غلامی کے شبستان کے درخشندہ چراغ
عمر بھر عزم ترا جرات کہسار رہا
تو محاشی کا بہر حال طلب گار رہا
پیکر فکر کا جب دیدۂ بیدار تھا تو
عزم مومن کا مہکتا ہوا شاہکار تھا تو

محی الدین عوت

لٹ گیا ہم سے چمن گیا تھا گوہر نایاب قوم
واصل حق ہو گیا تھا عاشق بے تاب قوم
چنگیاں لیتی ہے دل میں آج اس محسن کی یاد
ہو گیا شرمندۂ تعبیر جس سے خواب قوم
قائد اعظم کے قبل از وقت اٹھ جانے سے ہائے
چشم تر سے آج بھی بہتا ہے خون ناب قوم

سلسلہ عالیہ قادریہ کے دو عظیم المرتبت بزرگوں کے سوانح حیات

تذکرہ حضرت شاہ سکندر کیتھلی رح

حضرت شاہ سکندر کیتھلی رح سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم المرتبت بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنے خیالات و افکار سے ایک جہان کو متاثر کیا۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شیخ محمد طاہر بندگی رح اور حضرت شیخ محمد اسلام جباری اسی شمع کے پروانے ہیں۔ یہ حضرات اس جماعت کے نمایاں افراد تھے۔ جو حضرت شاہ سکندر قادری کیتھلی" نے تیار کی تھی اور جس نے جابر سے جابر حکمران کے سامنے اعلائے کلمۃ الحق کو اپنا شعار بنا لیا تھا۔ حضرت شاہ سکندر قادری کیتھلی رح کی ذات سے سلوک کے دو عظیم سلسلے یعنی سلسلہ مجددیہ قادریہ اور طاہریہ قادریہ" اب بھی بصد آب و تاب جاری ہیں۔ آپ کی روحانی عظمت کا اقرار آپ کے معاصرین اور متقدمین اولیا اللہ نے کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں :

"میں آفتاب کی طرح بلا خیرگئ چشم دیکھ سکتا ہوں۔ لیکن (حضرت) شاہ سکندر کیتھلی کے قلب منور کی طرف وفورِ اشعاع انوار کی وجہ سے نظر نہیں اٹھ سکتی"

آفسٹ طباعت ۳۵۰ صفحات میری لائبریری میں ۱۵/۰۰ روپے
مجلد ڈاپہ مع گرد پوش سنہری ڈائی ۲۰/۰۰ روپے

حضرت شاہ کمال قادری کیتھلی کے سوانح

الکمال

یہ کتاب سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم المرتبت بزرگ اور حضرت مجدد الف ثانی رح کے دادا گرامی کے مرشد حضرت شاہ کمال قادری کیتھلی کے سوانح حیات کا مبسوط تذکرہ ہے۔ مصنف نے حضرت شاہ کمال کیتھلی کی شخصیت، ان کے خاندان، خلفاء اور ان کے اصلاحی کارناموں کے بارے میں تحقیق اور تنقید کا حق ادا کیا ہے

اسلام کے اس پر جوش مبلغ اور برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے سرخیل کا اولین تحقیقی تذکرہ جسے آپ کبھی فراموش نہ کر سکیں گے۔

کتاب پڑھ کر ہی آپ مصنف کی محنت اور تحقیق اور کتاب کی افادیت کا اندازہ کر سکیں گے۔

• سفید کاغذ • اعلیٰ لکھائی چھپائی • بڑا سائز • ضخامت ۱۹۰ صفحات
• میری لائبریری میں قیمت ۱۰/- روپے
• سنہری ڈائی، مجلد مع گرد پوش قیمت ۱۵/۰ روپے

اپنے شہر کے بک سیلرز سے طلب کریں! ناشر: مکتبہ میری لائبریری لاہور ۲

درخشاں کتابوں کا تعارف

ڈیل کارنیگی کی کتاب کا نفیس ترجمہ

طلسم عمل یا میٹھے بول میں جادو ہے

اب ہر شخص خرید اور پڑھ سکتا ہے - آپ بھی پڑھیئے اور احباب کو تحفہ میں پیش کیجئے

قیمت بارہ روپے کی بجائے صرف تین روپے

افزائش حسن اور تزئین حسن و جمال کے لئے

بیوٹی کلینک

ایک پسندیدہ اور مفید کتاب بن گئی ہے -
آج ہی حاصل کیجئے

قیمت ---- ۴ روپے

از روئے قرآن کیا حلال ہے اور کیا حرام؟
علامہ پالوی کی بیحد مفید اور اہم تصنیف

حلال و حرام
قرآن کی روشنی میں

ہر مسلمان کو اس امر کا علم ہونا چاہیئے کہ اللہ نے ہمارے لئے کیا کیا حلال تجویز کیا تھا اور ہم نے از خود کس کس حلال کو حرام قرار دے رکھا ہے اور کس کس حرام کو حلال سمجھ بیٹھے ہیں۔

آج ہی اپنی کاپی محفوظ کر لیجئے۔

مردوزن کو اپنی زندگی آسودگی سے گزارنے اور ہمیشہ صحت مند رہنے کے لئے

رہنمائے صحت

کا مطالعہ بیحد کارآمد ثابت ہوگا ---- انسانی بدن کیوں کر کام کرتا ہے - اسے تندرست رکھنے کے کیا اصول ہیں ---- جدید سائنس کی روشنی میں۔

اتالیق اکبر، خان خاناں

بیرم خاں کے حالات و واقعات

تاریخ کے حیرت انگیز واقعات کی نقاب کشائی

---- جناب کرنل چاند پوری کی تحقیقی تالیف

ایڈورڈ فرینک ایلن کی کتاب کا ترجمہ

آپ کے خواب اور اُن کے حل

مترجم ---- بارک اللہ ---- محمد ریاض

ہماری روزمرہ ضرورت کی ایک مفید کتاب

آزادی کے مجرم

کسی ملک کی تحریک آزادی کے دوران آزادی وطن کے مخالف سب سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں - ایسے ہی مخالف لوگ ہماری تحریک آزادی کے مجرم تھے تو انھیں اس کتاب میں عاشق بٹالوی نے بے نقاب کیا ہے

کرنل کیسری سنگھ کی انگریزی کتاب کا ترجمہ

شکار پابہ رکاب

عام شکاریوں اور شکار کے خواہش مند جوانوں کی رہنمائی کے لئے ایک عمدہ کتاب

علامہ اقبال کی جملہ انگریزی، فارسی اور اردو تصانیف میں کیا پیغام دیا گیا ہے، ہر شخص جان جائے

عکس اقبال

میں ہر کتاب کا لب لباب ایک مقالے کی صورت میں

مصنف بیگم و ملک محمد عظیم

معلومات پاکستان

طبع جدید — مرتب — زاہد حسین انجم

ہمارا دعویٰ ہے کہ اعداد و شمار کی صحت کے لحاظ سے یہ کتاب اپنے سابقہ ایڈیشنوں کی طرح سنگ میل کی حیثیت رکھے گی اور اس کتاب کو کتاب حوالہ کا نام دیا جائے گا۔

نقشوں، چارٹوں اور تصاویر سے آراستہ

۱۹۷۶ء تک کے حالات

ناشر: مکتبہ میری لائبریری لاہور

چند مطبوعات مکتبہ میری لائبریری لاہور ۲

اس حقیقت سے صرف نظر ناممکن ہے کہ کسی قوم کا بہترین سرمایہ اس کے اسلاف کے کارنامے اور مکارم اخلاق ہوتے ہیں اور جو حضرات قوم کو اس کے اسلاف کی داستانیں سناتے رہتے ہیں وہ قوم پر احسان عظیم کرتے ہیں

تاریخ و سوانح

کتاب — مصنف — سادہ جلد — مجلد

حیاتِ رسول — عارف بٹالوی — ۱۲/۰۰ — ۱۶/۰۰
ابوبکر صدیق اکبرؓ — محمد حسین ہیکل — ۲۵/۰۰ — ۳۰/۰۰
عمر فاروق اعظمؓ — " — ۳۲/۰۰ — ۴۰/۰۰
دس بڑے مسلمان — محمد اسمٰعیل پانی پتی — ۱۸/۰۰ — ۲۲/۰۰
الحسین — محمد ابوالنصر — ۵/۰۰ — ۸/۰۰
الزہرا — " — ۴/۰۰ — ۸/۰۰
الہارون — " — ۸/۰۰ — ۱۲/۰۰
المامون — شبلی نعمانی — ۸/۰۰ — ۱۲/۰۰
خالد سیف اللہ — ابوزید شبلی — ۸/۰۰ — ۱۲/۰۰
ابوذر غفاریؓ — عبدالحمید جودۃ السحار — ۸/۰۰ — ۱۲/۰۰
عمر بن العابدینؒ — عبدالعزیز سیدالاہل — ۴/۰۰ — ۸/۰۰
رابعہ بصریؒ — دواد السکاکینی — ۴/۰۰ — ۸/۰۰
عمر بن عبدالعزیز — احمد زکی صفوت — ۴/۰۰ — ۸/۰۰
امیر معاویہ — انیس زکریا — ۴/۰۰ — ۸/۰۰
شیخ عبدالقادر جیلانی — غلام حیدر سہیل — ۴/۰۰ — ۸/۰۰
تذکرہ — ابوالکلام آزاد — ۱۴/۰۰ — ۱۸/۰۰
غازی علم الدین شہید — میاں محمد ابوالفتح — ۴/۰۰ — ۸/۰۰
سلطان محمد فاتح — محمد مصطفےٰ صفوت — ۵/۰۰ — ۱۰/۰۰
قلوپطرہ — آرتھر ویگل — ۱۴/۰۰ — ۱۸/۰۰
سلطانی محلوں کے راز — جمال پاشا الغزی — ۱۶/۰۰
روپ متی — سید فیاض حسین — ۱۲/۰۰ — ۱۵/۰۰
خسرو شیریں زباں — اقبال صلاح الدین — ۱۴/۰۰ — ۱۸/۰۰
سقوط مشرقی پاکستان — صفدر محمود — ۱۶/۰۰
ہمارے غازی ہمارے شہید — آغا اشرف — ۲۵/۰۰ — ۳۰/۰۰
ایک جنگ ایک المیہ (جنگ ۷۱ء) — " — ۱۲/۰۰
اجتماع ملت اسلامیہ — آغا اشرف — ۲۵/۰۰ — ۳۰/۰۰
عبداللہ بن عمرؓ — سلام اللہ صدیقی — ۴/۰۰ — ۸/۰۰
عبداللہ بن عباسؓ — " — ۴/۰۰ — ۸/۰۰
دیدہ بینائے قوم (محمد علی جناحؒ) — محمد سلیم ضیا — ۵/۰۰ — ۸/۰۰
آگ اور خون کا دریا — خلش ہمدانی — ۱۲/۰۰ — ۱۶/۰۰
مصنفین اردو باتصویر — زوار زیدی — آرٹ پیپر ۸/۰۰

اردو شاعروں کا البم باتصویر — زوار زیدی — آرٹ پیپر ۸/۰۰
مایئں نہ مانیں — ڈیل کارنیگی — ۸/۰۰ — ۱۲/۰۰
اتنالیس بڑے آدمی — " — ۱۰/۰۰ — ۱۴/۰۰
کامیاب لوگوں کی دلچسپ باتیں — " — ۱۰/۰۰ — ۱۵/۰۰
ہر چی سنہ — مجیب الرحمٰن شامی — ۴/۰۰ — ۸/۰۰

ادب

بیاض مبارک، سید مبارک شاہ جیلانی
مرتبہ زوار حسین — ۱۰/۰۰ — ۱۵/۰۰
اردو کا بہترین انشائی ادب — مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی — ۲۵/۰۰ — ۳۰/۰۰
غبار خاطر (مع شذرات) — ابوالکلام آزاد — ۱۵/۰۰ — ۲۰/۰۰
یادگار آزاد — " — ۸/۰۰
مفہوم غالب — احسن علی خاں — ۲۰/۰۰ — ۲۵/۰۰
مکاتیب شوق — مرتبہ عطش درانی — ۸/۰۰ — ۱۲/۰۰

شاعری

دیوان ولی انتخاب مع مقدمہ محمد خان اشرف مع
انتخاب حسرت موہانی — ۶/۰۰ — ۱۰/۰۰
دیوان مصحفی — فراق گورکھپوری — " — " — ۸/۰۰ — ۱۲/۰۰
دیوان آتش — ڈاکٹر وحید قریشی — " — ۱۰/۰۰
دیوان جرأت — حسن عسکری — " — ۱۰/۰۰ — ۱۴/۰۰
دیوان فانی — مرتب ملک حسن اختر — ۶/۰۰ — ۱۰/۰۰
انتخاب غالب — سید اختر عباس — ۱/۵۰
غالب دیاں غزلاں (پنجابی) — پروفیسر شاد کلانچوی — ۴/۰۰ — ۸/۰۰
نجوم و جواہر، جوش ملیح آبادی — مسعود — ۲۰/۰۰
قبائے ساز — مصطفےٰ زیدی — ۶/۰۰ — ۸/۰۰
خیمے کے آس پاس؛ رباعیات خیام کا اردو انگریزی ترجمہ از میراجی — ۱۵/۰۰
دیوان غالب (اردو) مقدمہ ملک حسن اختر مع انتخاب حسرت موہانی — ۶/۰۰ — ۱۰/۰۰
کلیات غالب (تحقیقی ایڈیشن) مرتب وزیر الحسن عابدی — ۵۰/۰۰ — ۱۰۰/۰۰
لذت آوارگی (دیوان) لئے ڈی اظہر — ۱۲/۰۰
سفر دی رات (پنجابی) منیر نیازی — ۴/۰۰ — ۸/۰۰
ذکر یار — عبدالحمید عدم — ۶/۰۰ — ۱۰/۰۰
خزانۂ حکمت — شمیم رجز — ۶/۰۰ — ۱۰/۰۰

ٹوٹ پھوٹ (نظمیں) غلام مصطفےٰ تبسم — ۱۰/۰۰ — ۱۵/۰۰
آٹھ غزل گو (تنقید و انتخاب) مرتب وحید شاہین — ۸/۰۰ — ۱۲/۰۰
دریچۂ سحر — جاوید ہوشیارپوری — ۶/۰۰ — ۱۰/۰۰
نشانِ راہ — عبدالحمید عدم — ۴/۰۰ — ۸/۰۰
زخم مسلسل کی ہری شاخ — جاوید شاہین — ۱۲/۰۰
ہنگورے — محمد شریف صابر — ۶/۰۰ — ۱۰/۰۰
آتش سیال — عارف عبدالمتین — ۱۰/۰۰

ناول

علی پور کا ایلی — ممتاز مفتی — ۸۰/۰۰ — ۱۰۰/۰۰
میدان عمل — پریم چند مقدمہ خواجہ محمد زکریا — ۱۵/۰۰ — ۲۰/۰۰
میرے بھی صنم خانے — قرۃ العین حیدر — ۱۵/۰۰ — ۲۰/۰۰
ننگی دھرتی (مسس آئی لن چانگ) مترجم اشرف صبوحی — ۱۵/۰۰
ٹام سایر کے کارنامے (مارک ٹوین) — نصار ناصری — ۱۲/۰۰ — ۱۸/۰۰
پتھر کا دیس — عادل رشید — ۱۲/۰۰ — ۱۶/۰۰
سہرے کے پھول — " — ۱۰/۰۰ — ۱۴/۰۰
آہٹیں — " — ۵/۰۰ — ۸/۰۰
صبوحی — " — ۱۲/۰۰ — ۱۶/۰۰
شپلا کے پھول — سید شبر حسین — ۸/۰۰
آندھی اور لڑکی — " — ۱۲/۰۰
رات اندھیرا اور انسان — " — ۱۵/۰۰
خون میں ڈوبے تو سحر دیکھی — خلش ہمدانی — ۱۵/۰۰
روئے دکھ کا ساگر — " — ۱۵/۰۰ — ۲۰/۰۰
تنویر لڑکی — " — ۱۰/۰۰ — ۱۵/۰۰
دل بہلتا نہیں — جعفر علی سید — ۶/۰۰ — ۱۰/۰۰
والڈن (ہنری ڈیوڈ تھورو) مترجم حبیب شباب — ۱۶/۰۰ — ۲۴/۰۰
انسان — ڈاکٹر صلاح الدین اکبر — ۲۰/۰۰
انسان اور شیطان — غازی محمد اسحاق — ۱۵/۰۰ — ۱۸/۰۰
مور کے پاؤں — نوید انجم — ۱۶/۰۰ — ۲۰/۰۰

اچھی اور معیاری کتابیں شائع کرنے والا ادارہ
مکتبہ میری لائبریری لاہور ۲

درخشاں جدید سلسلہ

میری لائبریری

معیاری اور سستی کتاب کا نشان

طبع ہو چکی ہیں

عجیب آدمی (ناول) عصمت چغتائی ۳/۰
گفتگو اور تقریر کا فن ڈیل کارنیگی (نفسیات) ۳/۰
میٹھے بول میں جادو ہے یا طلسم عمل (نفسیات) ۳/۰
پرواز ، شفیق الرحمٰن (مزاح) ۳/۰
شیر شاہ سوری میاں عبدالرشید (سوانح) ۳/۰
بیوٹی کلینک (آرائش جمال کیلئے) (شہناز بشیر) ۴/۰
سٹھیائیے اور زندگی بڑھائیے (جوزف کینیڈی) ۳/۵۰
سو بڑے شہر زاہد حسین انجم (معلومات) ۳/۰
پریشان ہونا چھوڑیئے / جینا شروع کیجئے } ڈیل کارنیگی (نفسیات) ۵/۵۰
خدا دیکھ رہا ہے مترجم عنایت اللہ (کہانی) ۳/۰
ہاتھ بولتے ہیں (پامسٹری) آغا اشرف ۳/۵۰
معلومات کا انسائیکلوپیڈیا / (ہر چیز کیسے بنتی ہیں) } زاہد حسین انجم ۲/۵۰
دیدہ بینائے قوم / محمد علی جناحؒ } محمد سلیم ضیاء ۳/۰
معلومات کا انسائیکلوپیڈیا (روزمرہ سائنس) ۲/۵۰

عنقریب آپ کے ہاتھوں میں ہوں گی

حلال و حرام ، قرآن کی روشنی میں عطاء اللہ پالوی
بیرم خاں (سوانح) کوثر چاندپوری
معلومات پاکستان (۲ حصے) زاہد حسین انجم
آپ کے خواب اور ان کے حل ایڈورڈ فرینک ایلن

آئندہ طبع ہوں گی

آزادی کے مجرم (سیاست) عارف ثباری
رہنمائے صحت آغا اشرف
شکار پا بہ رکاب کرنل کیسری سنگھ
میرے بھی صنم خانے قرۃ العین حیدر
اردو میں بہترین طنزیہ و مزاحیہ شاعری (پیروڈی) مرتب محمد حسن صدیقی
اردو میں بہترین شخصیت نگاری مرتب ڈاکٹر وحید قریشی
عکس اقبال ، علامہ اقبال کی جملہ کتب کا نچوڑ (ایک ایک مقالے کی صورت میں)

اپنے شہر کے بکسٹال / ہاکر سے خریدیں

مکتبہ میری لائبریری ، چوک اردو بازار ، جلال ہسپتال بلڈنگ ، لاہور